

Scanned & PDF Copy by

ریاضتی

RFI

نیک سید کربلائی



ظہرِ کل مسیح ایم لے



۔ ہوٹل پیراڈائز کی بارہ منزلہ شاندار عمارت اس وقت رنگ برلنگی روشنیوں سے دہن کی طرح سمجھی ہوئی نظر آرہی تھی ۔ ہوٹل پیراڈائز دارالحکومت کا سب سے بڑا اور مشہور ہوٹل تھا ۔ ولیے تو یہ ہوٹل پاکیشیا کی اعلیٰ سوسائٹی میں عام حالات میں بے حد مقبول تھا لیکن جب کبھی اس میں کوئی فنکشن ہوتا تو پھر تو دارالحکومت کی اعلیٰ سوسائٹی کی اس فنکشن میں شرکت کریز کی صورت اختیار کر جاتی تھی اور انتہائی بھارتی ماییت کی نکشیں ہفتوں پہلے ہات کیک کی طرح بک جاتی تھیں ۔ ہوٹل پیراڈائز میں سالانہ فنکشن منائے جانے کی روایت بھی موجود تھی ۔ یہ سالانہ فنکشن انتہائی شاندار انداز میں منایا جاتا تھا اور اس روز ہوٹل پیراڈائز کو دہن کی طرح سجا�ا جاتا تھا ۔ سالانہ فنکشن میں ہر سال دوسرے مختلف فنکشن کے ساتھ ساتھ مس پیراڈائز کا انتخاب بالکل مس ورلڈ کے مقابلہ صن کے انداز میں کرایا جاتا ہے ۔

بات کا لحاظ کم ہی رکھا جاتا تھا کہ کون غیر ملکی ہے اور کون مقامی - اخبارات میں کئے گئے اعلانات کے مطابق مس پیراڈائز کا انتخاب ڈنر سے ہٹلے کیا جانا تھا اور پھر ڈنر کے بعد پاپ سنگر زگروں کے درمیان مقابلہ تھا اور اس مقابلے کے منضفین کا بھی اعلان کیا جا چکا تھا۔ اس میں دنیا کے وہ معروف ترین لوگ شامل تھے جو پاپ سنگر کی روح سے اچھی طرح واقف تھے اور جن کی دیانت کی پوری دنیا محترف تھی اس فنکشن کا اعلان آج سے دو ماہ ہٹلے کر دیا گیا تھا اور پھر دو ماہ تک اس کی اس طرح بھر بور پبلسٹی کی گئی تھی کہ پورا شہر اس پبلسٹی کی لیست میں آگیا تھا کیونکہ اس بار ہوٹل انتظامیہ نے اس فنکشن کو ٹیلی ویژن پر براہ راست پیش کرنے کا بھی اعلان کیا تھا اور یہ بتایا گیا تھا کہ اس فنکشن کو نہ صرف مقامی ٹیلی ویژن پر بلکہ مصنوعی سیاروں کے ذریعے دنیا بھر کے فی وی چینسلز پر بھی پیش کیا جائے گا۔ یہی وجہ تھی کہ دارالحکومت کے لوگوں نے سر شام ہی اپنا کاروبار بند کر کے ٹیلی ویژنوں کے سامنے ڈرے جملے تھے حتیٰ کہ چھوٹے ہوٹل تو کیا بڑے ہٹلے ہوٹلوں نے بھی اپنے ان گاہکوں کو جو اس فنکشن میں براہ راست ٹرکت نہ کر سکتے تھے اسے ٹیلی ویژن پر دکھانے کے انتظامات کئے تھے ہی وجہ تھی کہ آج پاکیشیا کے تمام چھوٹے ہٹلے ہوٹل بھی گاہکوں سے پر نظر آ رہے تھے سچونکہ توقع یہی تھی کہ یہ فنکشن ساری رات جاری رہے گا اس لئے لوگوں نے ہوٹلوں میں جا کر اس فنکشن کو دیکھنا زیادہ پسند کیا تھا کیونکہ فنکشن کے ساتھ ساتھ انہیں ہوٹل کی طرف سے

وجہ تھی کہ اعلیٰ سوسائٹی کے لوگ اور خاص طور پر نوجوان طبقہ اس سالانہ فنکشن کا انتظار پورا سال ایک ایک دن گن کر کرتے رہتے تھے آج بھی ہوٹل پیراڈائز کا سالانہ فنکشن تھا اور آج کے فنکشن کی خاص بات بھی مس پیراڈائز کا انتخاب تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ پوری دنیا کے معروف پاپ سنگر ز کے درمیان ایک انوکھا مقابلہ بھی تھا جس میں پاکیشیا کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کے معروف و مشہور پاپ سنگر ز گروپ حصہ لے رہے تھے۔ یہ مقابلہ جیتنے والوں کے لئے اہتمامی بھارتی مالیت کے انعامات کا اعلان کیا گیا تھا اور انعامات کے ساتھ ساتھ ظاہر ہے مقابلہ جیتنے والے گروپ کو پوری دنیا میں پبلسٹی میں چافی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ پاپ سنگر ز کے اہتمامی معروف و مشہور گروپ اس مقابلے میں حصہ لے رہے تھے۔ پاپ سنگر ز کے ہر گروپ کو اپنے فن کے مظاہرے کے لئے باقاعدہ مخصوص وقت دیا گیا تھا اور جس قدر گروپ اس مقابلے میں حصہ لے رہے تھے اس سے مقابلہ پوری رات جاری رہنے کی توقع تھی۔ سالانہ فنکشن کے روز شرکت کرنے والوں کو سوائے اہتمامی بھارتی مالیت کے نہ کٹ لینے کے اور کوئی اخراجات نہ کرنے پڑتے تھے۔ ڈنر سے لے کر جمع تک ہر قسم کے مشروبات اور دیگر لوازمات ہوٹل انتظامیہ کی طرف سے مفت سپلائی کئے جاتے تھے۔ جس میں اہتمامی قیمتی شراب بھی شامل تھی۔ لیکن پاکیشیا میں چونکہ شراب پر پابندی تھی اس لئے شراب صرف غیر ملکی افراد کو ہی سپلائی کی جاتی تھی یہ اور بات ہے کہ فنکشن کے دوران اس

گڑ بڑا چاہتا تھا۔ وہ ولیے بھی اس قسم کے فنکشن ایڈ کرنے کا بے حد ثو قین تھا اس لئے اس کے شوق اور خواہش کے پیش نظر سب اس بات پر رضامند ہو گئے کہ اس فنکشن میں عمران کو دعوت نہ دی جائے لیکن اس کے باوجود جو یا نے جب عمران کو فون کر کے اسے اپنے طور پر فنکشن میں شرکت کرنے کے لئے کہا تو عمران نے اسے یہ کہہ کر ہال دیا کہ وہ ایسے فنکشنز کو سوانے وقت کے ضیاع کے اور کچھ نہیں سمجھتا اس لئے جو یا بھی خاموش ہو گئی تھی۔ ولیے نجاتے اسے کیوں موہوم کی توقع ضرور تھی کہ شاید عمران کو خیال آجائے اور وہ فنکشن میں شرکت کرنے کے لئے آجائے۔ اسے یہ معلوم تھا کہ نکٹ اور سیٹ حاصل کرنا عمران کے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن پھر جب سوانے تین خالی خصوصی سیٹوں کے پورے ہال کی سیٹیں لوگوں سے بھر چکی تھیں حتیٰ کہ سپیشل سیٹیں بھی بھر گئیں تو جو یا بھی کہی کہ اب عمران کے آنے کی کوئی توقع باقی نہیں رہی۔ گواسے اس بات پر دل ہی دل میں ملال ضرور ہوا تھا لیکن تنویر اور دوسرے ساتھیوں کے اہتمانی تو شکوار مودود کو دیکھ کر اس نے کچھ کہنا مناسب نہ سمجھا تھا اور اپنے آپ کو باتوں میں لگایا تھا چونکہ ابھی مس پیراڈائز کے انتخاب کے آغاز میں غاصی در تھی اس لئے ہال میں مشروبات سرو کر دیئے گئے تھے ہال کی تمام پتیاں روشن تھیں اور لوگ ایک دوسرے سے باتیں کرنے اور بھی مذاق میں مصروف تھے۔ ہال میں خواتین کی مترجم ہنسی کے ساتھ ساتھ مرداش ہیں تھے بھی گونج رہے تھے۔

ساری رات سروس بھی مل سکتی تھی لیکن جو لوگ ہو ٹلوں میں جانے کی سکت نہ رکھتے تھے یا جانا پسند نہ کرتے تھے۔ انہوں نے گھروں میں ساری رات جانے اور فنکشن دیکھنے کے پروگرام بنالئے تھے اور اس سلسلے میں خصوصی انتظامات بھی کر لئے گئے تھے۔ ہوٹل پیراڈائز کا ہال اس وقت عورتوں اور مردوں سے کھچا کچھ بھرا ہوا تھا۔ سیچ کی جگہ چھوڑ کر باقی تمام ہال میں لوگ بھرے ہوئے تھے حتیٰ کہ خصوصی سیٹیں بھی لگائی گئی تھیں اور یہ تمام سیٹیں تقریباً ایک ماہ پہلے ہی بک ہو چکی تھیں اور ایک ماہ سے اس سلسلے میں ہاؤس فل کا بورڈ مسلسل اس بکنگ آفس کے باہر لگادیا گیا تھا جو فنکشن کی بکنگ کے لئے مخصوص تھا ہوٹل کی وسیع و عریض پارکنگ اس وقت رنگ برنگ مادلوں کی اہتمانی قیمتی کاروں سے بھری ہوئی تھی اور دلچسپ بات یہ تھی کہ سیچ کے بالکل قریب وی وی آئی پی سیٹوں پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ارکان موجود تھے لیکن ان میں عمران شامل نہ تھا۔ اس فنکشن میں شرکت پر سیکرٹ سروس کے ارکان کو تنویر نے آمادہ کیا تھا اور پھر اس نے ہی ایکسٹو کو فون کر کے اس سے اس فنکشن میں شرکت کی اجازت بھی حاصل کر لی تھی اور سیٹوں کا انتظام بھی اسی نے ہی کیا تھا۔ گوجولیا اور صدر کے ساتھ ساتھ باقی سب ممبرز نے عمران کو بھی اس فنکشن میں شامل کرنا چاہا تھا لیکن تنویر نے اس کی سختی سے مخالفت کی تھی کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے جس فنکشن میں عمران شامل ہوا سے فنکشن میں گڑ بڑا ضرور ہو جاتی ہے اور تنویر ایسے فنکشن میں کسی قسم کی

بُخش خیال تھا۔

"ہونہہ۔ اب کہاں بیٹھے گا ہم تو جگہ ہی نہیں ہے۔ خود ہی واپس چلا جائے گا۔"..... تنور نے منے بناتے ہوئے کہا۔

" عمران گیٹ میں کھدا اس طرح الودن کی طرح آنکھیں گھما گھما کر ہال کو دیکھ رہا تھا جیسے زندگی میں ہمیلی بار لتنے بڑے مجھ کو دیکھ رہا ہو اس کے جسم پر مخصوص نیکنی کفر بس تھا۔ نیلے رنگ کی چتلون۔ سبز رنگ کی قسمیں۔ گہرے سرخ رنگ کی ثانی اور براون رنگ کا کوت تھا اس کے عقب میں جوانا اور جوزف بھی کھڑے تھے لیکن ان کے جسموں پر تحری پیس سوٹ تھے۔ عمران کے چہرے پر حماقتوں کا آبشار بہہ رہا تھا۔

" واقعی ہمیں تو بیٹھنے کی جگہ ہی نہیں ہے۔"..... صدر نے کہا اور پھر اس سے چلتے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ اسی لمحے جوزف نے کچھ کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر عمران تیزی سے سیچ کی طرف پڑھنے لگا۔ اس کے پیچھے جوزف اور جوانا چل رہے تھے۔

" یہ کہاں بیٹھیں گے۔"..... جو لیانے حیران ہو کر کہا۔

" کوئی نہ کوئی بندوبست کر ہی لیا، ہو گا عمران صاحب نے۔"۔ صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ادھر کوئی سیٹ نہیں ہے جتاب آپ ادھر کہاں آ رہے ہیں۔"۔ اچانک راستے میں کھڑے ایک نوجوان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس نوجوان نے ہونل کی مخصوص یونیفارم ہٹھی ہوئی تھی اس

" اگر عمران ہمہاں ہوتا تو فنکشن کا لطف دو بالا ہو جاتا۔"..... اچانک صدر نے کہا۔

" خاک دو بالا ہو جاتا۔"۔ اٹا اس نے اپنی بورباتوں اور مخصوص خیز حرکتوں سے پورے فنکشن کو بدمزہ کر دینا تھا۔"..... تنور نے منے بناتے ہوئے کہا۔

" میں نے اس سے بات کی تھی۔"..... اچانک جو لیانے کہا تو سب چونک کر جو لیا کی طرف دیکھنے لگے۔

" کوئی بات مس جو لیا۔"..... صدر نے حیران ہو کر کہا۔

" یہی فنکشن میں شرکت کرنے کی۔"۔ میں نے اسے کہا تھا کہ وہ اپنے طور پر فنکشن میں شرکت کرے۔ لیکن اس نے صاف جواب دے دیا کہ وہ ایسے فنکشنز میں شرکت کرنا اپنا وقت ضائع کرنے کے متادف سمجھتا ہے۔ اس لئے میں خاموش ہو گئی۔"..... جو لیانے جواب دیا۔

" وہ ہے ہی بور آدمی۔ وہ صرف وہاں کھل کھیلتا ہے جہاں اس کی شخصیت کو اہمیت دی جائے۔"۔ تنور نے جواب دیا اور سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

" ارے وہ عمران صاحب۔"..... اچانک صدیقی کی آواز سنائی دی۔ وہ گیٹ کی طرف دیکھ رہا تھا اور ان سب کی گرد نیس بے اختیار گیٹ کی طرف مڑ گئیں۔ جو لیا کے دل میں بے پناہ مسرت کی ہر سی اٹھی اور اس کا چہرہ مسرت کی شدت سے گلنار ہو گیا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران صرف اس کے کہنے پر آیا ہے اور یہ ظاہر ہے اس کے لئے بے پناہ مسرت

اس کی جگہ پر کھدا کر دیا اور سپروائزر بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنی
گردن مسلسلے لگا۔

”ہاں۔ اب بتاؤ کیا ہے ادھر۔ جنت یادو زخ۔“..... عمران نے اسی
طرح مخصوص سے لجھے میں کہا۔

”مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم جتاب۔“..... سپروائزر نے اہتمامی
نو فزودہ سے لجھے میں کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ دوڑتا ہوا شیخ کی اندر ورنی
طرف چلا گیا اور عمران ایک بار پھر پہلے کی طرح اطمینان سے چلتا ہوا
آگے بڑھتا چلا گیا۔

”یہ بد معاشری نہیں چلے گی یہاں۔ ابھی ایک منٹ میں اسے باہر
لکال دیا جائے گا۔“..... تنور نے بڑھاتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے عمران
بڑے اطمینان سے شیخ کے ساتھ موجود مہماںان خصوصی کے لئے رکھی
گئی کر سیوں میں سے درمیان کی سب سے شاندار کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ
ہوزف اور جوانا اس کے عقب میں جنوں کی طرح کھڑے ہو گئے جیسے
حکم ملتے ہی وہ عمران کو کرسی سمیت انھا کر فضائیں پرواز کر جائیں گے
سب لوگ اب حریت سے عمران کو دیکھ رہے تھے کہ اچانک ایک
طرف سے سوٹوں میں ملبوس دو آدمی تیزی سے دوڑتے ہوئے عمران
کے قریب آئے۔ ان دونوں کے چہروں پر اہتمامی خشونت اور غصے کے
آثار نمایاں تھے۔ ان دونوں کے پیچھے وہی سپروائزر تھا جسے جوزف نے
گردن سے پکڑ کر فضائیں انھا بیا تھا۔

”آپ پلیز یہ جگہ چھوڑ دیں۔ یہ مہماں خصوصی کے لئے ریزو
و آواز میں عراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے سپروائزر کو واپس

کے سینے پر سپروائزر کا نیلے رنگ کا مخصوص یونج لگا ہوا تھا۔

”پہلے یہ بتاؤ ادھر جنت ہے یادو زخ۔“..... عمران نے اس کی بات
کا جواب دینے کی بجائے بڑے مخصوص سے لجھے میں اس سے سوال
کرتے ہوئے کہا۔

”جنت دو زخ۔ کیا مطلب۔“ کیا آپ نے سیشیں ریزو کرالی
تھیں۔“..... سپروائزر نے حیران ہو کر کہا۔ چونکہ یہ ساری گفتگو جو لیا
اور اس کے ساتھیوں سے تھوڑے فاصلے پر ہو رہی تھی اس لئے آوازان
تک پہنچ رہی تھی۔

”مجھے میرے سوال کا جواب دو۔ ادھر کونسی جگہ ہے جنت یا
دو زخ۔“..... عمران نے کہا۔

”جباب۔ ادھر شیخ ہے اور وہی وہی آئی پی سیشیں ہیں۔ ادھر نہ جنت
ہے نہ دو زخ۔“..... سپروائزر نے اس بار قدرے لیخ اور درشت لجھے میں
کہا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ لیکن جیختا ہوا کئی فٹ فضا میں انھستا چلا گیا اور
پورا ہمال اس کی آواز سن کر اور اسے اس طرح فضا میں انھستا دیکھ کر
بے اختیار چونک کر ادھر دیکھنے لگا اور ہمال میں یہ لیکن خاموشی طاری ہو
گئی۔ سپروائزر کی گردن جوزف کے ہاتھ میں تھی اور جوزف نے اسے
فضائیں انھمار کھاتھا۔

”آستدہ اگر اس طرح اس لجھے میں باس سے بات کی تو تمہاری یہ
دھاگے جیسی گردن ٹوٹ بھی سکتی ہے۔“..... جوزف نے اوپنی
آواز میں عراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے سپروائزر کو واپس

سیشیں مل سکیں۔..... عمران نے اونچی آواز میں کہا اور ہال میں یقینت
قہقہے بلند ہونے شروع ہو گئے۔

"ہیلو۔ کیا بات ہے یہ کیا ہو رہا ہے یہاں۔..... اچانک ایک
سائیڈ سے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کے باوقار آدمی نے ان کی طرف
بڑھتے ہوئے کہا۔

"سر۔ یہ نوجوان یہاں زبردستی گھس آیا ہے اور اس کے ساتھ
غندے ہیں۔ انہوں نے پہلے سپروائزر پر تشدیکیا ہے اور اب مجھے بھی
تھہردار دیا ہے۔..... تھہر کھانے والے آدمی نے رک رک کر بات
کرتے ہوئے کہا اس نے اپنے گال پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔

"کون ہے یہ۔..... آنے والے نے کہا اور پھر وہ تیزی سے ان
سینٹوں کی طرف آیا جہاں عمران بڑے اطمینان سے نانگ پر نانگ
رکھے یہاں ہوا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو عمران ہے۔ سر عبدالرحمن کا لڑکا عمران۔" اس
بار وقار آدمی نے قریب آکر بے اختیار حریت بھرے لجے میں کہا۔

"ارے انکل آپ۔ آپ کسی نوجوانوں کے اس فتنہ میں آگئے۔
اگر آنٹی کو تپہ چل گیا کہ آپ یہاں مقابلہ حسن دیکھنے آئے ہیں تو آپ
کے منہ میں مصنوعی دانتوں کی پوری بتنی کھٹ سے باہر آگرے گی
فوراً ٹپے جائیے انکل۔..... عمران نے یقینت کر سی نے اٹھ کر کھڑے
ہوتے ہوئے آنے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے پر ہرے پرائے
تاثرات تھے جیسے اسے واقعی آنے والے سے دلی ہمدردی محسوس ہو رہی

ہے۔..... ان میں سے ایک نے بظاہر تو اہتمامی اخلاق بھرے انداز
میں کہا لیکن اس کا لمحہ بتا رہا تھا کہ وہ بڑی مشکل سے اپنے غصے کو
کنڑول کر رہا ہے۔

"کیا یہاں خصوصی کے سینگ ہوتے ہیں۔..... عمران نے بڑے
محصوم سے لجے میں کہا لیکن اس کی آواز اتنی اونچی تھی کہ اردوگر و بیٹھے
ہوئے کافی لوگوں تک پہنچ گئی۔ ویسے بھی اب ہال میں سکوت طاری
ہو گیا تھا اور سب لوگ اس دلپٹ بتا شے کی طرف متوجہ ہو گئے تھے
"میں کہہ رہا ہوں کہ آپ یہاں سے اٹھ جائیں۔"..... اچانک اس
آدمی نے بھردکتے ہوئے لجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ آدمی یقینت چھینتا
ہوا اچھل کر عقب میں بیٹھے ہوئے افراد پر جا گرا اور وہ سب بے اختیار
اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ یہ جوانا کا کام تھا۔ اس کا بازو اچانک ہرایا تھا
اور اس آدمی کے پر ہرے پر پڑا تھا جس کے نتیجے میں وہ چھینتا ہوا یہچھے جا گرا
تھا۔

"اب اگر غلط لجے میں بات کی تو گویوں سے چھلنی کر دوں گا۔
بات کرنی ہے تو تمیز اور نرم لجے میں بات کرو۔"..... جوانا نے اونچی
آواز اور غصیلے لجے میں کہا۔

"پولیس کو بلااؤ۔ پولیس کو بلااؤ۔"..... اچانک تھہر کھا کر گرنے
والے آدمی نے اٹھ کر ہذیانی انداز میں چھنتے ہوئے کہا۔

"سارے دارالحکومت کی پولیس کو بلا لینا تاکہ ہال میں جو جرام
پیشہ افراد بیٹھے ہیں وہ بھاگ جائیں اور باہر کھڑے دئے شرفاء کو

میں آج اس نے آیا تھا تاکہ مقابلہ حسن میں سے ڈیڈی کی ہونے والی ہو کا انتخاب کر سکوں۔..... عمران نے پہلے سے بھی زیادہ اوپنی آواز میں ساختہ چلو۔..... آنے والے نے اہتمائی غصیلے لمحے میں کہا اور اس کے ساتھی اس نے یکفت آگے بڑھ کر عمران کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنی طرف ٹھیکنے لگا۔

”میں تمہارے لئے یہاں سپیشل سیشنیں لگوادوں گا۔ لیکن اس وقت تم میرے ساختہ آؤ۔..... کرامت حسین خان نے بڑی طرح پچھئے ہوئے کہا۔

” وعدہ رہا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

” ہاں ہاں۔ وعدہ۔ آؤ تم۔..... کرامت حسین خان نے کہا۔

” تو چلیئے آپ کا دفتر بھی دیکھ لیا جائے۔ سنا ہے بڑے خوبصورت انداز میں سجار کھا ہے اسے آپ نے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرامت حسین خان ہونٹ بھیجن کر مڑا اور تیزی سے واپس اس کے طرف کو چلنے لگا جو در سے آیا تھا اور عمران اس طرح اکٹھتا ہوا اس کے پیچے چل پڑا تھا جیسے کہہ رہا ہو کہ دیکھا کس طرح سیشنیں حاصل کی ہیں جو زفاف اور جوانا بھی اس کے پیچے چل رہے تھے اور پورا ہاں عجیب سی نظروں سے اس پر ڈیڈی کو دیکھ رہا تھا۔

” اگر یہ ہوٹل کا مالک عمران کے ڈیڈی کا دوست نہ ہوتا تو آج اس کا حشر ہو جاتا۔..... تنویر نے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

” اس نے سیشنیں لینی تھیں وہ لے لیں اور اسے کیا چاہئے تھا۔“ سفر نے کہا۔

” ناسنس۔ بد تیز۔ احمد۔ بڑوں سے مذاق کرتے ہو۔ چلو میرے ساختہ چلو۔..... آنے والے نے اہتمائی غصیلے لمحے میں کہا اور اس کے ساتھی اس نے یکفت آگے بڑھ کر عمران کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنی طرف ٹھیکنے لگا۔

” ارے انکل۔ میرے دانت تو اصلی ہیں بلکہ دودھ کے دانت ہیں۔ ثوٹ بھی گئے تو اور انکل آئیں گے۔ آپ مجھے کہاں لے جا رہے ہیں۔..... عمران نے اوپنی آواز میں احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

” میں کہہ رہا ہوں میرے ساختہ چلو بس۔ ورنہ میں سب کے سامنے پیش دوں گا۔..... آنے والے نے یکفت اہتمائی غصیلے لمحے میں کہا۔

” ارے رک جاؤ۔ یہ انکل کرامت حسین خان صاحب ہیں اس ہوٹل کے مالک اور ڈیڈی کے لئے تیز دوست۔ ڈیڈی اور ان کے لئے کوٹھ ایک ہی سائز کے تھے اس لئے اکثر بھول کر ایک دوسرے کے لئے کوٹھ باندھ لیا کرتے تھے۔ کیوں انکل۔..... عمران نے جوزف اور جوانا کو ہاتھ سے رکنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا جو شاند پہلے کی طرح آنے والے پر بھی ہاتھ چھوڑنے کے لئے اس کی طرف بڑھ رہے تھے اور عمران کی اس بات پر پورے ہال میں جیسے قہقہے ہی قہقہے گونج اٹھے۔ سب لوگ اس طرح ہنس رہے تھے جیسے ان کے سامنے اہتمائی دلپٹ پتاشہ ہو رہا ہو۔

” لیکن انکل۔ آپ کے دفتر سے تو یہ سچ نظر نہیں آئے گا۔ دراصل

"میں تو سوچ رہی تھی کہ آج اسے جوتے لگیں گے اور سب تماشہ دیکھیں گے لیکن کچھ بھی نہ ہوا۔..... جو لیا نے بڑھاتے ہوئے کہا تو تنور نے چونک کر جو لیا کی طرف دیکھا اور اس کے پھرے پر یقینت صرفت کے تماشات ابھر آئے۔ جو لیا شاید عمران کے اس فقرے پر خار کھائے ہوئے تھی جو اس نے مقابلہ حسن میں سے اپنے ڈیڈی کی ہونے والی ہو کے انتخاب کے بارے میں کہا تھا۔

"ہوٹل والے شکر کریں کہ ہوٹل کا مالک سر عبد الرحمن کا دوست تھا اور عمران نے ان کے اس سارے فنکشن کا بیدا عرق کر کے رکھ دیتا تھا۔..... خاور نے کہا اور سب نے ایک بار پھر سرہلا دیئے۔ اسی لمحے ہمہن ٹھوسی کی آمد اور فنکشن شروع ہونے کے اعلان ہونے لگ گئے اور وہ سب سیچ کی طرف متوجہ ہو گئے۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود ایک رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا۔ سلیمان مار کیٹ گیا ہوا تھا۔ لیکن جانے سے پہلے وہ فلاںک میں چائے بھر کر عمران کی میز پر رکھ گیا تھا۔ کیونکہ اس نے آج ہمینے بھر کی شاپنگ کرنی تھی اور سلیمان کی عادت تھی کہ وہ ایک ایک دکان گھوم کر اور باقاعدہ بھاؤ تاؤ کر کے سامان خریدا کرتا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ اس کی واپسی کم از کم پانچ چھ گھنٹوں بعد ہونی ہے اور عمران پر ان دونوں چونکہ مطالعے کا بھوت سوار تھا اور سلیمان جانتا تھا کہ مطالعے کے دوران عمران کو مسلسل چائے ملنا ضروری ہے اس لئے وہ چائے کا فلاںک بھر کر رکھ گیا تھا۔ اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو عمران نے رسالہ بند کر کے میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"بروزن ستم زدہ۔ فون زدہ علی عمران بے چارہ بے سہارا۔ بھر بے

تصویریں بنارکھی ہیں اور یہ تصویریں اس قدر خوبصورت ہیں کہ انہیں آپ کے پاس بھیجا ان کی خوبصورتی کی تو ہیں ہے اور..... عمران نے ایک بار پھر بونا شروع کر دیا تھا۔

”مطلوب یہ کہ فنک کو تم چیک نہیں کر سکے۔ او کے۔ میں خود دیکھ لوں گا۔ خدا حافظ۔“..... دوسری طرف سے کرنل فریدی نے ایک بار پھر اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ”ارے ارے ہمسایوں تک ہی سن کر بھاگ گئے۔ ابھی تو میں نے شہر کی شیشیزی کی دکانوں کی رپورٹ دینی تھی ہونہ۔ ایک تو لوگوں کو نجانے اتنی جلدی کیوں ہوتی ہے۔ چھل، برداشت اور بردباری تو عنتقا ہو گئی ہے۔“ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک بار پھر رسالہ اٹھایا۔ لیکن ابھی اس نے رسالہ پڑھنے کے لئے کھولا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بچ اٹھی اور عمران نے ایک بار پھر رسالہ بند کر کے مینپر رکھا اور رسیور اٹھایا۔ ”جی پیر و مرشد۔ ارے ہاں۔ ایک لقب یاد آگیا۔ وہ کیا تھا ایک تو یہ میری یاد داشت۔ پتہ نہیں سلیمان نے موںگ کی دال میں ”یاد داشت غائب۔ کوئی نجہ ڈالنا شروع کر دیا ہے یا موںگ کی دال ہی نقلی آنے لگ گئی ہے۔ ارے ہاں یاد آگیا۔ وہ۔“..... عمران رسیور اٹھا کر ایک بار پھر ہبھٹے کی طرح ستارث ہو گیا۔

”ٹائیگر بول رہا ہوں بس۔“..... عمران کے ایک لمحے کے لئے رکتے ہی دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا۔

کنارہ۔ مطلب ہے مارا مارا۔“..... عمران کی زبان رسیور اٹھاتے ہی مسلسل رواں ہو گئی۔

”کرنل فریدی بول رہا ہوں۔“..... دوسری طرف سے کرنل فریدی کی ہنسی ہوئی آواز سنائی دی اس نے عمران کی بات کاٹ کر اپنا تعارف کر دیا تھا۔

”اوہ پیر و مرشد۔ خاکپائے جہاں۔ اوہ سوری۔ یہ تو مرید کا لقب ہو سکتا ہے۔ لیکن پیر و مرشد کے علاوہ اور کوئی لقب اس وقت میرے ذہن میں آہی نہیں رہا۔ حالانکہ میں نے ایک بار دیوار پر کسی محفل سماع کا جہازی سائز کا اشتہار لگا، ہوا دیکھا تھا اس پر پیر و مرشد کے لئے لقب درج تھے کہ شاید ڈکشنری میں بھی اتنے لفظ نہ ہوں گے۔“ عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

”فنک کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔“..... دوسری طرف سے کرنل فریدی نے ایک بار پھر اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا لیکن اس بار اس کا ہجھ بے حد سنجیدہ تھا۔

”یقین جانیئے میں نے فلیٹ پر موجود تمام خالی کاغذ اکٹھے کرنے کی کوشش کی تاکہ رپورٹ لکھی جاسکے لیکن جب تلاش شروع کی تو پتہ چلا کہ ایک بھی خالی کاغذ موجود نہیں ہے۔ سب پر سلیمان نے اپنی تختواہوں، اور ٹائمکوں اور یونسون کے حساب کتاب لکھ رکھے ہیں۔“ ہمسایوں کے دروازے کھٹکھٹائے کہ چلوان کے پھوٹوں کی خالی کاپیاں مل جائیں لیکن وہاں سے بھی یہی اطلاع ملی کہ خالی کاپیوں پر پھوٹوں نے

شفیقت کے اخوا کے لئے فنک کی خدمات حاصل کی ہیں اور کرنل فریدی کی مزید تحقیقات کے مطابق فنک پاپ سنگر گروپ کی صورت میں اپنے آدمیوں کو لے کر پاکیشیا پنج رہا ہے جہاں وہ ہوٹل پیراڈائز کے سالانہ فنکشن میں شرکت کرے گا۔ چنانچہ کرنل فریدی نے مجھے فون کر کے اطلاع دی کہ میں ہوٹل پیراڈائز میں پنجے والے پاپ سنگر گروپ کو چیک کروں۔ چنانچہ مجھے وہاں جانا پڑا۔ لیکن وہاں جب معلوم ہوا کہ فاک لینڈ سے کوئی گروپ مہماں آیا ہی نہیں تو میں نے یہی سمجھا کہ یہ لوگوں کی اور ملک کے کاغذات سے آئے ہوں گے لیکن وہاں تقریباً بیس ملکوں سے گروپ آئے ہوئے تھے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ ان کو ایک نظر دیکھ لیا جائے۔ یہ لوگ چونکہ جعلی کاغذات پر آئے ہیں تو پھر یقیناً یہ میک اپ میں ہوں گے لیکن وہاں کوئی بھی میک اپ میں نہ تھا۔ اس لئے میں نے تمہارے ذمے یہ کام لگایا کہ تم کاغذات کے مطابق ان لوگوں کے کوائف چیک کرو۔..... عمران نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے بس کہ کرنل صاحب کو اطلاع غلط ملی ہے۔..... نائیگر نے کہا۔

”کیا کہا جا سکتا ہے۔ غلط بھی ہو سکتی ہے اور درست بھی۔ خدا حافظ۔..... عمران نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ کر اس نے ایک بار پھر سالہ اٹھایا۔ لیکن اسی لمحے کاں بیل کی آواز سنائی دی اور عمران نے بے اختیار منہ بٹایا۔

”ارے تم۔ میں سمجھا کہ میرا پیر و مرشد ابھی تک لاٹن پر ہے۔“
عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”باس۔ ہوٹل پیراڈائز کے فنکشن میں شرکت کرنے والے تمام گروپس میں فنک نام کا کوئی آدمی نہیں ہے۔ میں نے مکمل چیکنگ کی ہے۔..... دوسری طرف سے نائیگر کی موجودگانہ آواز سنائی دی۔

”کیسے چیکنگ کی ہے۔ نظروں سے کی ہے یا گائیکر سے۔“
عمران نے پوچھا۔

”باس۔ میں نے ہوٹل سے تمام گروپس کے کاغذات کی نقولات حاصل کیں اور پھر ان کا گذات پر درج ان سب کے ہتوں پر فون کر کے ان کے متعلق کنفرم کیا ہے۔ وہ سب اصل ہیں۔..... نائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میرا بھی یہی خیال تھا کیونکہ میں نے فنکشن سے پہلے کامن روم میں جا کر ان تمام گروپس کے افراد کو دیکھا تھا ان میں سے کوئی بھی میک اپ میں نہیں تھا۔ بہر حال ٹھیک ہے۔..... عمران نے کہا۔

”باس۔ یہ فنک ہے کون۔..... دوسری طرف سے نائیگر نے ڈرتے ڈرتے ہوئے پوچھا۔

”فاک لینڈ کا کوئی مجرم ہے۔ فاک لینڈ اسرائیل کا انتہائی قربی حلیف ہے لیکن اس کے تعلقات مسلم ممالک سے بھی ہیں۔ کرنل فریدی کو کہیں سے اطلاع ملی کہ اسرائیل نے پاکیشیا کی کسی اہم

آگے بیچھے نہ پھر رہے ہوتے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں اب سٹنگ روم کی طرف بڑھ رہے تھے۔

"عورتوں کی نفیات - کیا مطلب - میں سمجھا نہیں عمران صاحب" - صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بھائی ایک مشہور قول ہے کہ جو عورت ناں نہ کرے وہ عورت ہی نہیں ہے اور جو سیاستدان ہاں نہ کرے وہ سیاستدان ہی نہیں ہوتا۔" - عمران نے صوفی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تو آپ کا مطلب ہے کہ جو لیا عورت ہے اب لئے اس نے انکار کر دیا لیکن اس سے آپ کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں - عورت تو وہ ہے۔"..... صدر نے بھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر جواب دیا۔

"چلو تم نے یہ بات تو مان لی کہ جو لیا عورت ہے۔ اب دوسرا قول سنو کہ عورت کا انکار دراصل انکار نہیں ہوتا۔ اس لئے اس نے اگر ہاں آنے سے انکار کیا تھا تو دراصل وہ ہاں آنا چاہتی تھی لیکن تم من اٹھائے اکیلے چلے آئے۔"..... عمران نے کہا اور صدر بے اختیار اس پر۔

"اس روز ہوئی پیر اڈائز کے فنکشن میں آپ نے اپنے انکل سے ایک فقرہ کہا تھا کہ آپ ہمایا مقابد حسن دیکھنے ائے ہیں تاکہ اپنے ایڈی کی ہو کا انتخاب کر سکیں۔ بس اسی لمحے کے بعد مس جو لیا کا موڈ بدل گیا۔ وہ سارے فنکشن کے دوران بھی خاموش رہیں اور آج بھی اسی وجہ سے شاید انہوں نے انکار کر دیا ہے۔"..... صدر نے مسکراتے

"آج کا دن شاید مطالعے کا دن ہی نہیں ہے۔ اوکے۔"..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور رسالہ رکھ کر وہ کرسی سے انٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے۔"..... عمران نے کندھی کھولنے سے پہلے حسب عادت پوچھا۔

"عمران صاحب۔ دروازہ کھو لیتے۔"..... دوسری طرف سے صدر کی آواز سنائی دی تو عمران نے کندھی کھول دی۔ دروازہ کھلنے پر صدر اندر آگیا۔

"اکیلے آئے ہو۔"..... عمران نے باہر سرٹکال کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو مس جو لیا سے کہا تھا کہ وہ میرے ساتھ چلیں لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔"..... صدر نے عمران کا مطلب سمجھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ارے پھر تم اکیلے کیوں لگے۔"..... عمران نے دروازہ بند کر کے کندھی لگاتے ہوئے کہا۔

"اکیلے کیوں آگئے۔ کیا مطلب۔" میں کہہ رہا ہوں کہ مس جو لیا نے آنے سے انکار کر دیا ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ اکیلے کیوں لگے۔"..... صدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"بس یہی عورتوں کی نفیات۔ سمجھنے کی بنا پر تو ابھی تک تم کنوارے پھر رہے ہو۔ ورنہ اب تک دس بارہ ٹیاؤں ٹیاؤں تمہارے

پوچھ سکوں کے آخر آپ وہاں کس چکر میں گئے تھے۔..... صدر نے کہا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ مجھے اس نائب کے فنکشن سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور یہ بھی مجھے معلوم تھا کہ تم سب وہاں گئے ہوئے ہو۔ میں نے سوچا کہ آخر تم سب میرے دوست ہو۔ کہیں ایسا ہو کہ ہوئیں والوں نے تمہیں سیشیں ہی نہ دی ہوں یا اگر دی ہوں تو کسی کو نے کھدرے میں بٹھا دیا ہو۔ اس لئے میں تو پچینگ کرنے گیا تھا اور جب میں نے دیکھ لیا کہ تم سب ماشا، اللہ وی وی آئی پی سیشوں پر برائمنان ہو تو میں واپس چلا آیا۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو آپ بتانا نہیں چاہتے۔ بہر حال ٹھیک ہے۔ آپ کی مرضی"..... صدر نے سکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی نج اٹھی۔

"ایک تو ان گھنٹیوں نے شگ کر رکھا ہے۔ کبھی فون کی گھنٹی نج اٹھتی ہے اور بھی کال بیل کی۔ شاید ترقی اسی کا نام ہے کہ بیٹھے گھنٹیاں سنتے رہو اور وہ بھی کراخت قسم کی۔ پہلے زمانے میں اوٹنؤں کے گلوں میں پڑی گھنٹیاں بھتی تھیں۔ مندرجوں میں کانسی کی گھنٹیاں بھتی تھیں۔ دماغ میں خطرے کی گھنٹیاں بھتی تھیں۔ کم از کم متر نم اولادیں تو ہوتی تھیں ان کی۔..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور رسیور اٹھایا۔

"اگر آپ کی آواز بھی فون کی گھنٹی کی طرح کر رخت ہے تو پھر برائے بہریانی بولنے سے پہلے لپنے گئے کی اور ہالنگ کرالیں بلکہ آئلنگ کرنا انتظار کرتے رہے۔ میں آج اسی لئے ہیاں آیا ہوں کہ آپ سے یہ

ہوئے کہا۔

"اُرے میں نے غلط تو نہیں کہا تھا۔ تم خود فیصلہ کرو جب ہاں میں پہنچی، ہوئی خواتین کے درمیان مقابلہ حسن ہوتا تو نمبروں کے قرار دیا جاتا اور جبے نمبروں قرار دیا جاتا اسے لامحالہ میں نے ڈیڈی کی بہو منتخب کرنا ہی تھا۔..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا تو صدر ایک بار پھر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"یہ بات آپ کو مس جو لیا کو بتانی چاہئے تھی۔ ولیے مقابلہ ہاں میں موجود خواتین میں نہ ہونا تھا۔ مقابلے میں حصہ لینے والی خواتین اور تھیں"..... صدر نے ہستے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ کیا واقعی۔ پھر تو واقعی بھج سے غلطی ہو گئی۔ میں خوانگواہ یہ سوچ کر واپس آگیا کہ ہاں میں موجود خواتین کا مقابلہ حسن دیکھ کر کیا کرنا ہے۔ ان سب نے تو حسن کے پہلے امتحان میں ہی فیل ہو جانا تھا۔..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

کیا مس جو لیا بھی فیل ہو جاتیں"..... صدر نے عمران کو چھیڑتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ تنور اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور جس پر تنور کا سایہ پڑ جائے اس سے حسن تو کو سوں دور بھاگ جاتا ہے۔..... عمران نے کہا اور صدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"عمران ساحب۔ آپ اس روز پھر واپس ہی نہیں آئے۔ ہم تو آپ کا انتظار کرتے رہے۔ میں آج اسی لئے ہیاں آیا ہوں کہ آپ سے یہ

میں تفصیلی فائل دے دی گئی انہوں نے رات کو اس فائل کا مطالعہ کرنا تھا لیکن صحیح معلوم، ہوا کہ ان کی کوئی پر تعینات تمام حفاظتی گارڈ میں وہاں موجود ملازمین ہلکا ہو چکے ہیں اور آر تھر میک اور اس کی اہلیہ کو اغوا کر دیا گیا ہے اور سب سے خطرناک بات یہ ہے کہ وہ فائل بھی قابل ہے۔..... سرسلطان نے اہتمائی تشویش بھرے لجھے میں کہا۔

”لیکن فاک لینڈ تو اسرائیل کا حلیف ہے پھر اس کے ساتھ ایسا دفاعی معاہدہ اور اس کے ماہر کو فائل دے دینا۔ یہ کس بزر جمہر کا کارنامہ ہے۔..... عمران نے اہتمائی تلخ لجھے میں کہا۔

”اب سے کچھ عرصہ پہلے واقعی ایسا تھا لیکن اب گذشتہ ایک سال سے صورت حال بدل چکی ہے۔ فاک لینڈ اور اسرائیل کے درمیان ایک سرحدی تباہ کی وجہ سے سخت دشمنی پیدا ہو چکی ہے اور فاک لینڈ پونک اسرائیل کا اہتمائی قربی حلیف رہا ہے اس لئے اسے اسرائیل کے دفاعی نظام کے ساتھ ساتھ دوسرے ممالک کے دفاعی نظام پر حملہ اور ہونے والے نظام کے بارے میں مکمل معلومات حاصل ہیں اور یہی معلوم ہے کہ اسرائیل کے آج کل کافرستان کے ساتھ اہتمائی قربی تعلقات پیدا ہو گئے ہیں اور اطلاعات یہ ملی تھیں کہ کافرستان نے پاکیشیا کے دفاعی نظام کو مفلوج کرنے کے لئے اسرائیل کے دفاعی ماہرین کی خدمات حاصل کر لی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اسرائیل سے حملہ اور نظام بھی حاصل کر رہا ہے۔ ایسی صورت میں ہمارے لئے ضروری ہو گیا تھا کہ ہم اس کا فوری طور پر توز کریں۔ چنانچہ فاک

لیں اور اگر آپ کی آواز مترجم اور دلکش ہے تو پھر بسم اللہ سخن آزمائی شروع کیجئے۔ بندہ سماعت بگوش ہے۔..... عمران نے رسیور اٹھاتے ہی بولنا شروع کر دیا اور صدر بے اختیار مسکرا نے لگا۔

”سلطان بول رہا ہوں۔..... دوسری طرف سے سرسلطان کی اہتمائی سنبھیڈہ آواز سنائی دی۔

”ج-ج-ج-جی۔ مم۔ میں عمران بول رہا ہوں جتاب۔ جان کی امان دے دیجئے۔ میں سمجھا تھا کہ سیکرٹری وزارت خارجہ بول رہے ہوں گے اور آپ جانتے تو ہیں کہ خواتین سیکرٹریوں کی آواز تو واقعی دلکش ہوتی ہے۔ لیکن مرد سیکرٹری تو رکھے ہی ایسے جاتے ہیں تاکہ ان کا صاحب بھاگ جائے۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ جتاب ہزہرائی نس سرسلطان عالی مقام پر دہن خود فرمان شاہی جاری فرمائے ہوں گے۔..... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

”عمران۔ غصب ہو گیا ہے۔ فاک لینڈ کی وزارت سائبنس کے ایک اہم ترین دفاعی ماہر مسٹر آر تھر میک کو ان کی اہلیہ سمیت رات ان کی رہائش گاہ سے اغوا کر دیا گیا ہے۔ حکومت اس سلسلے میں اہتمائی پریشان ہے کیونکہ فاک لینڈ کا یہ دفاعی ماہر اہتمائی خفیہ طور پر پاکیشیا آیا ہوا تھا۔ پاکیشیا نے فاک لینڈ کی حکومت کے ساتھ پاکیشیا کے دفاعی نظام کو ناقابل تحریر بنانے کا معاہدہ کیا ہے اور فاک لینڈ کا یہ دفاعی ماہر پاکیشیا آیا تھا تاکہ پاکیشیا کے دفاعی نظام کا مطالعہ کر کے اس سلسلے میں تباہیز مرتب کرے۔ سچانچہ انہیں دفاعی نظام کے بارے

طرف سے سر سلطان نے اہتمائی تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔
”ٹھیک ہے۔ میں چیف کو اطلاع کر رہا ہوں۔ اگر انہوں نے یہ
کیس لے لیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ آپ سے براہ راست بات کر لیں یا پھر
مجھے کہہ دیں۔ یہ ان کی مرضی ہے جتاب۔..... عمران نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔ ظاہر ہے صدر کی موجودگی کی وجہ سے وہ کھل کر بات نہ کر
سکتا تھا۔

”سنو عمران چیف تمہاری بات مانتا ہے۔ یہ واقعی حکومت سے
حماقت ہوئی ہے کہ اس نے جتاب ایکسو کو اطلاع دیئے بغیر مرف
ملڑی انشیلی جنس پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ سب کچھ کیا ہے۔ اس لئے
ہو سکتا ہے کہ چیف اب کیس ہاتھ میں لینے سے انکار کر دیں لیکن یہ
اہتمائی اہم اور فوری نوعیت کا معاملہ ہے۔ جو حماقت، ہو گئی وہ تو ہو گئی
لیکن اب پاکیشیا کی سلامتی شدید خطرے میں ہے اس لئے میری
درخواست ہے کہ تم چیف کو اس کیس کو لینے پر رضا مند کرنا۔“
دوسری طرف سے سر سلطان نے جواب دیا۔ وہ بھی اہتمائی بھحدار آدمی
تھے اس لئے عمران کے جواب سے ہی وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران کے
پاس ضرور کوئی آدمی الیسا موجود ہے جس کی وجہ سے عمران براہ راست
بات نہیں کر رہا۔

”میں سمجھتا ہوں جتاب۔ میں اپنی طرف سے پوری کوشش کروں
گا باقی چیف کی مرضی۔ خدا حافظ۔..... عمران نے کہا اور جلدی سے
کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے دانش منزل کے نمبر ڈائل کرنے شروع

لینڈ کی حکومت کے ساتھ اس سلسلے میں بات چیت کی گئی اور طویل
خفیہ مذاکرات کے بعد دونوں ملکوں کے درمیان معاہدہ ہو گیا۔ اس
معاہدے کے تحت فاک لینڈ کا دفاعی ماہر اپنی اہلیہ کے ساتھ پاکیشیا آیا
تھا۔ اس دورے کو اہتمائی خفیہ رکھا گیا تھا اس لئے انہیں کسی ہوٹل
میں نہ ہرانے کی بجائے ایک پرائیویٹ رہائش گاہ میں رکھا گیا۔ اس
رہائش گاہ کی حفاظت کے لئے فوجی تربیت یافتہ گارد مقرر کی گئی اور
ملڑی انشیلی جنس کے تربیت یافتہ افراد کو بطور ملازمین رہائش گاہ میں
جنگ دہی گئی تاکہ کسی قسم کا کوئی حادثہ پیش نہ آسکے اور اہمی انتظامات
کی بناء پر دفاعی نظام کی ثابت سیکرٹ فائل آر تھر میک کے حوالے کی گئی
کیونکہ جب تک وہ اس فائل کا مطالعہ نہ کر لیتا بات آگے نہ بڑھ سکتی
تھی لیکن صبح کو گارد کے بیس افراد اور رہائش گاہ کے چھ ملازمین مردہ
پائے گئے ہیں۔ ان سب کو گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا ہے اور آر تھر
میک اور اس کی اہلیہ مع فائل کے غائب ہو چکے ہیں ملڑی انشیلی جنس
کے ساتھ ساتھ سنٹرل انشیلی جنس بھی انہیں پورے ملک میں ملاش کر
رہی ہے لیکن چھ گھنٹے گزر جانے کے باوجود ان کے بارے میں کسی
قسم کی کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔ اس بات نے حکومت کو ہلاکر رکھ
دیا ہے کیونکہ دفاعی نظام کی یہ فائل اگر کافستان یا اسرائیل کے ہاتھ
لگ گئی تو پھر پاکیشیا کی سلامتی کو اہتمائی شدید خطرات لاحق ہو جائیں
گے۔ اس لئے صدر مملکت نے اب اس فائل کی فوری برآمدگی کے لئے
سیکرٹ سروس کی خدمات حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔..... دوسری

کر دیئے۔
طرف بڑھا دیا جس کے پھرے پر ایکسٹو کی بات سن کر اہمیٰ پریشانی
کے تاثرات ابھارے تھے۔

”یں سر۔ صدر بول رہا ہوں“..... صدر نے اہمیٰ موذبانہ لجے
میں کہا۔

”تمہیں میری ہدایات یاد نہیں رہی تھیں کہ فلیٹ سے جانتے وقت
فون ٹیپ میں اپنی منزل کے بارے میں ٹیپ کر کے جایا کرو۔“ ایکسٹو
نے اہمیٰ کرخت لجے میں کہا۔

”آئی۔ ایم۔ سوری سر۔ میں سمجھا تھا کہ جب کیس ہو تو اس
ہدایت پر عمل کیا جانا ہے ویسے میں مس جویا کو بتا آیا تھا کہ میں
عمران صاحب کے پاس جا رہا ہوں“..... صدر نے جواب دیا۔

”ایم جنسی میں کسی بھی وقت ضرورت پڑ سکتی ہے۔ اس لئے آئندہ
اس ہدایت پر عمل ہونا چاہئے۔ جویا کو تم نے کہا تھا کہ تم عمران سے
ملنا چاہئے، ہو لیکن یہ نہیں کہا تھا کہ تم فوراً اس سے ملنے جا رہے ہو۔
بہر حال تم فوراً اپنے فلیٹ پر ہنچو جویا نے وہاں تمہارے لئے ہدایات
ٹیپ کر ا دی ہوں گی۔“..... ایکسٹو نے سرد لجے میں کہا۔

”یں سر۔“..... صدر نے موذبانہ لجے میں جواب دیا۔
”رسیور عمران کو دو۔“..... ایکسٹو نے کہا اور صدر نے رسیور
عمران کی طرف بڑھا دیا اور خود کری سی سے انھنے لگائیں عمران نے ہاتھ
کے اشارے سے اسے بیٹھنے کے لئے کہا تو وہ ہوتے بھیخ کر دوبارہ
کری پر بیٹھ گیا۔

”ایکسٹو۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک زورو
نے مخصوص لجے میں کہا۔

”عمران بول رہا ہوں جتاب اپنے فلیٹ سے۔ صدر آیا تھا اور میں
صدر کے ساتھ بیٹھا بات چیت کر رہا تھا کہ سر سلطان کا فون
آگیا۔“..... عمران نے بڑے سنجیدہ مگر موذبانہ لجے میں کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے سر سلطان سے ہونے والی بات چیت کی تفصیل بتا
دی۔

”سر سلطان براہ راست مجھ سے بھی تو بات کر سکتے تھے۔ انہوں نے
تمہیں فون کیوں کیا۔“..... دوسری طرف سے ایکسٹو نے اہمیٰ
کرخت لجے میں کہا۔

”شاید آپ کی ناراضگی کی وجہ سے انہوں نے ایسا کیا ہے۔“..... عمران
نے جواب دیا۔

”ملکی سلامتی کے معاملات میں ناراضگی یا چوں چران کے بارے
میں سوچتا میرے نزدیک غداری ہے۔ سر سلطان نے تمہیں اب کال
کیا ہے جبکہ تمھے ہبھلے ہی اس کی اطلاع مل چکی ہے اور میں نے ممبر زکی
ڈیوٹی لگادی ہے کہ وہ آر تھرمیک اور اس کی اہمیٰ کے اس انguna کا فوری
ظور پر سراغ لگائیں۔ صرف صدر اپنے فلیٹ پر نہیں مل سکتا تھا اور اب
تم بتا رہے ہو کہ وہ تمہارے پاس موجود ہے۔ اس سے میری بات
کراؤ۔“..... ایکسٹو نے کرخت لجے میں کہا تو عمران نے رسیور صدر کی

مجھے کیوں روکا ہے..... صدر نے کہا۔

"میں نے سوچا کہ تمہارے ساتھ جا کر کام کروں گا لیکن اب چیف نے نئی ڈیوٹی لگادی ہے۔ تھیک ہے تم جاؤ۔ میں سر سلطان سے بات کر کے اس رہائش گاہ کا پتہ کرتا ہوں جہاں سے انہیں انعام کیا گیا ہے۔..... عمران نے کہا تو صدر اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ سلام کر کے راہداری سے ہوتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف چلا گیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زرود کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ظاہر۔ تمہیں کس نے اطلاع دی تھی اس داقعے کی۔..... عمران نے سنجیدہ مجھے میں کہا۔

"سر سلطان صاحب نے پہلے آپ کو فون کیا لیکن آپ کا نمبر مصروف تھا اس لئے انہوں نے مجھے فون کیا۔ وہ بے حد پریشان تھے اس لئے میں نے انہیں کہہ دیا کہ میں فوری حرکت میں آ جاتا ہوں۔ وہ آپ سے بات کر لیں۔ یہ بات بھی مجھے سر سلطان نے ہی بتائی تھی کہ آر تھر میک اور اس کی اہلیہ سیاحوں کے روپ میں آئے تھے اور انہوں نے تاریخ بتا کر مجھے کہہ دیا تھا کہ میں ایئر پورٹ سے ریکارڈ حاصل کروں۔ سچانچے میں نے فوراً جو لیا کی ڈیوٹی لگادی اور ساتھ ہی اسے کہہ دیا کہ وہ وہاں سے جیسے معلوم کر کے تمام ممبرز کو ان کی تلاش پر لگا دے۔..... بلیک زرود نے تفصیل بتاتے ہوئے کہہ دے۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ انعام ہوئے ہوں بلکہ

"میں سر۔..... عمران نے رسیور ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

"تم فوری طور پر سر سلطان سے مل کر اس رہائش گاہ پر پہنچو جہاں یہ واردات ہوتی ہے اور وہاں سے مجرموں کا کلیو تلاش کرو۔۔۔ ایکسٹو نے کہا۔

"ہم تھر سر۔ لیکن سر۔ آپ کو کس طرح اس واردات کی اطلاع مل گئی۔..... عمران کے مجھے میں حیرت تھی۔

"میرے لپنے بھی ذرا نہ ہیں۔ ضروری نہیں ہے کہ مجھے سرکاری طور پر ہی ایسے معاملات کی اطلاع ملے۔..... ایکسٹو کا ہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

"آپ کو آر تھر میک اور اس کی اہلیہ کے چیزوں کے بارے میں یقیناً معلومات مل گئی ہوں گی۔۔۔ تب ہی آپ نے سیکرٹ سروس کے ممبرز کی ڈیوٹی لگانی ہو گئی۔..... عمران نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں کہ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ آر تھر میک اور اس کی بیوی فاک لینڈ کے سیاحوں کے روپ میں پاکیشیا آئے تھے۔ ان کے کاغذات ایئر پورٹ کے ریکارڈ سے فوری طور پر حاصل کر لئے گئے ہیں اور ان پر ان کی تصاویر بھی موجود ہیں۔۔۔ دوسری طرف سے ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"مکال ہے۔۔۔ ایکسٹو نے اب باقاعدہ مخبر رکھ لئے ہیں۔۔۔ عمران نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہہ دے۔

"ظاہر ہے۔ وہ صرف ہمارا محتاج کیسے رہ سکتا ہے بہر حال آپ نے

کریں۔۔۔۔ دوسری طرف سے لی ائے نے ہستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی فون پر خاموشی طاری ہو گئی۔

”ہیلو سلطان بول رہا ہوں عمران بیٹھے۔۔۔۔ کچھ تپہ چلا۔۔۔۔ سر سلطان نے اسی طرح پریشان سے لجھے میں کہا۔

”آپ بھی کمال کرتے ہیں۔۔۔ میں علم بخوم تو نہیں جانتا کہ زاچھے بناؤں اور مجرموں کو ٹریں کر لوں۔۔۔ ویسے یہ ایک گہری سازش لگتی ہے۔۔۔ بہر حال آپ مجھے اس فائل کے بارے میں بھی تفصیلات بتا دیں اور اس رہائش گاہ کے بارے میں بھی۔۔۔ جس میں یہ واردات ہوئی ہے۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”در اصل یہ بات اس قدر پریشان کن ہے کہ صدر صاحب کا فون بار بار آرہا ہے کہ فائل ملی ہے یا نہیں۔۔۔ پوری حکومت میں کھلیلی بھی ہوئی ہے۔۔۔ لیکن ظاہر ہے اتنی بڑی واردات منتظم سازش کے تحت ہی ہو سکتی ہے۔۔۔ میں صدر صاحب کو بھی سمجھا دوں گا۔۔۔ باقی فائل اور رہائش گاہ کے بارے میں تفصیلات تم براہ راست سیکرٹری وزارت دفاع سرراشد سے معلوم کر لو۔۔۔ وہ تمہیں جانتے ہیں۔۔۔ اس لئے ان سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ ویسے میں نے انہیں فون کر کے کہہ دیا تھا کہ سیکرٹ سروس نے کیس لے لیا ہے کیونکہ وہ بھی بے حد پریشان تھے اور بار بار فون کر رہے تھے۔۔۔۔ سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ میں بات کر لیتا ہوں۔۔۔۔ عمران نے کہا اور

ایک سازش کے تحت فائل لے کر غائب ہو گئے ہوں۔۔۔ بہر حال اس فائل کی فوری برآمدگی ضروری ہے۔۔۔ تم ایسا کرو کہ کافرستان میں ناٹران کو فون کر کے الٹ کر دو۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ زمینی راستے سے پہلے کافرستان جائیں۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹوں آنے پر اس نے تیزی سے سر سلطان کے آفس کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”پی۔۔۔ اے ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

”پا ایک کمرے میں اور سر و سرے کمرے میں ہو تو باقی آدمی کہاں ہو گا۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ عمران صاحب آپ۔۔۔ لیکن یہ پا اور سر کے علیحدہ علیحدہ کمروں میں ہونے کا کیا مطلب ہے۔۔۔۔ دوسری طرف سے پی۔۔۔ اے نے عمران کی آواز پہچان کر ہستے ہوئے پوچھا۔

”پی۔۔۔ اے کے الفاظ کو ملایا جائے تو پا ہی بنتا ہے اور پا چیر کو کہتے ہیں۔۔۔ باقی بات اب تم خود ہی کچھ لو کیونکہ سنا ہے کہ کسی صنف کی عقل پیروں میں بھی ہوتی ہے۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے پی اے بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

”آپ نے مجھے پیر بنانے کے ساتھ ساتھ میری صنف ہی بدلتا ڈالی۔۔۔ بہر حال ٹھیک ہے۔۔۔ اب آپ سے کون بحث کر سکتا ہے ورسہ آپ دوسری تو کیا تیسری صنف بھی بناسکتے ہیں۔۔۔ سر سلطان سے بات

کریڈل دبکر اس نے ایک بار پھر سیکرٹری وزارت دفاع کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

کرے کا دروازہ کھلتے ہی ایک نوجوان کرے میں داخل ہوا تو
کرے میں موجود ایک مرد اور ایک عورت نے چونک کر آنے والے
کی طرف دیکھا۔

"کیا ہوا۔ بن گئی فلم"..... اس مرد نے چونک کر آنے والے
نوجوان سے پوچھا۔

"نہیں۔ اس فائل کے کاغذات پر کوئی خاص کام کیا گیا ہے۔
مرے سے فلم بنتی ہی نہیں۔ میں نے اپنے طور پر ہر طریقہ آزمایا ہے
لیکن فلم بالکل سادہ آتی ہے۔..... آنے والے نے ہاتھ میں پکڑی، ہوئی
سرخ رنگ کی فائل کو اس مرد کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"پھر اب تو یہ فائل ہمیں ساختے لے جانی پڑے گی اور یہ بڑا مسئلہ
ہے۔ اب تک تو پورے ملک میں پولیس، انسٹیلی جنس اور دوسری
سرکاری بھنسیاں پاگل کتوں کی طرح ہماری تلاش کر رہی ہوں

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آرہی کہ حکومت فاک لینڈ کو یہ فائل ہی چلہتے تھی اور وہ آسانی سے اسے حاصل بھی کر سکتی تھی لیکن اس نے اس فائل کے حصول کے لئے اتنا مالاچوڑا چکر چلایا ہے اور خود بھی سامنے نہیں آئی۔"..... عورت نے من بناتے ہوئے کہا۔

"یہ اہتمامی بیچیدہ معاملات ہوتے ہیں فیزالیسی۔ تم ان باتوں کو سمجھ سکو گی۔"..... جیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر بھی کچھ بتاؤ تو ہی۔"..... ایلسی نے خصوصی کرنے کرتے ہوئے کہا۔

"دیکھو اتنا تو تمہیں معلوم ہے کہ فاک لینڈ اور اسرائیل کے درمیان گہرے تعلقات ہیں لیکن کچھ عرصہ پہلے اسرائیل کو معلوم ہوا کہ مسلم ممالک میں اس کے خلاف جنگ کے لئے کام ہو رہا ہے اور تمام مسلم ممالک خفیہ طور پر ایسے انتظامات کر رہے ہیں کہ سب مل کر اور اچانک اسرائیل پر حملہ کر دیا جائے اور واقعی اگر ایسا ہو جائے تو اسرائیل کا وجود ہی صفحہ ہستی سے مت جائے گا۔ اسرائیلی بجنٹوں نے اس سلسلے میں معلومات حاصل کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن وہ ناکام رہے حتیٰ کہ ایکریمین امجدت بھی کچھ معلوم نہ کر سکے۔ چنانچہ اسرائیل اور فاک لینڈ نے ایک طویل المیاد منصوبہ بنایا پھر ایک مرحدی تراز مدد کھدا کر کے انہوں نے آپس میں رنجش پیدا کر لی اور اس کے بعد فاک لینڈ نے مسلم ممالک کے ساتھ تیزی سے روابط بڑھانا شروع کر دیئے۔ شروع شروع میں تو کسی مسلم ملک نے فاک لینڈ پر اعتماد نہ کیا لیکن پھر آہستہ آہستہ وہ اعتماد کرنے لگ گئے لیکن اصل

گی۔"..... مرد نے فائل کھول کر اسے ایک نظر دیکھ کر دوبارہ بند کرتے ہوئے کہا۔

"یہ ہے بھی کوڈ میں۔ اس لئے ہم اسے پڑھ بھی نہیں سکتے ورنہ تو ہاتھ سے نقل کر کے پھر اس کی مائیکرو فلم بنالیتے۔ اب تو بہر حال اسے ساتھ لے جانا ہو گا۔"..... عورت نے کہا۔

"باس۔ آپ خواہ نجواہ پریشان ہو رہے ہیں۔ فائل کا کیا ہے۔ اسے موڑ کر جیب میں رکھ لیں گے۔ ہم جب یہاں سے نکلیں گے تو یہ فائل بھی ہمارے ساتھ ہی نکل جائے گی۔"..... آنے والے نوجوان نے کہا۔ "ظاہر ہے۔ اب ایسا ہی کرنا پڑے گا۔ وہ ریزے ابھی تک واپس نہیں آیا اور نہ ہی اس نے قون کیا ہے۔"..... مرد نے کہا۔

"آجائے گا بس۔ آخر اس نے انتظامات کرنے ہیں اور انتظامات بھی فول پروف۔"..... آنے والے نوجوان نے کہا۔

"وئیے جیک۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا تھا کہ ہم یہ فائل یہاں فاک لینڈ کے سفارت خانے پہنچا دیتے اور وہاں سے سفارتی بیگ میں یہ آسانی اور حفاظت سے نکل جاتی۔"..... عورت نے کہا۔

"نہیں۔ حکومت فاک لینڈ اس سلسلے میں سامنے آنا ہی نہیں چاہتی اس لئے تو اس نے باس فنک کی خدمات حاصل کی ہیں۔ ورنہ تو یہ کام وہ آسانی سے کرالیتی کہ اس کا کوئی ماہر یہاں آ جاتا اور وہ فائل کا کوڈ حل کر کے ساری فائل جیب میں ڈال کر لے جاتا اور کسی کو شک تک نہ پڑتا۔"..... جیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

سے مل کر اسرائیل کے حملہ اور نظام کو حاصل کیا جائے اور پاکیشیا کے افغانی نظام میں موجود ایسی خامیاں دور کی جائیں جن کی وجہ سے اسرائیل کافرستان سے مل کر پاکیشیا کا خاتمہ کر سکتا ہو۔ یہ سارے کام گو طویل المیجاد منصوبہ بندی کے تھے لیکن یہ سب کام اطمینان اور سکون سے ٹلے ہوتے گئے اور حکومت پاکیشیا نے اس سلسلے میں فاک لینڈ حکومت سے خفیہ مذاکرات شروع کر دیئے۔ پھر یہ محاہدہ ہو گیا اور اس محاہدے کے تحت دفاعی ماہر آر تھر میک اپنی بیوی کے ساتھ یہاں کے روپ میں ہبھاں آگیا اور پاکیشیا کی سب سے بات سیکرٹ فائل اس کے حوالے کر دی گئی۔ جیک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس قدر طویل اور پیچیدہ منصوبہ بندی۔ لیکن تم تو وہ آر تھر میک نہیں ہو۔ پھر حکومت نے تم پر کیسے اعتماد کریا؟"۔۔۔۔۔ ایسی لے چڑت بھرے لجھے میں کہا۔

"ہونکہ یہ سارا کام اہتمائی خفیہ طور پر ہو رہا تھا اس لئے حکومت اُک لینڈ نے آر تھر میک کی نشانی کے طور پر خاص کوڈ ٹلے کر لئے جن کی تفصیل مجھے بھی بتا دی گئی۔ جب میں نے ہبھاں کے اعلیٰ حکام سے ان کو ڈورڈز کا تبادلہ کیا تو پھر شک کی گنجائش ہی ختم ہو گئی اور فائل بھے مل گئی۔"۔ جیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب پاکیشیا کو معلوم تو ہو جائے گا کہ اصل آر تھر میک ہیں آیا۔ پھر وہ یہ نہ سوچے گی کہ حکومت فاک لینڈ نے اس کے ساتھ

منصوبے کی ابھی تک فاک لینڈ کو ہوا نہیں لگ سکی۔ البتہ اتنا معلوم ہو گیا ہے کہ اس معاہدے کا مرکزی کردار پاکیشیا ادا کر رہا ہے سچانچہ فاک لینڈ اور اسرائیل کے درمیان یہ ٹلے ہوا کہ پاکیشیا کا کسی طرح خاتمہ کر دیا جائے یا اسے اس قدر کمزور کر دیا جائے کہ وہ اس منصوبے پر عمل کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہ سکے۔ کافرستان پاکیشیا کا دشمن ہے اور وہ ہر وقت اس انتظار میں رہتا ہے۔ کہ پاکیشیا پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لے یا اسے اپنی کالونی بنالے لیکن پاکیشیا کا حلیف شوگران ہے اور پاکیشیا نے شوگران کے ساتھ مل کر اپنا دفاعی نظام ایسے انداز میں تیار کیا ہے کہ کافرستان کو جب تک مکمل دفاعی نظام کا علم نہ ہو جائے وہ اس پر حملہ نہیں کر سکتا اور پاکیشیا پنے دفاعی نظام کی اہتمائی سخت حفاظت کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود کوشش کے کافرستان یا دوسرے ممالک کے ایجنسیس اس نظام کی تفصیلات حاصل نہیں کر سکے سچانچہ یہ ٹلے ہوا کہ جہل پاکیشیا سے اس کے دفاعی نظام کی تفصیلات حاصل کی جائیں۔ اس کے لئے ایک خاص منصوبہ تیار کیا گیا۔ پاکیشیا حکومت کے اعلیٰ ترین عہدوں پر مامور افراد میں سے چند کو خریدا گیا۔ خاص طور پر وزارت دفاع کے ایڈیشنل سیکرٹری کو اور پھر یہ تحریک چلانی گئی کہ کافرستان اسرائیلی ماہروں سے مل کر پاکیشیا کے دفاعی نظام کا خاتمہ کرنا چاہتا ہے اس سلسلے میں ایسے ثبوت بھی ہیا کئے گئے جن کی وجہ سے حکومت یہ بات کچھ نہ پر مجبور ہو گئی کہ واقعی ایسا ہو رہا ہے۔ پھر یہ تحریک کیا گیا کہ فاک لینڈ کے دفاعی ماہروں

"باس۔ اہتمائی فول پروف انتظامات کرنے تھے اس لئے دیر ہو گئی ہاتھ کیا ہے۔..... ایسی بھی پوری طرح جرح کرنے پر تلی ہوئی تھی۔ اپنے یہاں نکال کے ہر راستے پر اہتمائی سخت چینگ ہو رہی ہے۔" ریزے نے کہا۔

"اوہ پھر تو مسئلہ بن گیا۔ کیونکہ فائل کی مائیکروفلم نہیں بن سکی۔ اب اصل فائل کو ساختے لے جانا پڑے گا اور اسے بہر حال چیک کیا جا سکتا ہے۔"..... جیک نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں بس۔ میں نے انتظامات ہی اپنے کئے ہیں کہ ہم اہتمائی اطمینان سے فاک لینڈ پنج جائیں گے اور کسی کو کافی کان خبر تک نہ ہو گی۔"..... ریزے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مکیے۔ مجھے تفصیل بتاؤ۔"..... بس نے کہا۔

"باس۔ یہاں سے ہم ٹورست بوس میں سوار ہو کر چہلے شمالی علاقوں میں جائیں گے اور وہاں سے ہم شوگران چلے جائیں گے مجھے معلوم ہے کہ صرف شوگران جانے والے راستے پر چینگ کا انہیں پیال نہ آئے گا باقی ہر ملک کو جانے والے راستے پر انہوں نے چینگ کرا رکھی ہو گی۔" شوگران میں چھیف بس نے انتظامات ہٹلے ہی کر رکھے ایں اس لئے ہم وہاں سے اطمینان سے فائل سمیت فاک لینڈ پنج جائیں گے۔"..... ریزے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹورست بوس کو چیک نہیں کیا جائے گا۔"..... جیک نے پوچھا۔

"صرف ان کو چیک کیا جا رہا ہے جو ان علاقوں کی طرف جا رہے ہیں۔"..... ریزے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آر تھر میک کو انڈر گرا اوڈر کر دیا گیا ہے اور ہم نے یہاں جس انداز میں کام کیا ہے اس سے یہی تاثر ملتا ہے کہ ہمیں اغوا کیا گیا ہے۔ اس لئے اب تو فاک لینڈ حکومت الٹا پا کیشیا سے احتجاج کرنے کی کہ اس کا اہتمائی اہم دفاعی ماہر پا کیشیا کی غلطی کی وجہ سے اغوا ہو گیا ہے۔ جب یہ فائل اسرایل پنج جائے گی تو پھر حکومت فاک لینڈ اپنے دفاعی ماہر آر تھر میک کی قربانی دے دے گی اور اسے پا کیشیا پہنچا کر ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس طرح فاک لینڈ حکومت ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہو جائے گی۔"..... جیک نے جواب دیا۔

"لیکن بس۔ یہ بھی تو ہو سکتا تھا کہ اصل آر تھر میک یہاں آتا اور اسے اغوا کر لیا جاتا یا اسے ہلاک کر کے اس سے فائل حاصل کر لی جاتی اور فائل کو اسرایل پہنچا دیا جاتا۔"..... آنے والے نوجوان نے کہا۔

"ہاں یہ تو ہو سکتا تھا لیکن حکومت فاک لینڈ کا یہ خفیہ مشن کسی بھی وقت ٹریس ہو سکتا تھا لیکن اب ایسا نہیں، ہو سکے گا کیونکہ اگر کوئی بات ٹریس بھی ہوتی ہے تو ظاہر ہے قتنک سنڈیکیٹ ہی ٹریس ہو گا۔"

"فاک لینڈ تو سرکاری طور پر ملوث نہ ہو گی۔"..... جیک نے جواب دیا اور پھر اس سے ہٹلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک اور نوجوان اندر داخل ہوا۔

"آوریزے۔ تم نے بہت دیر کر دی۔"..... جیک نے آنے والے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

ہیں جو کافرستان اور دوسرے ممالک کی سرحدی علاقتے ہیں۔ شمالی علاقوں کی طرف سوانے شوگران اور بہادرستان کے اور کسی ملک کی سرحد نہیں ہے۔ اس لئے اس طرف جانے والوں کو چیک نہیں کیا جا رہا۔ پھر ہمارے کاغذات اصل ہیں اور اب آپ بھی اصل چہروں میں ہیں میک اپ میں نہیں ہیں اس لئے اب کوئی کسی طرح بھی نہ ہچان سکے گا۔..... ریزے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ کب روائی ہے۔..... جیک نے کہا
”ایک گھنٹے بعد باس۔..... ریزے نے جواب دیا اور جیک نے اطمینان بھرے انداز میں سرطادیا۔

دو کاریں اہمی تیرفتاری کے ساتھ آگے پہنچے دوڑتی ہوتی گہوار کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ آگے والی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر صدر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا اور پچھلی سیٹ پر کیپشن شکیل اور تنور موجود تھے۔ جبکہ پچھلی کاڑ کی ڈرائیونگ سیٹ پر چوہان تھا۔ سائیڈ سیٹ پر صدیقی اور عقبی سیٹ پر خاور اور نعمانی تھے۔

”عمران صاحب۔ یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ فائل گہوار کالونی کی کوئی میں موجود ہے۔..... صدر نے کہا۔

”علم خgom برا مفید علم ہے۔ بس زانچہ بنایا۔ بتاروں کو دیکھا کرو۔ ایک دوسرے کو کن نظروں سے دیکھ رہے ہیں اور بس جواب حاضر۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ آپ بتانا نہیں چاہتے حالانکہ میرا خیال ہے

اس خصوصی فائل کے صفحات پر ایک خاص قسم کا مصالحہ لگایا گیا ہے جسے سائنسی زبان میں ڈی۔ ایکس کہا جاتا ہے تاکہ کسی بھی صورت میں اس فائل کا فوٹو یا فلم نہ بنائی جاسکے تو بات بن گئی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ ڈی۔ ایکس میں سے الٹرا اینڈریز تحری ڈی۔ مستقل طور پر نکلی رہتی ہیں اور ان ریز کو آسانی سے چیک کیا جاسکتا ہے۔ سچانچہ میں نے سرداور سے رابطہ قائم کیا اور انہیں تفصیل بتائی تو انہوں نے اپنی لیبارٹری میں موجود خصوصی مشین کے ذریعے وہ ریز اس قدر ریخ میں فضا میں پھیلا دیں کہ یہ ریز پورے داوا حکومت پر پھیل جائیں۔ پھر ان ریز کی وجہ سے وہ سپاٹ سامنے آگیا جہاں سے الٹرا اینڈ تحری ڈی۔ ریز انکل کر فضا میں پیخ رہی تھیں اور اس مشین کے ذریعے سپاٹ کی نشاندہی ہو گئی اور اس نشاندہی کے مطابق یہ سپاٹ گہوار کالونی کی کوئی اے بلاک سکس زیر و سکس ہے بس اتنی سی بات ہے۔ عمران نے کہا تو صدر بے اختیار ہنس پڑا۔

”آپ اسے اتنی سی بات کہ رہے ہیں۔ یہ تو آپ نے ہاتھ پر سرسوں اکانے والی بات کر دی ہے کہ اس قدر اہم فائل کو اس انداز میں ٹریس کر لیا ہے۔“ صدر نے اس بارہنستے ہوئے کہا۔

”یہ واقعی سائنسی جادو گری ہے۔ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ اس طرح بھی اس فائل کو تلاش کیا جاسکتا ہے۔“ عقیقی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپشن شکیل نے تحسین آمیز لمحے میں کہا۔

”ولیے جب عمران اس انداز میں کام کرتا ہے تو مجھے ایسے محسوس کہ اس میں نہ بتانے والی کوئی بات نہیں ہے۔“ صدر نے کہا۔

”یار تم میری وہ فیس بھی مردا ناچاہتے ہو جو میں نے زاچہ بنانے کی چھارے چھیف سے طے کی ہے۔ بڑی مشکل سے تو میں نے اسے اس بات پر قابل کیا ہے کہ زاچہ بنانا بڑا جان جو کھوں کا کام ہے۔ بڑی محنت کرنی پڑتی ہے۔ ستارے بڑے چکر باز ہوتے ہیں ایک دوسرے کو ترجی نظروں سے دیکھتے ہیں اور ظاہر یہ کرتے ہیں کہ جسے نیز ہم نظروں سے دیکھ رہے ہوں۔ اس لئے ان کی اصل نظروں کو سمجھنا ہی زاچہ بنانے والے کا کمال ہے اور یہ کمال صرف مجھے ہی حاصل ہے ورنہ اگر ستاروں کی نظروں کا فرق نہ پہنچانا جائے تو فائل گہوار کالونی کی بجائے گلگرگ کالونی پہنچ جاتی ہے۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو اس بار صدر نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ ہلانگ ہلکی پیشے خاموش بیٹھا ہوا۔

”اب واقعی ہمارا یار صدر بوجا ہوتا جا رہا ہے۔ اب تو اس سے بولا بھی نہیں جاتا۔“ عمران نے کہا لیکن صدر نے کوئی جواب نہ دیا۔ کیپشن شکیل کے بیوں پر الستہ مسکراہٹ تھی جبکہ تنور ہٹلے سے ہی براسمنہ بنائے پیٹھا ہوا تھا۔

”اچھا بھائی اچھا۔ بتا دیتا ہوں۔“ تم لوگوں کی شکلیں دیکھ کر میرا دل بھی دنیا سے اچات ہوتا دکھائی دے رہا ہے اور میں ابھی دنیا میں رہنا چاہتا ہوں۔ آخر ابھی میں نے دنیا میں دیکھا ہی کیا ہے۔ تو سنو روئے ہوئے لوگوں۔ بڑا سیدھا سامنہ ہے۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ

عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں اسے مسلسل چھیک کر رہا ہوں۔ اور۔۔۔ سردار اور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ بس یہی معلوم کرنا تھا۔ ہم اس وقت سپاٹ پر پہنچ چکے ہیں۔ میں آپ کو کام مکمل ہونے پر کال کروں گا۔ اور اینڈ آل۔" عمران نے کہا اور ٹرانسیور کر کے اسے جیب میں رکھ لیا۔

"ابھی فاکل اس کو نہی کے اندر موجود ہے۔ اب ہم نے طے شدہ منصوبے کے تحت کام کرنا ہے۔"..... عمران نے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا اس کے ساتھ ہی اس کے باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔ چوہاں کی کار بھی ان سے کچھ فاصلے پر رک گئی تھی جب یہ لوگ کار سے اترے تو وہ سب بھی کار سے نیچے اتر آئے اور پھر عمران کے شخصی انداز کے ہاتھ کے اشارے پر وہ سب بھلی کی سی تیزی سے رُز کر اس کر کے کو نہی کی سائیڈ گلی کی طرف بڑھتے چلے گئے جبکہ صدر، کیپشن شکیل اور تنور کو نہی کی دوسری سمت میں واقع پتلی سی گلی کی طرف بڑھے گئے اور عمران اطمینان سے چلتا ہوا کو نہی کے میں گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد سائیڈ گلیوں میں سے ایک میں سے صدر اور دوسری میں سے چوہاں واپس آگئے۔

"بے ہوش کر دینے والی گیس فائر ہو گئی ہے ویسے میرا خیال ہے کہ ہمیں عقبی طرف سے اندر جاتا چلتا۔"..... صدر نے کہا۔

"سامنے کے رخ پر بھی کسی نہ کسی کی موجودگی ضروری ہے۔ تم

ہوتا ہے کہ جیسے اس کے اندر سامری جادوگر کی روح حلول کر گئی ہو۔۔۔ تنور نے کہا تو کار قہقہوں سے گونج انٹھی۔

"سامری جادوگری کی روح مجھ میں ہوتی تواب تک تم پتھر کے بن چکے ہوئے اور میں کسی کو ازاکر لے جاتا۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس بار تنور بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ حضرت ہمیشہ تمہارے دل میں ہی رہے گی۔"..... تنور نے ہستے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب ہم گلبہار کالونی پہنچ گے ہیں۔"..... اچانک صدر نے کہا تو عمران چونک کر سیدھا ہو گیا اور پھر تھوڑی سی جدو جمد کے بعد انہوں نے اے بلاک میں کوئی نمبر سکس زیر و سکس کو تلاش کر لیا۔ یہ ایک درمیانے سائز کی کوئی نہی۔ کوئی کاپھائنک بند تھا۔

"کہیں یہ لوگ نکل شگئے ہوں۔"..... صدر نے ایک سائیڈ ٹرکار روکتے ہوئے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے۔"..... عمران نے کہا اور جیب سے ایک قس فریکونسی کا ٹرک کر اس نے اس کا بٹن دبادیا۔

"ہیلو ہیلو۔ عمران کا نگ۔ اور۔"..... عمران نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یہ۔ سردار اینڈ نگ یو۔ اور۔"..... چند لمحوں بعد ٹرانسیور سے ایک بھاری مگر باوقار آواز سنائی دی۔

"سردار۔ کیا پوزیشن ہے۔ سپاٹ خالی تو نہیں ہو گیا۔ اور۔"

تیویر اور صدیقی موجود تھے۔

"عمران صاحب۔ ان تین افراد کے علاوہ اور کوئی آدمی کو ٹھی میں موجود نہیں ہے۔ ہم نے پوری کوئی چیک کر لی ہے۔"..... صدیقی نے عمران کے قریب آنے پر کہا اور عمران نے اشبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب اس کمرے میں پہنچ گئے جہاں تین افراد جن میں ایک عورت بھی شامل تھی کر سیوں پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔
تینوں غیر ملکی تھے۔

"ان کی تلاشی لو صدر اور اگر ان کے پاس فائل نہ ہو تو پھر پوری کوئی ٹھی میں فائل چیک کرو۔"..... عمران نے کہا تو صدر تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے ایک مرد کی تلاشی لی لیکن اس سے فائل نہ مل سکی لیکن دوسرے آدمی کے کوٹ کی اندر ورنی جیب میں ہاتھ ڈلتے ہی وہ چونک پڑا۔ اس میں تہہ شدہ فائل موجود تھی اس نے تیزی سے فائل باہر کھینچ لی۔

"یہی فائل ہے عمران صاحب۔"..... صدر نے سرخ رنگ کی فائل عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران نے جملی کی سی تیزی سے فائل جھپٹ لی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے اس کے پر یہی لفکھت اتنا تیکھی گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"خدایا تیرا شکر ہے۔ تو نے پاکیشیا کی سلامتی کو محفوظ رکھا۔" فائل دیکھتے ہی عمران کے منہ سے بے اختیار کلمہ شکر نکلا اور اس کے سارے ساتھیوں کے سنتے ہوئے پھرے یہی لفکھت کھل ائم۔

ایسا کرو کہ عقبی طرف سے اندر جا کر یہ پھائنا کھول دو۔ میں اس دوران میں رہوں گا۔"..... عمران نے کہا اور صدر سرہلا تاہو واپس گئی میں چلا گیا۔

"آپ سامنے کے رخ کیوں رہنا چاہتے ہیں عمران صاحب۔ اب تک تو اندر موجود افراد بے ہوش ہو چکے ہوں گے اور بے ہوش افراد تو نہیں نکل سکتے۔"..... چوہاں نے کہا۔

"یہ معلوم نہیں کہ اندر موجود افراد کہاں۔ اسی تہہ خانے میں ہوں یا کسی ایسی جگہ جہاں ہم لوگ فوری نہ نیچ سکیں اور ہمیں ان کے آئندہ پروگرام کا بھی علم نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہماری عدم موجودگی میں میں گیٹ سے اندر کوئی میزاں پھینک دے۔" میں ہر قیمت پر اس فائل کو بچانا چاہتا ہوں۔"..... عمران نے جواب دیا اور چوہاں نے اشبات میں سرہلا دیا۔ وہ واپس نہ گیا تھا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد کوئی کھلونا پھائنا کھل گیا اور پھائنا میں صدر کی شکل نظر آئی۔

"آیے عمران صاحب۔ اندر تین افراد ہیں اور تینوں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔"..... صدر نے کہا۔

"چوہاں۔ تم باہر ہی رکو گے بلکہ سامنے جا کر کار کے پاس ٹھہر جاؤ۔ اگر ہمارے باہر آنے تک کوئی آئے تو بی ٹوڑا نسیمیر پر ہمیں اطلاع کر دیتا۔"..... عمران نے چوہاں سے کہا اور پھر چھونا پھائنا کراں کر کے وہ کوئی کے اندر داخل ہو گیا۔ کوئی کے برآمدے میں کیپشن شکیں

”میں یہ فائل سر سلطان کو چھپا دوں۔ اس کا فوری چھپنا اہتمامی ضروری ہے۔ تم ایسا کرو کہ ان تینوں کو کار میں لاد کر دانش میز چھپا دو۔ اللہ تعالیٰ دو آدمی یہاں کو تھی پر رہیں گے تاکہ اگر ان کے مزید ساتھی آئیں تو انہیں کو رکیا جاسکے۔..... عمران نے فائل کو تہہ کر کے اپنے کوٹ کی اندر رونی جنپ میں ڈالتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

لیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی بانس کی طرح لمبے اور دلبے آدمی نے اس کا سر انڈے کی طرح صاف نظر آرہا تھا چہرہ لمبورگینی ساتھا۔ خاص ہو رپر ٹھوڑی کافی نیچے کو جاتی ہوئی دکھائی دیتی تھی۔ اس کے چہرے کی ہدایاں باہر کو نکلی، ہوئی تھیں اس کے چہرے پر خاص چیز اس کی آنکھیں تھیں جو اتنی بڑی بڑی تھیں کہ یوں لگتا تھا جیسے پورے چہرے پر آنکھیں ہی آنکھیں ہوں اور آنکھیں کسی شاعر کی آنکھوں کی طرح خوابناک دکھائی دیتی تھیں۔ یہ فنک تھا۔ فاک لینڈ کا وہ مشہور آدمی ہے غندے اور بد معاشر ماسٹر فنک اور حکومت فاک لینڈ سے لارڈ فنک کہا کرتی تھی۔ فنک کے رابطے نہ صرف حکومت فاک لینڈ کے اہتمامی اعلیٰ ترین حکام کے ساتھ تھے بلکہ حکومت اسرائیل کے اعلیٰ حکام بھی فنک کے ساتھ رابطہ رکھتے تھے اور وہ اسے اپنے لئے اعزاز سمجھتے تھے۔ فنک فاک لینڈ کا بہت بڑا جاگیر دار تھا اور اس کے ساتھ ساتھ پورے فاک لینڈ

ہی وجہ تھی کہ وہ ایک لحاظ سے فاک لینڈ کے تمام سیاہ و سفید کا مالک تھا۔ فاک لینڈ کے دارالحکومت سان کے عین وسط میں اس کا ایک شاندار اور وسیع و عریض رقبے پر پھیلا ہوا محل تھا۔ جب فنک پیلس ہما بھاتا تھا۔ فنک مستقل طور پر اس محل میں ہی رہتا تھا اور محل کے اندر اس کا اہتمامی شاندار دفتر تھا جہاں سے وہ اپنے پورے سندیکیٹ کو کنٹرول کرتا تھا۔ ویسے تو ہر گروپ اور ہر کام کے علیحدہ چیف مقرر تھے جو خاصی حد تک خود محترم تھے لیکن بہر حال آخری کنٹرول فنک کے ہاتھ میں ہی تھا۔ ویسے وہ اپنے کاروباری دفتر میں بہت کم ہی آتا تھا اور اکثر وہ اپنے سندی روم میں بیٹھا رہتا تھا جہاں سگار اور مشروب پینے کے ساتھ شاعری اور ادب کا مطالعہ اس کا پسندیدہ غسل تھا۔ حریت انگریز بات یہ تھی کہ اس پورے محل میں ایک عورت بھی نہ تھی کیونکہ فنک کا یہ شروع سے ہی نظریہ تھا کہ مرد کی لذوری عورت ہوتی ہے اس لئے وہ ایسی کمزوری سے ہمیشہ دور رہتا تھا اور بات ہے کہ اس کے بے شمار ہو ٹلوں کلبوں، باروں اور گروپس میں بے شمار عورتیں کام کرتی تھیں لیکن فنک کسی عورت کو اپنے قریب لے آنے کا قابل ہی نہ تھا۔ اس سارے سیٹ اپ میں البتہ ایک استثنی تھا اور وہ تھا فنک کی اکتوپی بیٹی وینا۔ جو فاک لینڈ کی ایک یونیورسٹی میں الیکڑنکس کی طالبہ تھی۔ وینا اہتمامی معصوم اور پاکیزہ فطرت لڑکی تھی جو ہر قسم کی برا یوں سے یکسر علیحدہ رہتی تھی۔ اس کے نزدیک اس کا والد لاڑ فنک صرف ایک مخیر، بخی اور انسان

میں اس کے کلبوں، ہو ٹلوں اور باروں کا جاں سا پھیلا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ فنک منشیات، شراب، اسلخ اور نجانے کس کس چیز کی سمنگنگ میں پوری طرح ملوث رہتا تھا۔ اس کے پاس بے شمار گینگ تھے جن کا سربراہ وہ خود تھا اور یہ گینگ ہر برے کام میں ملوث رہتے تھے اور فاک لینڈ حکومت کا صدر تک فنک سے ہر وقت خوفزدہ رہتا تھا کیونکہ فاک لینڈ کی حکومت کی تبدیلی فنک کے لئے صرف ایک آنکھ کے اشارے کی مدد میں منت تھی لیکن فنک کی یہ عادت تھی کہ وہ سیاست میں سوانی اشد ضرورت کے کبھی دخل نہ دیتا تھا بلکہ فاک لینڈ کے لئے وہ غیر سرکاری طور پر بھی کام کرتا رہتا تھا۔ اس کے لئے اس نے سیکرٹ سروس کی طرز کا ایک باقاعدہ گروپ بنار کھا تھا جسے وہ ریڈ گروپ کے نام سے پکارتا تھا۔ ان سب برا یوں کے ساتھ ساتھ فنک اہتمامی مخیر، ادب نواز اور شاعر طبیعت کا آدمی تھا۔ فاک لینڈ میں ہونے والے تمام فلاجی کاموں میں وہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا تھا۔ ویسے بھی وہ عام آدمی کی عربت کرنے کا قائل تھا اور اس کے سندیکیٹ کے کسی آدمی کو یہ جرأت نہ تھی کہ وہ کسی عام اور شریف آدمی کو ناجائز طور پر متگ کر سکے لیکن اپنے حریقوں اور دشمنوں کے لئے وہ اہتمامی ظالم اور سفاک آدمی تھا۔ وہ صرف اپنے دشمن کی جان لینے کا ہی قائل نہ تھا بلکہ وہ اس کے پورے گھر کو بھوں اور میزانلوں سے اڑا دیا کرتا تھا اور اس کے تمام قربی عزیز اس کے بیوی نبچ سب کو وہ اس طرح بے دریغ تہہ تیغ کر دیتا تھا کہ لوگ اس کی دشمنی کا تصور تک نہ کر سکتے تھے۔

اس کی نظریں ابھی تک کتاب پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

"پاکیشیا میں ہمارا مشن ناکام ہو گیا ہے"..... دوسری طرف سے ہے ہوئے لجھے میں کہا گیا۔

"کس مشن کی بات کر رہے ہو"..... فنک نے اسی طرح بے نیازانہ لجھے میں پوچھا۔ ناکامی کی بات سن کر اس کی پیشانی پر ہلکی سی ٹکن بھی نہ پڑی تھی۔ اور شہر بے پر کسی قسم کی کوئی تجدیلی آئی تھی۔

"اسرایلی سپیشل مشن"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"یہ مشن ہے جس میں ہم نے وہاں سے دفاعی فائل حاصل کر کے اسرایل چھکانی تھی"..... فنک نے جواب دیا۔

"یہ ماسٹر"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کس طرح ناکام ہوا ہے۔ مختصر الفاظ میں بتاؤ"..... فنک نے اسی طرح اطمینان بھرے لجھے میں کہا۔

"تمام پلاتنگ کامیاب رہی ماسٹر۔ دفاعی فائل حاصل کر لی گئے تھے لیکن پھر اچانک وہاں موجود سپیشل گروپ فائل سمیت غائب ہو گیا۔ فائل واپس وزارت دفاع میں پہنچ گئی۔ وہاں ہمارے تمام مخبر پکڑ لئے گئے اور آج تک ان کا تپہ بھی نہ چل سکا کہ وہ کہاں گئے انہیں زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا۔ الٹا حکومت پاکیشیا نے حکومت ناک لینڈ سے اس سلسلے میں سخت ترین احتجاج کیا کہ انہوں نے اصل

دوست آدمی تھا اور وہ اس پر فخر بھی کرتی تھی اور جب کبھی اگر کوئی اسے فنک کی زندگی کا برارن بٹانے کی کوشش کرتا تو وہ اسے تسلیم کرنے سے یکسر انکار کر دیتی تھی۔ وہنا کی ماں اس وقت فوت ہو گئی تھی جب وہ پرائمری سکول کی طالبہ تھی اور اسے اس کی نافی نے پلا تھا جو دار الحکومت کے ایک مضافاتی علاقے میں رہتی تھی۔ فنک صرف ویک اینڈ پرہاں جاتا تھا اور ویک اینڈ وہ وہنا کے ساتھ ہی گزارتا۔ پھر جب وہنا ہائی سکول میں داخل ہوئی تو اس کی نافی بھی فوت ہو گئی اور فنک نے وہنا لو ہو سٹل میں داخل کر دیا۔ تب سے اب یونیورسٹی میں پہنچ جانے کے باوجود وہ ہو سٹل میں ہی رہتی تھی اور جس طرح بھی اس کا والد ویک اینڈ پر اس سے ملنے آتا تھا اس طرح اب وہ ویک اینڈ اپنے والد سے ملنے فنک پیلس جایا کرتی تھی اور فنک بھی چاہے پورا ہفتہ وہنا کے کسی بھی خطے میں گزارے لیکن ویک اینڈ کو وہ ہمیشہ اپنے محل میں اپنی بیٹی وہنا کے ساتھ ہی گزارتا تھا۔ اس وقت بھی فنک اپنے سٹڈی روم میں بیٹھا ایک کتاب کے مطالعے میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی نجٹھی اور فنک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انھا لیا۔

"یہ"..... فنک کی آواز اس کی جسامت کے لحاظ سے بے حد بھاری اور کرختی تھی۔

"سپیشل گروپ کارائیں بول رہا ہوں ماسٹر"..... دوسری طرف سے ایک موڈ بانہ آواز سنائی دی۔

"بولو کیا کہنا چاہتے ہو"..... فنک نے بے نیازانہ لجھے میں کہا۔

رسوں کے بارے میں نہیں جانتا تھا۔..... فنک نے کہا۔
”یہ تو مجھے معلوم نہیں ماستر۔..... دوسری طرف سے رانس نے
جواب دیا۔

”اوے۔ تم ایسا کرو کہ سوائے بو فیلیو کے اس مشن میں حصہ لینے
والے ہر آدمی کو آف کر دو اور بو فیلیو کو فون کر کے کہو کہ وہ مجھ سے
بات کرے۔..... فنک نے کہا اور رسپور کر یڈل پر رکھ کر اس نے
ایک بار پھر نظریں کتاب پر جمادیں۔ اس کے چہرے سے قطعاً یہ
گھوس نہ ہوتا تھا کہ اس نے رانس کو کم از کم دس بارہ جیتے جا گئے
البانوں کی فوری ہلاکت کا حکم دے دیا ہے اور اسے بھی معلوم تھا کہ
اس کے حکم کی تعمیل فوری ہونی تھی۔ کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی ایک
ہار پھر نج اٹھی تو فنک نے ہاتھ بڑھا کر رسپور انٹھا لیا۔

”یہ۔..... فنک نے ہمہ کی طرح مطمئن سے لجھ میں کہا۔
”بو فیلیو بول رہا ہوں ماستر۔..... دوسری طرف سے ایک سمناتی
ہلی اور سبھی ہوئی آواز سناتی دی۔

”پاکیشیا میں مشن کی پلاتنگ بناتے وقت تم نے ہاں کی مشہور
سیکرٹ سروس کو مد نظر رکھا تھا۔..... فنک نے اسی طرح
مطمئن سے لجھ میں کہا۔

”یہ ماستر۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ سیکرٹ سروس انتہائی فعال اور
تیز سروس ہے اس لئے میں نے تمام پلاتنگ اس انداز میں کی کہ فائل
اسرائیل پہنچ جائے اور سیکرٹ سروس کے کانوں تک اس کی بھٹک

دفاعی ماہر کی بجائی نقلی دفاعی ماہر آر تھر میک بھجوادیا تھا جس پر حکومت
فاک لینڈ نے جواب دیا کہ ان کے دفاعی ماہر آر تھر میک کو ہلاک کر دیا
گیا اور انہیں اس کی خبر تک نہیں ہو سکی۔ انہوں نے اس کا سارا الزام
اسرائیل پر ڈال دیا ہے۔..... رانس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”یہ تمام سکیم کس نے بنائی تھی۔ تم نے۔..... فنک نے اسی
طرح مطمئن لجھ میں پوچھا۔

”نہیں ماستر۔ یہ سکیم آپ کے خصوصی حکم پر پلاتنگ گروپ کے
بو فیلیو نے بنائی تھی۔ ہم نے تو اس پر عمل درآمد کیا تھا۔ رانس نے
جواب دیا۔

”تم نے معلوم کیا کہ وہاں ہماری سکیم کس طرح فیل ہوئی۔
فنک نے پوچھا۔

”یہ ماستر۔ جو حتی اطلاعات ملی، میں ان کے مطابق یہ کام پاکیشیا
سیکرٹ سروس نے سرانجام دیا ہے۔..... رانس نے جواب دیا تو
فنک پہلی بار چونک پڑا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ تمہارا مطلب ہے کہ جس کے لئے علی^ع
مران کام کرتا ہے۔ اس کی بات کر رہے ہو۔..... فنک کے لجھ میں
حریت تھی۔

”یہ ماستر۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
”تو کیا بو فیلیو نے سکیم بناتے وقت پاکیشیا سیکرٹ سروس سے
اسے خفیہ رکھنے کی کوئی پلاتنگ نہ کی تھی۔ کیا وہ پاکیشیا سیکرٹ

"ہاں اور میں نے متعلقہ افراد کو سزا بھی دے دی ہے۔"..... فنک نے جواب دیا۔

"اب اس فائل کے حصول کا کیا کیا جائے۔"..... آرٹلڈ نے کہا۔

"فوري طور پر تو شاید ممکن نہ ہو کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس مکت میں آگئی تھی اور اب وہ اس بارے میں اہتمامی محاط ہو جائیں گے البتہ کچھ عرصے بعد دوسری کوشش کی جاسکتی ہے۔"..... فنک نے جواب دیا۔

"لیکن اسرائیلی حکام اس سلسلے میں بے حد بے چین ہیں۔ انہوں نے کافرستان میں خفیہ طور پر تمام انتظامات کر لئے تھے۔ صرف اس فائل کی ضرورت تھی اس کے بعد پاکیشیا پر جنگ تھوپ پری جاتی اور اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جاتا۔ لیکن اب فائل کے بغیر یہ منصوبہ مکمل نہیں ہو سکتا۔"..... آرٹلڈ نے جواب دیا۔

"سوری آرٹلڈ۔ میں کافرستان کے لئے اپنے آدمیوں کو مزید موت کے منہ میں نہیں دھکیل سکتا۔ پلاتنگ تبدیل کر دو۔"..... فنک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نیا آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کوئی سزا نہیں دیں گے جس نے اس مشن کو ناکام کیا ہے۔"..... آرٹلڈ نے کہا تو فنک کے بوس پر ہلی بار مسکراہست رینگ گئی۔

"بالکل دوں گا لیکن یہ میرا اپنا مسئلہ ہے۔ فنک کے آدمیوں سے لگرانے والے کسی صورت زندہ نہیں رہ سکتے۔ چاہے وہ عمران ہو یا دوسری طرف سے ہماگیا۔"

بھی نہ پڑ سکے لیکن اس کے باوجود وہ حرکت میں آگئی اور اہتمامی حریت انگیز طور پر وہ فائل تک پہنچ بھی گئی اور اس کے ساتھ ہی وہاں موجود پورا سیٹ اپ بھی ختم ہو گیا ولیے وہاں موجود میرے مخبروں کے مطابق یہ کام علی عمران نے کیا ہے۔"..... بو فیلو نے جواب دیا۔

"کیا، ہو گا۔ وہ ایسے کاموں کے لئے مشہور ہے لیکن ہمیں تو ناکامی کا صدمہ اٹھانا پڑا ہے اس لئے تمہاری سزا موت ہے۔ اپنے آپ کو ایک گھنٹے کے اندر خود ہلاک کر لو یہ تمہارے لئے کم سے کم سزا ہے ورنہ ایک گھنٹے بعد تمہارے ساتھ ساتھ تمہارا پورا خاندان موت کے گھنٹات اتار دیا جائے گا۔"..... فنک نے تیز اور سرد لمحے میں کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک بار پھر کتاب پر نظریں جھاؤ دیں۔ تھوڑی در بر بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر نج اٹھی۔

"یہ۔"..... فنک نے اس بار کتاب کو مینپر رکھ کر رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"آرٹلڈ بول رہا ہوں لا رڈ۔ سیکرٹری سپیشل سروز۔"..... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"بولو کیا بات ہے۔"..... فنک نے ایسے لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا جیسے حکومت فاک لینڈ کا سب سے با اختیار آدمی اس کا ادنیٰ ترین ملازم ہو۔

"آپ کو دفاعی فائل والے مشن کی رپورٹ مل گئی ہو گی۔"..... دوسری طرف سے ہماگیا۔

ارنلڈ نے جواب دیا۔

"ہاں تمہاری آسانی کے لئے ایسا ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے ان لوگوں کو ختم تو ہونا ہی ہے وہاں ہوں یا ہبھاں ہوں۔ ایک ہی بات ہے۔ اوکے تمہاری تجویز میں نے سلیم کر لی اور کچھ۔..... فنک نے پہلے شاہزادہ انداز میں کہا۔

"آپ کی مہربانی ہے لارڈ۔ لیکن یہ کام جس قدر جلد ممکن ہو سکے ہو ہاتا چاہئے۔..... آرنلڈ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہو جائے گا۔..... فنک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر لمحے وہ بینخا سوچ چاہرہا پھر اس نے رسیور انٹھایا اور اس کے نیچے نگاہ ہوا ایک بیٹن دبادیا۔

"یہ ماسٹر۔..... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مودبائش اواز سنائی دی۔

"شام سے میری بات کرو۔..... فنک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی در بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی اور فنک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انٹھایا۔

"یہ۔..... فنک نے حسب عادت کہا۔

"شام بول رہا ہوں ماسٹر۔..... دوسری طرف سے ایک مودبائش اواز سنائی دی۔

"تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کافی کچھ جانتے ہو کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم نے ایکریمیا کی خفیہ سروس میں کافی عرصے تک

پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ لیکن میں اس معاملے میں جلدی نہیں کرنا چاہتا۔..... فنک نے جواب دیا۔

"لارڈ اگر آپ اجازت دیں تو ایک تجویز پیش کروں۔..... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد آرنلڈ نے کہا۔

"بولو۔ جب میں نے تمہیں چھلے ہی بولنے کی اجازت دے دی ہے تو پھر دوبارہ اجازت مانگنے کی کیا ضرورت ہے۔..... فنک نے کہا۔

"اگر آپ کسی طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہبھاں فاک لینڈ میں اپنے مقابلے کے لئے بلوالیں تو پھر اس سروس کا خاتمه آسانی سے اور یقینی طور پر ہو سکتا ہے اور اس سروس کی عدم موجودگی میں وہاں سے آسانی سے فائل حاصل کی جا سکتی ہے۔..... آرنلڈ نے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ دونوں کام میں کروں۔..... فنک نے کہا۔

"نہیں لارڈ۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہبھاں بلانے اور اس کے خاتمے کا مشن آپ اپنے ذمے لے لیں تو پاکیشیا سے فائل کا حصول ہمارے یا اسراہیلی اسجتی کر لیں گے۔..... آرنلڈ نے جواب دیا۔

"لیکن اس کے لئے انہیں ہبھاں بلانے کی کیا ضرورت ہے۔ ان کا خاتمہ وہاں پاکیشیا میں بھی تو ہو سکتا ہے۔..... فنک نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"یقیناً آپ ایسا کر سکتے ہیں لیکن اس طرح ہمارا ہبھاں کام کرنے کا سکوپ نہ رہے گا کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہر طرف نگاہ رکھتی ہے۔ جب وہ لوگ ہبھاں آجائیں گے تو پھر وہاں کام آسان ہو جائے گا۔"

ٹھیک کو قتل کر دیا جائے اور اس قتل کی ذمہ داری کھلے عام فنک
سندھیکیت قبول کر لے۔ سلام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ قتل کو پی جائیں اور میرے مقابلہ پر دشمنیں۔ کوئی اور تجویز۔"..... فنک نے کہا۔

"پھر ماسٹر۔ اس سروس کے لئے ایک سوئیں لڑکی کام کرتی ہے اس کا نام مس جو لیانا ہے اور کہا جاتا ہے کہ عمران اسے پسند کرتا ہے۔ اگر مس جو لیا کو انداز کر کے ہبھاں لے آیا جائے تو پاکیشیا سیکرٹ سروس سر کے بل ہبھاں پہنچ جائے گی۔"..... سلام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ اہتمائی گھٹیا کام ہے۔ فنک کے شایان شان تجویز پیش کرو۔"..... فنک نے سخت لمحے میں کہا۔

"پھر ہی ہو سکتا ہے ماسٹر کہ آپ اسے کھلے عام چیلنج کر دیں۔"..... سلام نے جواب دیا۔

"وہ تو ہو گا۔ لیکن ان کی ہبھاں آمد۔ اودہ۔ ٹھیک ہے میرے ذہن میں ایک آئیڈیا آگیا ہے۔ اوکے۔"..... فنک نے بات کرتے کرتے ہبھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر بٹن پر میں کر دیا۔

"یہ ماسٹر۔"..... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"اسرائیلی چیف اسجنت نا تھن سے بات کراؤ۔"..... فنک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی تج اٹھی تو فنک نے رسیور اندا

کام کیا ہے۔"..... فنک نے کہا۔

"یہ ماسٹر۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس نے پاکیشیا میں میرے سپیشل گروپ کے ایک مشن کو ناکام کیا ہے اس لئے میں نے اس سروس کے خاتمے کا فیصلہ کر لیا ہے لیکن حکومت فاک لینڈ اور اسرائیل کے اعلیٰ حکام کی درخواست پر میں نے انہیں پاکیشیا میں سزا دینے کی بجائے ان کا مدفن فاک لینڈ کے دارالحکومت کو قرار دے دیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ دارالحکومت سان کی سڑکوں پر ان کا خون ہے اور دارالحکومت کے کٹے ان کی لاشیں نوچیں۔"..... فنک نے بڑے سادہ سے لمحے میں کہا۔

"یہ ماسٹر۔"..... سلام نے موڈبانہ لمحے میں کہا۔

"تم سمجھ گئے ہو گے کہ میں چاہتا ہوں کہ فوری طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہبھاں آنے پر مجبور کر دوں۔ اس کے لئے تمہارے پاس کیا تجویز ہے۔"..... فنک نے کہا۔

"ماسٹر۔ کیا انہیں یہ بتانا ہے کہ انہیں آپ ہبھاں بلوار ہے ہیں یا اسے خفیہ رکھنا ہے۔"..... سلام نے جواب دیا۔

"نہیں۔ انہیں ہبھاں آنے سے پہلے بھی معلوم ہونا چاہئے کہ ان کا مقابلہ اب فنک سے ہو گا اور ہبھاں مرنے سے پہلے بھی انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ان کی موت فنک کی وجہ سے ہوئی ہے۔"..... فنک نے جواب دیا۔

"یہ ماسٹر۔ یہ اہتمائی آسانی بات ہے۔ پاکیشیا کی کسی بھی اہم

لیقیناً ہو گئی ہوگی۔ اس صورت میں کیا وہ اپنی رپورٹ کو تبدیل نہیں کر سکتے۔..... فنک نے کہا۔

”پہلی بات تو یہ ہے لارڈ کہ میں نے یہ مشن اس انداز میں مکمل کیا ہے کہ اس رپورٹ کی نقل کے حصول کا پاکیشیائی حکام کو علم تک نہیں ہوا کہ اور اگر ہو بھی جائے تو وہ ان جگہوں کو تبدیل نہیں کر سکتے صرف میزانلوں کی تھیب کے پواسٹس تبدیل کر سکتے ہیں۔ اس سے حکومت اسرائیل کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔..... نا تھن نے جواب دیا۔ ”اگر پاکیشیائی سکرٹ سروس کو تمہارے اس مشن کے بارے میں خلم ہو جائے تو کیا وہ یہ کاپی واپس حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔ کیا انہیں اسے اب واپس حاصل کرنے کا کوئی فائدہ ہو گا۔..... فنک نے پوچھا۔

”اگر انہیں یہ یقین دلا دیا جائے کہ یہ کاپی ابھی تک اسرائیلی حکام تک نہیں پہنچی تو پھر تو وہ لامحال اسے واپس حاصل کرنے کی کوشش کریں گے ورنہ میرا خیال ہے کہ وہ اسے واپس حاصل کرنے کی وجاء اس اصل رپورٹ کو ہی تبدیل کر دینے میں زیادہ دلچسپی لیں گے۔“ نا تھن نے جواب دیا

”اس رپورٹ کا کوئی خاص کوڈ نمبر وغیرہ۔..... فنک نے پوچھا۔ ”میں لارڈ اس کا کوڈ تحری زیر وہے۔..... دوسری طرف سے نا تھن نے جواب دیا۔ ”اوے۔..... فنک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے پھرے پر

یا۔ ”میں۔..... فنک نے کہا۔

”نا تھن بول رہا ہوں لارڈ۔..... دوسری طرف سے ایک مردان آواز سنائی دی۔

”نا تھن۔ تم نے چھ ماہ پہلے پاکیشیائی مشن سرانجام دیا تھا۔ کوئی ساتھی مشن تھا۔..... فنک نے پوچھا۔

”لارڈ۔ میں نے پاکیشیا کے زیر و ایکس میزانلوں کی خصوصی جگہوں پر تھیب کے بارے میں تفصیلات کی فائل حاصل کی تھی۔..... نا تھن نے مودبانت لجھے میں جواب دیا۔

”پوری تفصیل بتاؤ۔..... فنک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”لارڈ۔ حکومت اسرائیل کو اطلاع ملی تھی کہ پاکیشیانے لپنے خاص اذون کی حفاظت کے لئے شوگران سے اہتمامی خصوصی میزانی حاصل کرنے کی پلاتنگ کی ہے اور اس سلسلے میں ان کے مذاکرات شوگران سے جاری ہیں اور انہوں نے شوگران کے اعلیٰ دفاعی حکام کو ایک خصوصی رپورٹ پیش کی ہے کہ وہ یہ میزانی کہان کہاں نصب کرنا چاہتے ہے۔ حکومت اسرائیل نے اس میں دلچسپی لی چھنانچہ میں وہاں گیا اور اس رپورٹ کی فائل کی کاپی لے آیا تھا۔ جو میں نے حکومت اسرائیل کے حوالے کر دی تھی۔..... نا تھن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن تمہارے اس مشن کی اطلاع وہاں کے اعلیٰ دفاعی حکام کو

"یہ ماسٹر"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کیا تم میرا مطلب سمجھ گئے ہو کہ میں دراصل کیا چاہتا ہوں"۔
فتک نے کہا۔

"سوری ماسٹر۔ لیکن آپ کے حکم کی تعمیل ہو جائے گی"۔ رحمین
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اپنے خلاف کام کرنے کے لئے فاک
لینڈ بلوانا چاہتا ہوں تاکہ وہاں ان کی عدم موجودگی میں ایک اہم مشن
تمکمل کیا جاسکے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو وہاں آنے پر ہر طرف سے
گھیر کر ختم کر دیا جائے۔ میں انہیں وہاں بلانے کے لئے یہ واردات
کرانا چاہتا ہوں تاکہ وہ فتک گروپ کے خاتمے کے لئے خود ہی وہاں آ
جائیں"۔ فتک نے کہا۔

"یہ ماسٹر۔ اب میں ساری بات سمجھ گیا ہوں۔ لیکن ماسٹر۔ ہمیں
کیسے اطلاع ملے گی کہ وہ لوگ وہاں پہنچ گئے ہیں"۔ رحمین نے
کہا۔

"وہ لوگ وہاں پہنچ کر بہر حال فتک گروپ کے خلاف ہی کام
کریں گے اور وہاں جیسے ہی انہوں نے اس سلسلے میں معمولی سی
ہرکت کی تو مجھے اطلاع مل جائے گی۔ تم سے جو کچھ کہا جا رہا ہے وہ کرو
بہر حال تم نے اپنی کارروائیوں سے انہیں اس بات پر مجبور کر دینا ہے
کہ وہ ہمارے خلاف کام کرنے کے لئے وہاں آنے پر مجبور ہو
جائیں"۔ فتک نے کہا۔

قدرتے مایوسی کے تاثرات بنایاں ہو گئے تھے۔

"یہ بھی فضول بات ہے۔ چھ ماہ پہلے کی رپورٹ اب وہ حاصل
کرنے کیوں آئیں گے۔ مجھے کچھ اور سوچتا پڑے گا"۔ فتک نے
بڑبراتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اس نے ایک
بار پھر رسیور اٹھایا اور فون چیس کے نیچے لگا، ہوا بن پریس کر دیا۔

"یہ ماسٹر"..... دوسری طرف سے پی اے کی آواز سنائی دی۔
رحمین سے بات کراؤ"۔ فتک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
چند لمحوں بعد گھنٹی بجئے کی آواز سنائی دی اور فتک نے ہاتھ بڑھا کر
رسیور اٹھایا۔

"یہ"..... فتک نے عادت کے مطابق کہا۔

"رحمین بول رہا ہوں ماسٹر"..... دوسری طرف سے ایک مردانہ
آواز سنائی دی۔

"رحمین۔ زردو گروپ کے دس بارہ آدمی پاکیشیا بھجوادو۔ وہ وہاں
جا کر بے دریغ قتل و غارت کریں۔ پھر ان میں سے ایک آدمی کو گرفتار
کر ا دو۔ وہ حکام کو بتائے گا کہ کافرستان نے فاک لینڈ کے فتک
سنڈیکیٹ سے مل کر پاکیشیا کو تباہ کرنے کا معاہدہ کیا ہے اور اب
فتک سنڈیکیٹ سلسلہ پاکیشیا میں وارداتیں کرتا رہے گا اس کے بعد
اس آدمی کو چھڑوا لیتا اور پھر کچھ روز خاموش رہ کر دوبارہ قتل و غارت کر
کے اور فتک گروپ کا نام مشہور کر کے واپس آجانا ہے"۔ فتک
نے کہا۔

"یہ ماسٹر۔ اب میں اچھی طرح سمجھ گیا ہوں۔ اب آپ کے حکم کی تعمیل آسمانی سے ہو جائے گی"..... رحمین نے با اعتماد لجھ میں جواب دیا

"اوکے۔ حکم کی تعمیل کرو اور فوری"..... قنک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کھا اور ایک بار پھر کتاب انٹھالی اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے جیسے اس کی ساری پریشانیاں دور ہو گئی ہوں۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں اپنی مخصوص کری پریشنا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا جبکہ بلیک زردو چکن میں اس کے لئے چائے بنانے کے لئے گیا ہوا تھا کہ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی نج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انٹھالیا۔

"ایکسٹو"..... عمران نے مخصوص لجھ میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں۔ اگر صاحب ہے ماں، ہوں تو بات کرائیں"۔
دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے سلیمان۔ کیوں فون کیا ہے"..... عمران نے اس بار اپنے اصل لجھ میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کے لجھ میں ناخوشگواری کا عنصر نمایاں تھا۔

"صاحب۔ کرنل فریدی صاحب کا فون آیا تھا انہوں نے کہا ہے کہ آپ جہاں بھی ہوں انہیں فوری فون کریں۔ اس لئے میں نے مہماں

”علم بخوم سیکھا بھی جاتا ہے۔ حریت ہے۔ میرا تو خیال تھا کہ بس کاغذ پر دس بارہ خانے بنائے۔ ان میں سیاروں کے نام لکھئے اور پھر کسی سیارے کو کان سے پکڑ کر دوسرے سیارے سے نکرا دیا اور کسی کو اٹھا کر کسی اور خانے میں بچ دیا اور یہ کام اس وقت تک ہوتے رہنا چاہئے جب تک تمام بخوم ہاتھ جوڑ کر سامنے نہ کھڑے ہو جائیں۔ لیکن آپ تو کہ رہے ہیں کہ اسے باقاعدہ سیکھنا پڑتا ہے۔“..... عمران نے حریت بھرے لجے میں کہا۔ تو دوسری طرف سے کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

”تم نے فائل کی تلاش میں جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ واقعی ایسا ہے کہ میں خود حیران رہ گیا ہوں۔ اس لئے تو میں نے پوچھا ہے کہ کہیں تم نے علم بخوم تو نہیں سیکھ لیا کہ بس زانچہ بنایا اور جا کر مجرموں کو کان سے پکڑ لیا اور ان سے فائل انگوالي۔“..... دوسری طرف سے کرنل فریدی نے مسکراتی ہوئی آواز میں کہا۔

”آپ کس فائل کی بات کر رہے ہیں پیر مرشد۔“..... عمران نے لجے میں حریت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

”پاکیشیا کی اہم ترین دفاعی فائل۔ ویسے مجھے جو معلومات ملی تھیں ان کے مطابق یہی معلوم ہوا تھا کہ فنک گروپ کا مقصد پاکیشیا کی کسی اہم ترین شخصیت کا اغوا ہے اور اس سلسلے میں ہوٹل پیر اڈائز کے سالانہ فنکشن کا بھی اشارہ ملا تھا اس لئے میں نے تمہیں کان کیا تھا لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ ان کا مقصد اہم ترین شخصیت سے اہم ترین فائل

فون کیا ہے۔“..... دوسری طرف سے سلیمان نے معدودت بھرے لجے میں کہا۔

”اچھا۔ ٹھیک ہے۔“..... عمران نے کہا اور دوسرے ہاتھ سے کریڈل دبا کر چند لمحوں بعد کریڈل چھوڑ دیا۔ جب ثون آگئی تو اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
”اسلامک سکورٹی آفس۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”کرنل فریدی صاحب سے بات کرائیں۔“ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔“..... عمران نے اہتمائی سمجھیدہ لجے میں کہا۔
”یہ سرہولڈ آن کیجئے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
”ہیلو۔ کرنل فریدی بول رہا ہوں۔“..... چند لمحوں بعد کرنل فریدی کی آواز سنائی دی۔

”پیر مرشد کی خدمت میں خلیفہ خاص علی عمران سلام عرض کرتا ہے۔“..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے بلیک زیر وہا تھوں میں چائے کے دو کپ اٹھائے آپریشن روم میں داخل ہوا۔ اس کے ہوں پر بھی عمران کا فقرہ سن کر مسکراہٹ آگئی تھی لیکن اس نے حاموشی سے چائے کا لیکپ کیا۔ عمران کے سامنے میز پر رکھا اور دوسرے کپ اٹھانے والے پین کر کی کلہ بڑھ گیا۔

”عمران سکھا۔“ تم نے علم بخوم بھی سیکھ لیا ہے۔“..... دوسری طرف سے کرنل فریدی کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

اس کے نام کا طویل بولتا ہے۔ لیکن ایسے آدمی تو اس قسم کی وارداتوں میں ملوث نہیں، ہوا کرتے۔ ایسی وارداتیں تو سیکرٹ ہجنسیاں ہی کرتی ہیں۔ کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”محبے جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق فنک کے تعلقات اسرائیل کے اعلیٰ ترین حکام کے ساتھ اہتمائی قربی ہیں اور مرا آئندیا ہے کہ یہ واردات اسرائیل نے فنک کے ذریعے کرانے کی کوشش کی ہے۔ ولیے اس نے تمام پلاتنگ اہتمائی ذہانت کے ساتھ بنائی تھی۔ کسی کو بھی آخری لمحات تک یہ احساس نہ ہو سکا تھا کہ آنے والا اصل ارتحر میک نہیں ہے اور ان لوگوں نے اسے پاکیشیا سے باہر لے جانے کی بھی اہتمائی فول پروف پلاتنگ کی تھی اور اگر اس فائل پر اتفاق سے وہ خاص کوٹنگ نہ ہوتی اور سرد اور اسے چیک نہ کر سکتے تو پھر یہ فائل بڑی آسانی سے اسرائیل پہنچ جاتی اور اس کے ساتھ ہی پاکیشیا کا دفاع اہتمائی زبردست خطرے میں پڑ جاتا۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو فنک دوہری شخصیت کا مالک لگتا ہے۔ وہ عام بد معاش اور گینگسر بھی ہے اور ساتھ ہی ساتھ وہ سیکرٹ ہجنسی کے انداز میں بھی کام کرتا رہتا ہے۔ عمران نے اہتمائی سنجیدہ لججے میں جواب دیا۔

”میرے آدمیوں نے فاک لینڈ سے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق تو وہ عام سا گینگسر ہی ہے۔ بہر حال تمہارا تجزیہ زیادہ درست ہے۔ ایسا ہو بھی سکتا ہے۔ اس لحاظ سے تو یہ فنک اسلامی دنیا کے لئے خطرناک حیثیت رکھتا ہے۔ اس کا خاتمه ضروری ہے۔۔۔۔۔ کرنل

ہو گا۔ کرنل فریدی نے اس بار اہتمائی سنجیدہ لججے میں کہا۔ ”انہوں نے واقعی اہم ترین شخصیت کو ہی انہوں کیا ہے اور اس بنا پر وہ اس فائل کو بھی حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ لیکن اہم ترین شخصیت پاکیشیا نہیں بلکہ فاک لینڈ کی تھی۔ اس کا نام تھا آر تھر میک۔ جو فاک لینڈ کا بہت مشہور دفاعی ماہر ہے۔ عمران نے بھی اس بار سنجیدہ لججے میں کہا۔

”اوہ۔ تو یہ اس انداز میں واردات ہوئی ہے لیکن تم اس قدر جلد اس فائل تک کیے پہنچ گئے۔ کرنل فریدی نے کہا۔

”اب آپ تو پیر و مرشد ہیں۔ آپ سے تو کوئی چیز چھپائی بھی نہیں جا سکتی۔ ورنہ کوئی اور پوچھتا تو اس سے دس من مخفائی اور دو سو گز مہمل کی پگڑی لئے بغیر ہرگز نہ بتاتا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کرنل فریدی کو بتا دیا کہ فائل کو کاپی ہونے سے بچانے کے لئے اس پر خاص کوٹنگ کی گئی تھی جس سے ریز نکلتی رہتی ہیں اور اس نے کس طرح سرد اور سے مل کر ان ریز کوثریں کیا اور کس طرح یہ فائل واپس حاصل کر لی۔

”تمہاری ذہانت کبھی کبھی واقعی ناقابل یقین کارنا مے سرانجام دیتی ہے لیکن جن آدمیوں کو تم نے پکڑا ہے انہوں نے کیا کہا ہے کیونکہ فنک کے بارے میں محبے جو تازہ ترین اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق وہ فاک لینڈ کا مشہور گینگسر ہے۔ اس نے باقاعدہ سنڈیکٹ بنا یا ہوا ہے۔ خود وہ کبھی کسی کے سامنے نہیں آتا۔ لیکن فاک لینڈ میں

ہیں۔ اپنے مطلب کی بات سو میل سے سن لیتا ہے۔ اس نے آپ کی بات سن لی توجوں میں نے بڑی مشکل سے سکوپ بنایا ہے وہ بھی ہاتھ سے جاتا رہے گا۔..... عمران نے بوکھلائے ہوئے لجھے میں کہا اور دوسری طرف سے کرنل فریدی اپنی عادت کے خلاف قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

”اگر ایسی بات ہے تو پھر اپنے چیف کو میری طرف سے بتاؤ ناک“ فنک نے پاکشیا سیکرٹ سروس کو فاک لینڈ بلاںے کے لئے باقاعدہ دعوت نامہ ارسال کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور یہ دعوت نامہ پاکشیا میں بے دریغ قتل و غارت پر مشتمل ہے۔..... کرنل فریدی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔
”کہیں آپ مذاق تو نہیں کر رہے۔۔۔۔۔ اس بار عمران کا ہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

”تم جو چاہے کہتے رہو۔ میں کچھ کہوں تو وہ مذاق ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔“ کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کو اس کی باقاعدہ اطلاع مل چکی ہے۔۔۔۔۔ عمران کا ہجہ اسی طرح سنجیدہ تھا۔

”ہاں اور اسی لئے میں نے فون کیا تھا۔ فاک لینڈ میں فنک کے ایک سیکشن میں میرا نمبر موجود ہے۔ مجھے پاکشیا سے اطلاع مل گئی تھی کہ تم نے اہمیتی حریت انگریز انداز میں فائل واپس حاصل کر لی ہے اس پر میں کچھ گیا تھا کہ یہ فنک لا محالہ جہارے خلاف انتقامی

فریدی نے کہا۔

”ہاں۔ آپ کی بات درست ہے لیکن اس کے لئے آپ کو تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پاکشیا سیکرٹ سروس اس سلسلے میں ہمہی فیصلہ کر چکی ہے کہ پاکشیا کی سلامتی تک پہنچنا نہیں والے اس ہاتھ کو ہمیشہ کے لئے توڑ دیا جائے اور میں آپ کا فون آئنے پر فاک لینڈ کے بارے میں ہی فائل کا مطالعہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لجھے میں کہا۔

”اگر تمہارے چیف یہ فیصلہ کر چکا ہے تو پھر ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ کرنل فریدی نے مسکراتی ہوئی آواز میں کہا۔

”بڑی مشکل سے منایا ہے چیف کو۔۔۔ وہ تو کسی صورت مان ہی نہیں رہے تھے۔۔۔۔۔ کہتے تھے کہ اب سیکرٹ سروس عام سے بد معاشر سے لڑتی پھرے گی لیکن آپ توجانتے ہیں کہ آج کل مہنگائی اس قدر ہے کہ فارغ یہ مہما نہیں رہا جاسکتا۔ خدا خدا کر کے کوئی فائل گم ہوئی ہے اور وہ اتنی جلدی برآمد ہو گئی ہے کہ چیف صاحب کہتے ہیں کہ تم نے کیا ہی کیا ہے کہ تمہیں محاوضہ دیا جائے۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے اور دوسری طرف سے کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

”بات تو تمہارے چیف کی درست ہے کہ تم جیسے بڑے نامور سیکرٹ ایجنت اب فنک جیسے عام سے بد معاشوں سے لڑتے چھریں گے۔۔۔۔۔ کرنل فریدی نے ہنسنے ہوئے کہا۔

”ارے ارے خدا کے لئے آہستہ بولیئے سچیف کے کان بڑے لمبے

"تمہیں کیسے اندازہ ہوا کہ وہ ٹریس ہو چکا ہے"..... کرنل فریدی
نے حریت بھرے لجھ میں کہا۔

"اس قدر اہم ترین معلومات حاصل کرنے والے آدمی کو طیارہ تباہ
ہونے کے بعد لازماً ٹریس کر لیا گیا ہو گا"..... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے افسوس ہے کہ اسے ٹریس کر لیا گیا اور اس کی لاش
سرک پر پڑی ہوئی پائی گئی"..... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کی بے حد ہربانی کرنل صاحب کہ آپ نے
پاکیشیا کے بے گناہ شہریوں کو ہلاکت سے بچانے کی کارروائی کی۔ اب
میں اس فنک سے خود ہی نہت لوں گا"..... عمران نے انتہائی سنجیدہ
لچھ میں کہا۔

"پاکیشیا چونکہ اسلامی ملک ہے اس لئے اس کے شہریوں کو اس
طرح کی ہلاکت سے بچانا میرا فرض تھا جو میں نے ادا کر دیا ہے۔ اس
کے علاوہ اگر تم کہو تو فنک کے خلاف میں خود کوئی کارروائی
کروں"..... کرنل فریدی نے کہا۔

"نہیں پیر و مرشد۔ اس سے میں خود نہت لوں گا۔ آپ بڑے آدمی
ہیں۔ آپ کا ایسے گھٹیا مجرموں کے مقابل آنا درست نہیں ہے"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوے۔ خدا حافظ"..... دوسری طرف سے کرنل فریدی نے کہا
تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

کارروائی کرے گا۔ سہ تاچھے میں نے اپنے مخبر کو الرٹ کر دیا تھا اور پھر
مجھے اطلاع مل گئی کہ فنک نے اپنے ایک خاص زیر و گروپ کو پاکیشیا
بھجوایا ہے تاکہ وہ وہاں جا کر بے دریغ قتل و غارت کرے اور اس بات
کی باقاعدہ تشهیر کی جائے کہ کافرستان نے فنک گروپ کی خدمات
حاصل کر لی ہیں کہ پاکیشیا میں مسلسل قتل و غارت اور تباہی مچائی
جائے تاکہ پاکیشیا سیکرت سروس فنک سنڈیکیٹ کے خاتمے کے لئے
فاک لینڈ آنے پر مجبور ہو جائے اور اسے ہبھاں ختم کر دیا جائے جبکہ اس
کی عدم موجودگی میں پاکیشیا سے اس فائل کو حاصل کرنے کا مشن
دوبارہ سرانجام دیا جائے۔ مجھے جسے ہی یہ اطلاع ملی میں فوراً ہی حرکت
میں آگیا اور پھر میرے آدمیوں نے وہ طیارہ فضائیں ہی تباہ کر دیا جس
میں فنک کے زیر و گروپ کے افراد پاکیشیا آرہے تھے۔ یہ لوگ چار ٹرڈ
ٹیارے کے ذریعے پاکیشیا آرہے تھے اور طیارہ بھی فنک کی ہی اپنی
ذاتی کمپنی کا تھا اس لئے میں نے طیارہ تباہ کر دیا تاکہ یہ لوگ پاکیشیا
جا کر منصوبے کے مطابق بے گناہ افراد کو ہلاک نہ کر سکیں اور تمہیں
فون کا کرنے کا مقصد بھی ہی تھا کہ تمہیں اس صورت حال سے آگاہ کر
دیا جائے۔ اب جبکہ تم بنے بتا دیا ہے کہ تمہارے چیف نے فنک کے
خلاف کام کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے تو میں مطمئن ہو گیا ہوں۔"۔ کرنل
فریدی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کا وہ مخبر اب بھی وہاں کام کر رہا ہے یا ٹریس ہو چکا ہے"۔
عمران نے کہا۔

"آپ کی چائے تو نہنڈی ہو گئی ہو گی۔ اسے دوبارہ گرم کر لاؤ۔"..... بلیک زیرونے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ کرنل فریدی کی گرم گرم باتیں سن کر اب مزید کسی گرمی کی گنجائش نہیں رہی۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور چائے کی پیالی اٹھا کر اس نے بڑے بڑے گھونٹ لینے شروع کر دیئے۔

"کیا واقعی آپ فنک کے خلاف کام کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ آپ نے مجھے تو بتایا نہیں۔"..... بلیک زیرونے کہا۔

"فاک لینڈ کی فائل میں اسی لئے دیکھ رہا تھا۔ فنک کے بارے میں جو معلومات میں نے مختلف ۶ جنسیوں سے حاصل کی ہیں ان سب کے مطابق فنک ایک عام سا بدمعاش ہے لیکن جس ذہانت سے اس نے دفاعی فائل حاصل کرنے کی پلاتانگ کی ہے اس سے مجھے اس بات پر نیشن نہ آ رہا تھا کہ فنک ایک عام سا بدمعاش ہو سکتا ہے ویسے بھی عام سے بدمعاش اس قسم کی دفاعی فائلوں کو حاصل کرنے کے لئے کام نہیں کیا کرتے لیکن کسی طرف سے بھی کوئی اطلاع نہ مل رہی تھی جس سے یہ ثابت ہو جاتا کہ اس کا تعلق حکومت سے ہے لیکن اب کرنل فریدی کی بات سن کر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ فنک دراصل اسرائیلی اہمیت ہے اب دیکھو اس نے فائل حاصل کرنے کا جو پلان دوبارہ بنایا ہے وہ بھی اس کی اہمیتی ذہانت کو ظاہر کرتا ہے۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہے اس کی عدم

موجودگی میں ہبھاں آسانی سے کارروائی کر سکے اور چونکہ فاک لینڈ میں اس کا سندھیکیت بے حد مضبوط ہے اس لئے اسے یقین ہے کہ وہ آسانی سے ہبھاں سیکرٹ سروس کا خاتمه کر دے گا اور اس بات سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ ہبھاں اس کا مخبری کا نظام خاصاً طاقتور ہے کہ اسے ہبھاں پہنچے معلوم ہو گیا ہے کہ فائل کی برآمدگی کی کارروائی پاکیشیا سیکرٹ سروس نے کی ہے اور ایسے نظام رکھنے والے لوگ صرف بدمعاش نہیں ہو اکرتے۔"..... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ آپ کی وجہ سے اسے معلوم ہوا ہے کیونکہ آپ کے متعلق تو شاید اب دنیا کا ہر آدمی جاننے لگ گیا ہے کہ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہیں۔"..... بلیک زیرونے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہی ہوا ہو گا لیکن اس سے اس کی مخبری کے نظام کی طاقت کا تو پتہ چلتا ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"لیکن آپ وہاں جا کر کیا کریں گے۔ کیا فنک کے بدمعاشوں سے لڑیں گے۔ ان کے کلب وغیرہ تباہ کریں گے اگر ایسا ہے تو اس سے کیا فائدہ ہو گا۔"..... بلیک زیرونے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میرا خیال ہے کہ چیف حضرات کے ذہن کسی بین الاقوامی سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں کہ ایک جیسے خیالات ہی سب کے ذہنوں میں آتے ہیں۔ فنک ایک سنیڈیکیٹ کا چیف ہے۔ اس نے بھی یہی سوچا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہبھاں آئے گی تو اس کے بدمعاشوں سے

”میں واقعی ہی بات سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں نے فنک کے بارے میں جو معلومات حاصل کی ہیں ان میں ایک اہم بات یہ سامنے آئی ہے کہ فنک کی ایک لڑکی فاک لینڈ کی ایک یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہے اور وہ ویس ہو سٹل میں ہی رہتی ہے اور دیک اینڈ پرلپنے والد سے ملنے جاتی ہے اور فنک بھی چاہے پورا ہفتہ کہیں بھی رہے لیکن دیک اینڈ پرلوہ ہر صورت میں اپنی لڑکی جس کا نام دینا بتایا گیا ہے سے ملنے اپنی رہائش گاہ پر ضرور پہنچ جاتا ہے۔ ہمارا مقصد صرف فنک کا خاتمہ ہے اس لئے یہ کام اس کی لڑکی کے ذریعے کرایا جاسکتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے اس بار سخیدہ لجھے میں بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ آپ اس لڑکی کے سیک اپ میں دوسری عورت بھیج دیں گے جو فنک کو ہلاک کر دے گی لیکن جیسے ذہین آدمی نے لامحالہ اس بارے میں بھی انتظامات کر رکھے ہو گے۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”ایسا سوچتا تو اہتمائی حماقت ہے بلیک زیرو۔۔۔۔۔ میں نے کوئی فاصلہ بات نہیں کی۔۔۔۔۔ ایک آئیڈیا ہی بتایا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں ایک تجویز پیش کروں۔۔۔۔۔ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اچانک بلیک زیرو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

لڑتی پھرے گی اور تم سیکرٹ سروس کے چیف ہو۔۔۔۔۔ تم نے بھی ہی بات کی ہے۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اور آپ کر بھی کیا سکتے ہیں۔۔۔ آپ کے سامنے کوئی مشن تو ہو گا نہیں۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

”فنک نے جس طرح اہتمائی فہانت سے پلاتنگ بنا کر پاکیشیا کی اہم ترین فائل حاصل کی تھی ایسے آدمی کا خاتمہ ہی سب سے بڑا مشن ہے بلیک زیرو۔۔۔ اس بار تو اس کا مشن ناکام ہو گیا ہے لیکن ضروری نہیں کہ آئندہ بھی وہ ناکام رہے۔۔۔۔۔ عمران نے اس بار سخیدہ لجھے میں کہا۔

”آپ کی بات درست ہے۔۔۔۔۔ ایسے آدمی کا خاتمہ پاکیشیا کے مفاد میں ہے لیکن آپ کو تو وہ لوگ پہچانتے ہیں۔۔۔ ظاہر ہے جیسے ہی آپ وہاں سے روانہ ہوں گے ویسے ہی انہیں اس کا علم، ہو جائے گا اور پھر پورے فاک لینڈ کے بد معاش وہاں آپ کو گھیرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تم جو کچھ سوچ رہے ہو۔۔۔۔۔ وہ میں سمجھ رہا ہوں کہ سیکرٹ سروس فاک لینڈ پہنچ کر خواہ بد معاشوں سے الجھتی رہے گی لیکن ایسا نہیں ہوگا۔۔۔ صرف ایک آدمی کے ہلاک کرنے کے مشن کے لئے سیکرٹ سروس کو حرکت میں لانا ہی سیکرٹ سروس کی توہین ہے اور کم از کم میں تو ایسی توہین کا سوچ نہیں سکتا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار انس پڑا۔

ٹھیک ہے اس معاملے میں زیادہ گہرائی میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایک گروپ کو لے کر کھلے عام ہاں پہنچ جاتا ہوں تم ہاں دوسرے گروپ کے ساتھ محتاط رہنا۔ عمران نے اس طرح طویل سانس لیتے ہوئے کہا جیسے اس نے اچانک سب باتیں سوچا چھوڑ کر کوئی فیصلہ کر لیا ہو۔

”میرے خیال سے یہ بہتر ہے گا۔..... بلیک زیرونے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”کیسی تجویز۔ کھل کر بات کرو۔..... عمران نے کہا۔

”آپ سب ہاں رہیں۔ میں فاک لینڈ چلا جاتا ہوں۔ وہاں فنک کو ٹریس کر کے اس کا خاتمہ کر دوں گا۔ فنک آپ کے بارے میں تو جانتا ہے لیکن میرے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔..... بلیک زیرونے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ تم اکیلے ہاں جا کر کچھ نہیں کر سکو گے۔ فاک لینڈ میں فنک کی جو حیثیت ہے اور جس طرح اس کے آدمی ہاں کام کر رہے ہیں اس کا مجھے کچھ کچھ اندازہ ہے۔ اس قسم کے سندھیکیت اہتمائی نظرناک ہوتے ہیں۔ ان کی دہشت عام لوگوں پر اس قدر ہوتی ہے کہ لوگ بھی خوف کی وجہ سے ان کے مخبر بن جاتے ہیں اور فنک بٹ تو اہتمائی طاقتوں سندھیکیت ہے البتہ اس کا یہ حل ہو سکتا ہے بڑ سروس کا ایک گروپ ہاں باقاعدہ جائے اور ہاں فنک لیست کے خلاف کام شروع کر دے جبکہ دوسرا گروپ خفیہ رہ کر بٹ کے خاتمے کے لئے کام کرے۔ اس طرح فنک بھی مطمئن ہو جائے گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کی سوچ کے عین مطابق جال میں پھنس گئی ہے۔..... عمران نے کہا۔

”لیکن پھر ہاں بھی تو سیکرٹ سروس کو کام کرنا پڑے گا کیونکہ فنک کا منصوبہ تو یہی ہے کہ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس ہاں پہنچے تو وہ اپنے آدمی ہاں بھجوادے۔..... بلیک زیرونے کہا۔

”ہاں ہاں بھی سیکرٹ سروس کا رہنا ضروری ہے۔ بہر حال

جواب دیا۔

”باس۔ ر تمہین نے جو زیر و گروپ پا کیشیا بھجوایا تھا اسے راستے میں ہی ختم کر دیا گیا ہے اور یہ کام اسلامک سکورٹی کونسل کے کرنل فریدی کی طرف سے ہوا ہے۔“..... رابرٹ نے کہا تو فنک بے اختیار چونک پڑا۔

”کرنل فریدی کی طرف سے۔ لیکن اس کا اس سارے معاملے سے کیا تعلق ہے۔“..... فنک نے حریت بھرے لبجے میں کہا۔

”پا کیشیا اسلامی ملک ہے ماسٹر اور کرنل فریدی اسلامک سکورٹی کونسل کا چیف ہے۔“..... رابرٹ نے جواب دیا۔

”کیسے معلوم ہوا کہ یہ کام کرنل فریدی کا ہے۔“..... فنک نے اس بار قدرے سخت لبجے میں کہا۔

”ر تمہین کے گروپ میں اس کا مخبر موجود تھا ماسٹر۔ زیر و گروپ جس چار ٹرڈ طیارے پر پا کیشیا جا رہا تھا اس چار ٹرڈ طیارے کو فضائیں ہی تباہ کرا دیا گیا اور وہ آدمی اس کی اطلاع کرنل فریدی کو ایک خاص ساخت کے ٹرانسپیٹر دے رہا تھا کہ اسے پکڑ دیا گیا اور پھر تشدد کے بعد اس نے یہی بتایا ہے کہ چہلے بھی جو مشن پا کیشیا میں ناکام ہوا ہے اس میں بھی کرنل فریدی کا ہاتھ ہے اور اب بھی زیر و گروپ کے وہاں خاتے کے بارے میں اس نے ہی کرنل فریدی کو اطلاع دی تھی۔“
را برٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا وہ مخبر ابھی زندہ ہے۔“..... فنک نے پوچھا۔

فنک اس وقت اپنے محل میں موجود میز کے بیچھے کری پر بیٹھا ہوا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی نج اٹھی اور فنک نے فائل سے نظریں ہٹانے بغیر ہاتھ بڑھا کر رسیور انٹھا یا۔

”یہ۔“..... فنک نے کہا۔

”را برٹ آپ سے بات کرنا چاہتا ہے ماسٹر۔“..... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی موڈ بائی آواز سنائی دی۔

”بات کراؤ۔“..... فنک نے محضرا الفاظ میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”را برٹ بول رہا ہوں ماسٹر۔“..... چھد لمほں بعد رسیور سے ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

”بولو۔“..... فنک نے اسی طرح فائل پر نظریں جمائے ہوئے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اگر آپ حکم دیں تو جس طرح کرتل فریدی نے زیر و گروپ کے طیارے کو فضائیں تباہ کر دیا ہے اسی طرح اس طیارے کو بھی فضا میں تباہ کر دیا جائے جس میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت سفر کر رہا ہے۔“ رابرٹ نے کہا۔

”نہیں رابرٹ۔ میں ان کے شایان شان موت انہیں دیکھنا چاہتا ہوں۔ ابھی تم لوگ صرف ان کی نگرانی کرو گے انہیں یہاں پہنچ کر کچھ کے مطابق کرتل فریدی براہ راست آپ کے خلاف میدان میں نہیں آ رہا۔ البتہ اس نے پاکیشیا میں عمران کو فون کر کے اسے آپ کے متعلق بتا دیا ہے اور عمران نے اسے بتایا ہے کہ وہ آپ کے خلاف کام کرنے کے لئے فاک لینڈ آ رہا ہے اور ماسٹر۔ ابھی چند لمحے یہ اطلاع کنفرم بھی ہو گئی ہے۔ علی عمران اپنے چار ساتھیوں سمیت فاک لینڈ کے لئے پاکیشیا سے روانہ ہو گیا ہے۔“ رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ کا مطلب ہے ماسٹر کو وہ جو کچھ کرتے رہیں۔ ان کو کچھ نہ کہا بانے۔“ رابرٹ کے لمحے میں حریت تھی۔

”نہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے۔ تم اور تمہارا گروپ ان کی نگرانی کرے گا جبکہ جیکب گروپ یہاں ان کے مقابلے پر اترے گا۔ جیکب کو میرا حکم ہے چار دینا کہ میں چاہتا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمه اس کے ہاتھوں ہو۔“ فنک نے کہا۔

”میں ماسٹر۔ میں سمجھ گیا ہوں۔“ رابرٹ نے کہا تو فنک نے رسیور رکھ دیا لیکن رسیور رکھتے ہی فون کی گھنٹی نج اٹھی تو فنک نے دنک کر ایک بار پھر رسیور اٹھایا۔

”میں۔“ فنک نے کہا۔

”نہیں ماسٹر۔ وہ تشدد کے دوران ہلاک ہو گیا ہے۔“ رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ ہمارے خلاف دو گروپ کام کر رہے ہیں۔“ فنک نے کہا۔

”کرتل فریدی کے بارے میں اطلاع ملنے کے بعد ہم نے اپنے طور پر یہاں موجود کچھ لوگوں سے معلومات حاصل کر لی ہیں ان معلومات کے مطابق کرتل فریدی براہ راست آپ کے خلاف میدان میں نہیں آ رہا۔ البتہ اس نے پاکیشیا میں عمران کو فون کر کے اسے آپ کے متعلق بتا دیا ہے اور عمران نے اسے بتایا ہے کہ وہ آپ کے خلاف کام کرنے کے لئے فاک لینڈ آ رہا ہے اور ماسٹر۔ ابھی چند لمحے یہ اطلاع کنفرم بھی ہو گئی ہے۔ علی عمران اپنے چار ساتھیوں سمیت فاک لینڈ کے لئے پاکیشیا سے روانہ ہو گیا ہے۔“ رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”گذ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہماری پلاتنگ کامیاب جا رہی ہے۔“ فنک نے سکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن ماسٹر۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس صرف چار افراد پر مشتمل تو نہیں ہوگی۔“ رابرٹ نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کے بعد لا محال ان کا انتقام لینے کے لئے باقی افراد بھی یہاں پہنچ جائیں گے۔ اس طرح پوری سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہو جائے گا۔“ فنک نے

ہبھاں کا ہر آدمی اس کا دشمن ہو گا اور میں جب چاہوں گا ایک اشارے سے اس کا اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دوں گا۔..... فنک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آج تک تمہارے متعلق مجھ سمت سب کی یہی رائے تھی کہ تم اہتمامی فیں آدمی ہو۔ لیکن آج پہلی بار مجھے احسان ہو رہا ہے کہ تم دنیا کے سب سے بڑے احمد ہو۔..... زارش نے اہتمامی درشت لجھ میں کھالتو فنک کا پچھہ بگڑ سا گیا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں سر۔..... فنک نے ایسے لجھ میں کہا جسے ہدی مشکل سے اپنے آپ پر کنٹرول کر کے بول رہا ہو۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ جسے تم اپنے بد معashوں کے ہاتھوں مردا ناچلتے ہو۔ اس کو مارنے میں اسرائیل کی تمام بجنیاں، ایکریمین، گریٹ لینڈ، ولیمٹن کارمن اور نجانے کس کس ملک کی سیکرت بجنیاں اور سیکرت ایجنٹس ناکام رہے ہیں اور نجانے کتنی بین الاقوامی مجرم تنظیمیں یہی حسرت لئے خاک میں مل گئی، ہیں۔ وہ ہزار آنکھیں اور ہزار دماغ رکھنے والا ایک ایسا عفریت ہے جس کا کوئی توڑھی نہیں ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ وہ صرف اس لئے فاک لینڈ آپا ہے کہ اسے کسی نہ کسی طرح اطلاع مل گئی ہو گی کہ فاک لینڈ میں اسرائیل کی تحری ایکس لیبارٹری کام کر رہی ہے اور تم اس کے انچارج ہو۔ وہ لا محالہ تمہارے ذریعے اس لیبارٹری کا کھون لگالے گا اور پھر تمہارے ساتھ ساتھ اس لیبارٹری کو بھی تباہ کر دے گا اور تم جانتے ہو

"ماسٹر۔ اسرائیل سے جاب زارش آپ سے فوری بات کرنا چاہتے ہیں۔ دوسری طرف سے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا۔ بات کراؤ۔..... فنک نے چونک کر کہا۔

"ہیلو زارش بول رہا ہوں۔..... چند لمحوں بعد ایک تحکماۃ آواز سنائی دی۔

"یہ سر۔ میں فنک بول رہا ہوں۔..... اس بار فنک کا لجھ خاصاً مودباث تھا۔

"فنک۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا میں تمہارا مشن ناکام ہو گیا ہے اور اب عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ فاک لینڈ آرہا ہے تاکہ تمہیں ٹریس کر کے تمہارا خاتمہ کر سکے۔..... زارش کا لجھ سردا تھا۔

"آپ کی اطلاع درست ہے لیکن فاک لینڈ اسے میں نے خود بلوایا ہے۔..... فنک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"خود بلوایا ہے۔ کیا مطلب۔ کیوں بلوایا ہے۔..... زارش کے لجھ میں حریت تھی۔ اور جواب میں فنک نے اسے پوری تفصیل بتا دی۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ وہ ہبھاں اگر تمہارے دو ٹکے کے بد معashوں سے لڑتا پھرے گا اور تمہارے سندیکیت کے لوگ اس کا خاتمہ کر دیں گے۔..... زارش کے لجھ میں بے پناہ تلخی تھی۔

"یہ سر ہبھاں آنے کے بعد اس کی موت میری مٹھی میں ہو گی۔

”آپ کا بے حد شکر یہ جواب کہ آپ نے وہاں میری حمایت کی۔ لیکن میں آپ کے اس فیصلے کو تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہوں۔ میرا نام فتنک ہے اور میں اس طرح ایک آدمی سے چھپ کر نہیں بٹھ سکتا۔ آپ زیادہ سے زیادہ میری موت کا حکم صادر کر دیں گے۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔ میں اپنا تحفظ کر سکتا ہوں۔ لیکن یہ بتاؤں کہ اگر اسرائیل کے کسی امجدت نے مجھ پر حمد کرنے کی کوشش کی تو اسرائیل کی لیبیاڑی ایک لمحے میں جل کر راکھ ہو جائے گی۔“ فتنک نے تیز لمحے میں کہا تو دوسری طرف چند لمحوں تک خاموشی طاری رہی۔ ”کیا تم اسرائیل سے بغاوت کر رہے ہو۔“ چند لمحوں بعد زارش کی صحیحتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”نہیں۔ لیکن میں اس طرح اسرائیل کے ہاتھوں کھلوانا بھی نہیں بن سکتا کہ جب چاہیں مجھے آف کر دیں اور جب چاہیں مجھے آن کر دیں۔“ فتنک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”دیکھو فتنک۔ تم اسرائیل کے ایک اچھے امجدت ہو۔ ہم نہیں چاہتے کہ تم اس عمران کے ہاتھوں صالح ہو جاؤ۔“ اس بار زارش کا لہجہ چھٹے سے نرم تھا۔

”یہ تو وقت بتائے گا کہ کون کس کے ہاتھوں صالح ہوتا ہے۔ بہ حال یہ بات طے ہے کہ میں اس عمران کا اور پوری سیکرٹ سروس کا خاتمه کر دوں گا پھر آپ سے بات کروں گا۔“ فتنک نے تیز لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

کہ اس لیبیاڑی میں بنتے والے ہتھیار پر اسرائیل نے اپنی بقا کا انحصار کر رکھا ہے۔ زارش کے لمحے میں بے حد تلنی تھی۔

”نہیں سر۔ ایسا نام ممکن ہے۔ پورے فاک لینڈ میں میری ذات کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ لیبیاڑی ہے بھی ہی یا نہیں۔ اسے کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔“ فتنک نے جواب دیا۔

”نہیں۔ اس معاملے میں ہم کوئی رسک نہیں لے سکتے۔ اس لیبیاڑی اور اس ہتھیار پر اسرائیل کے مستقبل کا انحصار ہے۔ اس لئے تم ایسا کرو کہ عمران کے فاک لینڈ پہنچنے سے پہلے پہلے اسرائیل شفت ہو جاؤ۔ فوری طور پر بغیر کوئی لمحہ صالح کئے اور یہ رعایت بھی صرف تمہارے لئے ہے ورنہ تمہاری جگہ کوئی دوسرا ہوتا تو ہم اسے ان حالات میں زندہ بلانے کی بجائے اسے ہلاک کر دینا زیادہ بہتر سمجھتے۔“ زارش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا یہ آپ کا حکم ہے۔“ فتنک نے ہونٹ بھینختے ہوئے کہا۔

”صرف میرا ہی نہیں ہے بلکہ تمام اعلیٰ حکام کا فیصلہ ہے۔ جیسے ہی ہمیں یہ اطلاع ملی کہ عمران فاک لینڈ تمہارے خلاف کام کرنے آ رہا ہے تو فوری طور پر ہنگامی میٹنگ کال ہوئی اور پھر طویل بحث مبارکہ کے بعد جو فیصلہ ہوا وہ تم تک میں پہنچا رہا ہوں ویسے بیشتر حکام کا خیال تھا کہ تمہیں ہلاک کر دیا جائے لیکن میں نے اس کی مخالفت کی اور پھر میرے ٹھووس دلائل کی وجہ سے تمہاری زندگی نج گئی۔“ زارش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اسرائیلی حکام کو بھی علم ہو جائے گا کہ فنک کیا حیثیت رکھتا ہے۔..... فنک نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر فائل پر نظر سے جمادیں۔ اس کا پھرہ تیزی سے پر سکون ہوتا چلا گیا۔

”نانسف۔ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ فنک کے ناخدا بن گئے ہیں۔“ - فنک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انٹھایا اور فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پر لیس کر دیا۔

”یں ماسٹر۔“..... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

”رابرت سے بات کراؤ۔“..... فنک نے تیز لجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی۔

”یں۔“..... فنک نے رسیور انٹھاتے ہوئے کہا۔

”رابرت بول رہا ہوں ماسٹر۔ آپ نے یاد کیا تھا۔“..... دوسری طرف سے رابرت کی آواز سنائی دی۔

”سنور رابرت۔“ میں نے اپنا ہلا فیصلہ تبدیل کر دیا ہے۔ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کو کوئی موقع نہیں دیا جائے گا۔ پورے سنڈیکیٹ اور تمام شعبوں کو ریڈالرٹ کر دو اور انہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کی فوری ہلاکت کی کال دے دو۔ اب چاہے اس کا طیارہ فضا میں ہی تباہ کر دیا جائے یا اس کا خون زمین پر بہاؤ۔ میں اس کی اور اس کے ساتھیوں کی فوری ہلاکت چاہتا ہوں اور تم بھی سن لو اور تمام سیکشنز کو بھی بتاوینا کہ جو بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے میں ناکام رہا وہ موت کے گھاث اتار دیا جائے گا۔ اٹ از فائل آرڈر۔“..... فنک نے اہتمائی تیز لجے میں کہا۔

”اب میں دیکھوں گا کہ عمران مزید کتنے سانس لیتا ہے اور اب ان

نشست پر بیٹھا ہی تھا کہ صدر نے سوال کر دیا تھا۔

"خاک چھاتنا"..... عمران نے مختصر سا جواب دیا اور ایک بار پھر نشست سے سرٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔

"لیکن چھانٹی تو آپ ساتھ لائے نہیں"..... صدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں۔

"کیا وہاں نہیں ملے گی"..... عمران نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔
"کہاں"..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خاک لینڈ میں - یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جہاں خاک ہو وہاں چھانٹی نہ ہو"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تو آپ خاک لینڈ جا رہے ہیں"..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ جدید دور ہے مسٹر صدر سعید - اب وہ قدیم زمانہ نہیں کہ سینڈ لینڈ میں جا کر لیلی لیلی پکارنا پڑے - اب تو خاک لینڈ کا دور ہے جہاں خاک بھی مل جاتی ہے اور لینڈ بھی"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو صدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"جب آپ سے کوئی بات بن نہ کے - تب پھر آپ اس انداز میں بات کر دیتے ہیں جیسے آپ کی بات میں بڑے گہرے راز پوشیدہ ہوں - جدید دور - خاک اور لینڈ - کیا معنی ہوا"..... صدر نے ہنسنے ہوئے کہا۔

"خاک جانتے ہو کے کہتے ہیں"..... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب - فاک لینڈ میں ہمارا مشن کیا ہے"..... صدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ سب اس وقت ہوائی جہاز کی نشستوں پر برآ جمان تھے اور جہاز فضائی اہتمامی تیز رفتاری سے فاک لینڈ کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ عمران کے ساتھ صدر، تنور، کیپشن شکیل اور خادر تھے۔ جو لیا اس بارٹیم کے ساتھ نہ آئی تھی۔ اس لئے صدر عمران کے ساتھ والی نشست پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ سب اپنے اصل چہروں میں تھے اور انہیں پاکیشیا سے روائے ہوئے کئی گھنٹے گزر رکے تھے اور فاک لینڈ کے دارالحکومت سان تک ہمچنے میں اب تھوڑا سا وقت رہ گیا تھا۔ عمران سارے عرصے میں نشست سے سرٹکا نے خرانے ہی لیتا رہا تھا جبکہ دوسرے ساتھی رسائل کے مطالعے میں مصروف رہ کر وقت گزار رہے تھے۔ اب سے تھوڑی درجہ بیلے عمران نے آنکھیں کھولیں اور پھر انہ کر وہ باقاعدہ روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔ باقاعدہ روم سے واپس آکر وہ

صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔ لیکن اسی لمحے ایک ایرہو سٹش تیزی سے ان کی سیٹوں کے قریب آئی۔

”آپ کا نام علی عمران ہے۔“ اس نے صفر نے مخاطب ہو کر کہا۔

”جی نہیں۔ ان کا نام علی عمران ہے۔“ صفر نے مسکراتے ہوئے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”خوبصورت ہو تو مجھے بتا دینا تاکہ میں دونوں آنکھیں کھول دوں۔“ قبول صورت ہو تو ایک آنکھ اور اگر بد صورت ہو تو پھر میری طرف سے تم خود دیکھ لینا۔“ عمران نے اسی طرح آنکھیں بند کئے کہے پا کیشیائی زبان میں صدر سے کہا۔

”ان کو جگا دیجئے ان کا فون ہے۔“ ایرہو سٹش نے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گئی۔

”اے اس کا مطلب ہے کہ اسے پا کیشیائی زبان آتی ہے۔“ عمران نے آنکھیں کھول کر اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے سیٹوں سے نکل کر پائلٹ کی بن کے ساتھ بننے ہوئے فون رومن کی طرف بڑھ گیا۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔“ عمران نے سنجیدہ لمحے میں کہا کیونکہ استاتو وہ سمجھ گیا تھا کہ کوئی اہتمامی اہم بات ہوئی ہے جس کی وجہ سے ہمارا فون کیا گیا ہے۔

”کرنل فریدی بول رہا ہوں عمران۔“ دوسری طرف سے کرنل

”مٹی کو کہتے ہیں۔“ صفر نے جواب دیا۔

”یعنی تمہیں مٹی اور خاک میں فرق کا بھی علم نہیں ہے۔“ مٹی اور چیز ہوتی ہے اور خاک اور چیز۔ مٹی کے اوپر جو دھول سی ہوتی ہے اسے خاک کہا جاتا ہے۔ لینڈ کا مطلب ہے زمین۔ یعنی مٹی کا مجموعہ۔ اس لئے خاک لینڈ کا مطلب ہوا کہ لینڈ کے اوپر موجود خاک۔ اب کچھ سمجھ میں آیا ہے کہ نہیں۔“ عمران نے ایسے لمحے میں کہا جسے اسٹاد کسی کم فہم کچھ کو سمجھاتا ہے۔

”مجھے تو اب بھی کچھ سمجھ نہیں آیا۔“ صفر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ تمہارا قصور نہیں ہے۔“ اتنی بلندی پر پہنچ کر واقعی اچھے بھلے ذہن بند ہو جاتے ہیں آسیجن کی کمی کی وجہ سے۔ جب تم خاک لینڈ پہنچو گے تو پھر تمہیں خود بخود سمجھ آجائے گی۔“ عمران نے جواب دیا اور ایک بار پھر نشست سے سر نکا کر آنکھیں بند کر لیں۔

”لیکن میں نے تو مشن کے بارے میں پوچھا تھا۔“ صفر نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

”اور میرے نے بتا دیا تھا۔“ عمران نے آنکھیں بند کئے کہ جواب دیا۔

”اس بارچیف نے جو یا کو کیوں ساتھ نہیں بھیجا۔“ صفر نے کہا۔

”تاکہ وہ خاک آلو دہ نہ ہو جائے۔“ عمران نے جواب دیا اور

دوسری طرف سے کرنل فریدی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتی ہوئے رسیور رکھ دیا اور پھر فون روم سے نکل کر واپس اپنی نشت پر آگیا۔

”کس کا فون تھا؟..... صدر نے پوچھا۔

”کرنل فریدی کا۔..... عمران نے جواب دیا تو صدر چونک پڑا۔

”کرنل فریدی کا۔ انہیں کسی معلوم ہوا کہ ہم اس طیارے میں سفر کر رہے ہیں۔..... صدر نے حیران ہو کر کہا

”یہی بات میں نے اس سے پوچھی تھی کہ ان کے ہاتھ کہیں سے جادو کا گولہ تو نہیں آگیا کہ وہ اس میں سے دیکھ لیتے ہیں۔ لیکن انہوں نے یہ بتا کر سارا مزہ کر کر دیا کہ انہوں نے چیف کو فون کیا اور چیف نے انہیں اس طیارے میں ہمارے سفر کے بارے میں بتا دیا۔..... عمران نے جواب دیا۔

”لیکن انہوں نے فون کیوں کیا تھا؟..... صدر نے کہا۔

”وہ بھی خاک لینڈ کے معنی پوچھ رہے تھے۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پھر آپ نے انہیں کون سے معنی بتائے ہیں؟..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہی جو تمہیں بتائے تھے۔ تم بلندی پر ہو۔ اس لئے تمہیں کہیں آئے لیکن وہ زمین پر تھے اس لئے انہیں سمجھ لگئے۔..... عمران نے جواب دیا اور صدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

فریدی کی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے پھرے پر حریت کے تاثرات ابھر آئے۔

”اب تو مجھے پوچھنا پڑے گا کہ کہیں آپ نے جادو تو نہیں سیکھ لیا کہ وہیں جادو کے گولے میں آپ کو سب کچھ نظر آ جاتا ہے۔..... عمران نے کہا۔

”میں نے تمہیں پاکیشیا کاں کیا تھا۔ وہاں سے تمہارے چیف نے بتایا ہے کہ تم سیر کرنے فاک لینڈ جا رہے ہو۔ بہر حال تمہارے لئے ایک اہم اطلاع ہے کہ تمہاری فاک لینڈ روائی کا علم قنک کو ہو گیا ہے اور قنک نے تمہاری فوری ہلاکت کا حکم دے دیا ہے اور اب فاک لینڈ میں اس کا پورا استذکیست حرکت میں آچکا ہے اور ہو سکتا ہے کہ فاک لینڈ ایر پورٹ پر ہی تم پر ہلا جملہ ہو جائے۔ اس لئے محتاط رہنا۔..... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

”کیا آپ کا مخبر مرکر دوبارہ زندہ ہو گیا ہے؟..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نهیں۔ ایک اور مخبر میں نے پیدا کر لیا ہے۔..... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

”اگر آپ کے مخبر پیدا کرنے کی یہی رفتار رہی تو مجھے امید ہے کہ جلد ہی کرہ ارجح زیادہ بوجھ سے دب کر تحت الرشی میں جا گرے گا۔..... عمران نے کہا اور کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

”میں نے تمہیں اطلاع دینی تھی وہ دے دی۔ اب خدا حافظ۔

ہے۔..... عمران نے جواب دیا۔

” تو پھر اب کرنل فریدی نے فون پر کیا بتایا ہے جس کی وجہ سے آپ پر لیشان ہو گئے ہیں۔..... صدر نے کہا۔

” مجھے معلوم تھا کہ قنک کا پاکیشیا میں مخبری نظام موجود ہے اس لئے میں جان بوجھ کر لپٹنے اصل چہرے کے ساتھ وہاں سے براہ راست فاک لینڈ کے لئے چلا تھا تاکہ فاک لینڈ کے دار الحکومت سان پنج کر ہمارا زیادہ وقت ضائع نہ ہو اور قنک کے آدمی ہم پر حملہ کریں یا انگریز کریں تو ان کے ذریعے ہم اپنا مشن تیزی سے آگے بڑھائیں لیکن اب کرنل فریدی نے بتایا ہے کہ قنک نے اپنے سنڈیکیٹ اور دیگر گروپس کو ہم سب کی فوری ہلاکت کا حکم دے دیا ہے اور بقول کرنل فریدی ہو سکتا ہے کہ یہ کارروائی سان کے ایرپورٹ سے ہی شروع ہو جائے اور قنک سنڈیکیٹ کا جس طرح سان میں ہو لڑ ہے اس صورت حال میں ہمیں وہاں سنھلنے کا بھی موقع نہ ملے گا۔ اگر جہاز نے سان پہنچنے سے بہتے اب راستے میں کہیں رکنا ہوتا تو ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہ ہوتا۔ اب جہاز براہ راست سان ایرپورٹ پر لینڈ کرے گا اور وہاں وہ لوگ موجود ہوں گے جن کے متعلق ہمیں کچھ بھی معلوم نہ ہو گا جبکہ ان لوگوں کے پاس تھیں ہمارے ہلیوں کی تفصیلات موجود ہوں گی اور سنڈیکیٹ کے لوگوں کی فطرت ہوتی ہے کہ وہ بے دھڑک کام کرتے ہیں۔ ان کے دلوں میں قانون کے خوف نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی۔..... عمران نے جواب دیا۔

” مطلب ہے کہ آپ کو اس طرح پر اسرار بننے میں لطف آتا ہے۔..... صدر نے کہا۔

” میرا خیال ہے کہ میں پر اسرار بن سکتا ہوں لیکن اب کرنل فریدی کے فون کے بعد مجھے احساس ہو رہا ہے کہ اس اسرار کو اب پر کرنا میرے بس کی بات نہیں ہے۔..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو صدر بے اختیار چونک پڑا۔

” کیا مطلب۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔..... صدر کے لئے میں تشویش نمایاں تھی۔

” ہاں اور اب میں جھیں باتاتا ہوں کہ ہمارا اصل مشن کیا ہے۔..... عمران نے اس بار سمجھیدہ لمحے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے تفصیل پہنچادی۔

” یعنی ہم نے اس قنک کو ٹریس کر کے ختم کرنا ہے۔۔۔۔۔ بس یہی مشن ہے۔..... صدر نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

” ہاں یہی مشن ہے۔۔۔۔۔ قنک کے بہت سے روپ ہیں۔۔۔۔۔ وہ ایک عام بد محاشر بھی ہے۔۔۔۔۔ گینگسٹر بھی ہے۔۔۔۔۔ سسکنگ اور الیے ہی دوسرے جرام میں بھی ملوث ہے۔۔۔۔۔ اس کا باقاعدہ سنڈیکیٹ ہے جسے قنک سنڈیکیٹ کہا جاتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمارا اسرائیلی انجمنت بھی ہے اور اس کے لئے بھی اس کے پاس کوئی خصوصی گروپ موجود ہے اور فائل حاصل کرنے میں ناکام ہونے پر اس نے اسے دوبارہ حاصل کر لئے جو پلاتنگ کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ فہیں آدمی

پریشانی کی بجائے گھرے سکون کے تاثرات تھے۔

" عمران صاحب۔ میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے "۔ اچانک کچھ دیر بعد صدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا لیکن عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

" میں کہہ رہا ہوں کہ میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے اسے سن تو لیں "..... اس پار صدر نے قدرے جھنجلانے ہوئے لجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے عمران کا بازو پکڑ کر اسے آہستہ سے جھوڑ بھی دیا۔ " اوه کیا ہوا۔ کیا سان ایرپورٹ آگیا ہے "..... عمران نے آنکھیں کھولتے ہوئے چونک کر کہا۔

" کیا مطلب کیا آپ سو گئے تھے لیکن آپ تو کہہ رہے تھے کہ آپ لائچہ عمل سوچ رہے ہیں "..... صدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" لائچہ عمل سوچنے سے نہیں بننا کرتے۔ موقع محل کے مطابق خود بخود بن جاتے ہیں۔ میں نے تو تمہیں اس لئے یہ بات کہی تھی کہ تم مجھے ڈسرٹ بند کرو اور میں اطمینان سے سان ایرپورٹ پہنچنے تک سو لوں۔ لیکن تم نے پھر بھی مجھے جگا دیا "..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ کا ذہن اور اعصاب واقعی حریت انگیز ہیں۔ یہ سب حالات معلوم ہونے کے باوجود آپ اس طرح اطمینان سے سور ہے ہیں جیسے سان ایرپورٹ پر مشین گنوں کی گولیوں کی بجائے ہم پر چھولوں کی بارش کی جائے گی والی ہو "..... صدر نے قدرے حریت بھرے لجے میں

" یہ لوگ بہر حال ایرپورٹ سے باہر ہی ہوں گے اور ہم باہر جانے سے چہلے ماں سک میک اپ وغیرہ کر لیں گے "..... صدر نے قدرے پریشان سے لجے میں کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ وہ اندر ہی موجود ہوں۔ لیکن میں نے تمہیں یہ سب کچھ اس لئے نہیں بتایا کہ تم پریشان ہو جاؤ۔ میرا مطلب صرف اتنا ہے کہ تم ہوشیار اور محاط رہو۔ لپنے ساتھیوں کو بھی آگاہ کر دو۔ ابھی سان ایرپورٹ آنے میں تقریباً ایک گھنٹہ موجود ہے اور میں اس دوران اس سلسلے میں کوئی لائچہ عمل سوچنے کی کوشش کرتا ہوں "۔ عمران نے کہا اور ایک بار پھر اس نے سیٹ کی پشت سے سر نکایا اور آنکھیں بند کر لیں جبکہ صدر سیٹ سے انہما اور اس نے عقبی سیٹ پر کیپشن شکل کے ساتھ بیٹھے ہوئے خاور کو اپنی سیٹ پر پہنچنے کا اشارہ کیا تو خاور اٹھ کر اس کی سیٹ پر آگیا اور صدر اس کی جگہ بیٹھ گیا اور پھر اس نے تختہ طور پر کیپشن شکل کو سب کچھ بتا دیا۔ خاور بھی مذکور بات چیت سنتا رہا۔

" تنور کو بھی بتا دو "..... صدر نے سیٹ سے انٹھتے ہوئے کیپشن شکل سے کہا اور کیپشن شکل نے مذکور عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تنور کو اشارہ کیا تو تنور اٹھ کر اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا جب کہ صدر تنور کی جگہ جا کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بار پھر اپنی سیٹوں پر بیٹھ گئے لیکن اب سب کے چہرے سنتے ہوئے تھے۔ عمران مسلسل آنکھیں بند کئے ہوئے تھا لیکن اس کے چہرے پر

کہا۔

"موت کا جو لمحہ مقرر ہے وہ مقرر ہے۔ پھر اس سلسلے میں پریشانی کیسی۔ عمران نے بڑے مطمئن سے لمحے میں کہا۔

"اس انداز میں آپ ہی سوچ سکتے ہیں۔ بہر حال میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے کہ ہم ایئر پورٹ پر پہنچ کر بکھر جائیں اور پھر عام راستے کی بجائے عیحدہ عیحدہ کسی خاص دوسرے راستے سے باہر چلے جائیں اور پھر کسی جگہ اکٹھے ہو جائیں"..... صدر نے کہا۔

"اس کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ ایئر پورٹ پر پہنچ کر جو صورت حال ہو گی ویسے ہی کر لیا جائے گا۔ ہو سکتا ہے کہ ہمارے خدشات ہی سرے سے غلط ثابت ہوں۔ اسی لئے تو میں تم لوگوں کو تفصیل نہیں بتایا کرتا کہ تم لوگ خواہ مخواہ پریشان ہو جاتے ہو۔ میرا مقصد صرف اتنا تھا کہ تم ہوشیار اور محاط ہو جاؤ"..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر پشت سے سرنگ کیا اور آنکھیں بند کر لیں۔

دفتر کے انداز میں بجے ہوئے ایک بڑے کمرے میں بجھے ہوئے قالین پر ایک لمبے قد اور قد رے بھاری جسم کا آدمی مسلسل ٹہل رہا تھا وہ بار بار کلانی پر بندھی ہوئی اپنی کھڑی کو دیکھتا اور پھر ٹہلنا شروع کر دیتا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کی بجائے تجسس کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ بار بار میز پر رکھے ہوئے ایک خصوصی ساخت کے ٹرانسیسیزر کی طرف بھی دیکھتا اور اسے خاموش پڑا دیکھ کر وہ دوبارہ ٹہلنا شروع کر دیتا۔ یہ رابرٹ تھا۔ فنک کا نمبر ٹو۔ جبے فنک سنڈیکیٹ میں چیف کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ فنک کے بعد وہ سب سے زیادہ با اختیار آدمی تھا اور فنک سنڈیکیٹ کے تمام گروپس اس کے کنٹرول میں رہتے تھے ایک لحاظ سے وہ فنک کا دست راست تھا۔ وہ مسلسل ٹہلے چلا جا رہا تھا کہ اچانک میز پر موجود ٹرانسیسیزر سے سیٹی کی تیز آولٹ سنائی دی اور وہ یہ

میں آنے لگے لیکن ان میں سے کوئی بھی عمران یا اس کا ساتھی نہ تھا۔ ہم انتظار کرتے رہے کہ شاید آخر میں وہ لوگ آئیں لیکن جب آخری مسافر بھی وہاں پہنچ گیا اور اسیگریشن کاؤنٹر کو اس کر گیا تو میں بے حد حیران ہوا۔ میں نے کوچرا اسکوارڈ سے بات کی تو پتہ چلا کہ ان حیلوں پر مشتمل پانچ افراد کسی کوچ میں بیٹھے ہی نہیں۔ ہم نے مزید پڑتاں کی تو استاد پتہ چلا کہ پانچ ایشیائی افراد پائلٹ سپیشل کار میں بیٹھے کر پائلٹس آفس کی طرف گئے ہیں وہاں سے معلوم ہوا کہ پائلٹ انہیں لے آیا تھا اور اس نے انہیں اپنے خاص دوست بتایا تھا پھر اچانک پائلٹ سمیت وہ سب کہیں غائب ہو گئے۔ مزید پڑتاں پر پتہ چلا کہ پائلٹ انہیں اپنے خصوصی راستے سے نکال کر لے گیا ہے۔ پائلٹ کی رہائش گاہ کو چیک کیا گیا تو وہاں پائلٹ مردہ پڑا پایا گیا اور وہ پانچوں غائب ہیں۔ اور مار تھر نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں کسی طرح طیارے میں ہی اس بات کی اطلاع مل گئی تھی کہ ہم ان کے استقبال کے لئے ایئر پورٹ پر موجود ہیں۔ بہر حال، ہم نے انہیں ہر حال میں اور فوری طور پر ختم کرنا ہے۔ تم ایسا کرو کہ پورے دارالحکومت میں ان کی تلاش شروع کراؤ۔ تمام مخبر گروپس کو حرکت میں لے آؤ۔ تمام ہوٹلز چیک کرو اور ایسی رہائش گاہیں بھی چیک کرو جہاں سیاح ٹھہرتے ہیں۔ کوئی جگہ مت چھوڑ اور پھر حصے ہی ان کا کلیوٹے۔ انہیں گولیوں

آواز سن کر اس طرح اچھلاجی سے اس کے پیر میں اچانک کسی پنجھونے ڈنک مار دیا ہو۔ پھر وہ تیزی سے میز کی طرف بڑھا۔ اس نے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسیسٹر کو انٹھایا اور اس کا ایک بٹن دبادیا۔ اس بٹن کے دبئے ہی اس میں سے مسلسل نکلنے والی سیٹی کی آواز بند ہو گئی اور اس کی جگہ ایک انسانی آواز سنائی دی۔
"ہیلو۔ مار تھر کا نگ چیف۔ اور۔ بولنے والے کا ہجھ مود بان تھا۔

"میں۔ چیف اینڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اور۔ رابرت نے تحکماں لجھ میں کہا۔
"چیف۔ عمران اور اس کے ساتھی اہتمامی حیرت انگریز طور پر ایئر پورٹ سے نکل گئے ہیں۔ اور۔ مار تھر نے جواب دیا تو رابرت ایک بار پھر اچھل پڑا۔
"کیا کہہ رہے ہو مار تھر۔ کیا تم نے انتظامات نہیں کئے تھے۔

اوور۔ رابرت نے حلق کے بل پچھتے ہوئے کہا۔
"پورے انتظامات کئے تھے چیف۔ ہم نے اسیگریشن سے لے کر پسنجراونج تک اپنے آدمی متعین کئے ہوئے تھے۔ ان سب کو ان کے حلقے بتایے گئے تھے۔ ایئر پورٹ سے یہ کنفرم ہو گیا تھا کہ ان حیلوں کے پانچ افراد جہاز میں موجود ہیں۔ اس لئے ہم ان پر فائز کھونے کے لئے پوری طرح تیار تھے۔ میں خود اسیگریشن ڈیسک کے قریب موجود تھا پھر پسنجر کو چیزوں اور جہاز کے مسافران سے اتر کر اسیگریشن

"یس"..... چند لمحوں بعد فنک کی آواز سنائی دی۔

"رابرٹ بول رہا ہوں ماسٹر"..... رابرٹ نے اہتمائی مودبانت لجے میں کہا۔

"بولو"..... دوسری طرف سے تختیر سا جواب دیا گیا۔

"ماسٹر۔ محض ان اور اس کے ساتھی ایرپورٹ پر ہمارے آدمیوں سے نجع کر نکل گئے ہیں لیکن اب ہم انہیں شہر میں تلاش کر رہے ہیں"..... رابرٹ نے قدرے ہے ہونے لجے میں کہا۔

"تفصیل بتاؤ"..... دوسری طرف سے فنک نے کہا تو رابرٹ نے مار تھر سے ملنے والی پوری تفصیل دوہرا دی۔

"تم نے وہ طیارہ کیوں نہیں تباہ کرایا"..... فنک نے سرد لجے میں کہا۔

"جب آپ نے حکم دیا ماسٹر تو طیارہ پچھلے ایرپورٹ سے روانہ ہو چکا تھا۔ فوری طور پر سمندر میں انتظامات شروع ہو سکتے تھے اور سمندر کے فوراً بعد ایرپورٹ آ جاتا ہے۔ اس لئے میں نے ایرپورٹ پر انتظامات کرانے تھے لیکن شاید انہیں ہمارے ان اقدامات کے بارے میں طیارے میں ہی اطلاع مل گئی تھی اور وہ اس انداز میں نکل گئے۔"

رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ان کے مخبر ہمارے اندر موجود ہیں جنہوں نے انہیں ایسی اطلاع دی"..... فنک نے کہا۔

"اگر واقعی ایسا ہوا ہے ماسٹر۔ تو ان افراد کے قتل کے بعد ان

سے اڑا دو۔ اور" رابرٹ نے کہا۔

"یس چھیف میں نے پہلے ہی اس کے احکامات دے دیتے ہیں۔ وہ کسی صورت بھی ہم سے نجع نہیں سکتے۔ اور"..... مار تھر نے جواب دیا۔

"وہ اہتمائی خطرناک امکنث ہیں اور لا محالہ انہوں نے میک اپ وغیرہ کر لیا ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ یہاں کوئی خاص گروپ ان کی مدد کرے۔ اس لئے تم نے ہر طرف سے ہوشیار رہنا ہے۔ اور"..... رابرٹ نے تیز لجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس چھیف۔ اور"..... مار تھر نے جواب دیا تو راپڈٹ نے اور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسیور اسکے پر ٹھیکانے کی وجہ پر تجسس کی جانے پر بیٹھا کیا تھا۔ کچھ درستک وہ خاموش یعنہا سوچتا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھایا اور میز پر رکھے ہوئے فون کار سیور انھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"فنک پیلس"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رابرٹ بول رہا ہوں۔ ماسٹر سے بات کراؤ"..... رابرٹ نے کہا۔ "سپیشل کوڈ پلین"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو رابرٹ نے سپیشل کوڈ دوہرا دیئے۔

"ہولڈ آن کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

حکم کی تعمیل ہو جائے گی۔..... رابرٹ نے باعتماد لجھے میں کہا۔
اوکے۔..... دوسری طرف سے فنک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ رابرٹ نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو رابرٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔
”یس۔..... رابرٹ نے تیز لجھے میں کہا۔

”ہائی فائی سے نار تھن بول رہا ہوں چیف۔ میرے گروپ نے ان پانچوں افراد کو تلاش کر لیا ہے لیکن وہ ایسی جگہ موجود ہیں کہ جہاں فوری طور پر ان پر ہاتھ نہیں ڈالا جاسکتا۔..... دوسری طرف سے کہا گیا تو رابرٹ چونک پڑا۔

”کیا مطلب۔ کہاں ہیں وہ۔..... رابرٹ نے حریت بھرے لجھے میں کہا۔

”فاک لینڈ کے چیف سیکرٹری سر نارمن کی رہائش گاہ پر موجود ہیں وہ لوگ۔..... نار تھن نے جواب دیا۔

”اوہ۔ کیسے معلوم ہوا۔ پوری تفصیل بتاؤ۔..... رابرٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ہمارے گروپ کو جب مار تھر نے اطلاع دی اور ساتھ ہی تفصیلات بتائیں تو ہم نے چینکنگ شروع کر دی۔ پھر ہمیں اطلاع ملی کہ پانچ ایشیائی افراد کو ایک بس میں بیٹھے دیکھا گیا ہے۔ اس بس کے کندیکٹر کو تلاش کیا گیا تو اس نے بتایا کہ پانچ ایشیائی افراد ایئر پورٹ سے بس میں سوار ہوئے اور وہ پانچوں سپیشل کالوں پر پواتست میں اتر

مخربوں کو بہر حال میں تلاش کر لوں گا لیکن فی الحال تو ہماری پوری توجہ ان کی تلاش پر مرکوز ہے۔..... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن میں نے پہلے ہی فیصلہ دے رکھا ہے کہ ناکامی کی سزا موت ہو گی۔..... فنک نے سرد لجھے میں کہا۔

”یہ ماسٹر۔ مجھے معلوم ہے لیکن پہلے اقدام کو ناکامی تو نہیں کہا جا سکتا۔ ابھی تو کھیل شروع ہوا ہے ماسٹر۔..... رابرٹ نے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ جب وہ لوگ اگر میری گردن دیوچ لیں تب میں اسے ناکامی سمجھوں۔..... دوسری طرف سے سخت لجھے میں کہا گیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ ایسی بات نہیں ہے ماسٹر۔ بہر حال وہ لوگ حد درجہ فعال اور خطرناک امیجنت ہیں اس لئے ایسا ہو گیا ہے لیکن وہ جلد از جلد مار دینے جائیں گے۔..... رابرٹ نے کہا۔

”سنورابرٹ۔ میں نے اس کے لئے اسرائیل سے براہ راست نکر لے لی ہے اس لئے اب میں حکومت اسرائیل پر یہ ثابت کر دینا چاہتا ہوں کہ میں اس عمران کا خاتمه اہتمامی کم وقت میں کر سکتا ہوں اس لئے میں تمہیں اس کام کے لئے صرف دو روزوے رہا ہوں۔ اگر دو روز کے اندر اندر ان پانچوں افراد کی لاشیں میرے سامنے نہ پہنچیں تو پھر نتیجہ تم خود جانتے ہو کہ کیا نکلے گا۔..... فنک نے کہا۔

”دروز تو ہبت ہیں ماسٹر۔ صرف چند گھنٹوں کے اندر ہی آپ کے

”اوہ۔ بچوں کی فکر مت کرو۔ صرف چیف سیکرٹری کو زندہ رہنا چاہئے کیونکہ وہ ماسنر کے اہتمائی گھرے دوست ہیں تم ایسا کرو کہ فوری انتظامات کرو اور کوئی کوئی میراثوں سے ازادو۔ مکمل طور پر تباہ کر دو اور پھر مجھے کال کرو۔ لیکن اس وقت جب ان پانچوں ایشیائیوں کی موت کی حقیقت تصدیق ہو جائے۔۔۔۔۔ رابرٹ نے تیز لمحے میں کہا۔

”یہ چیف۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور رابرٹ نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر تجسس کے تاثرات دوبارہ نمودار ہو گئے تھے لیکن اسے معلوم تھا کہ اس کارروائی اور پھر تصدیق میں بہر حال وقت تو لگے گا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے شدید ترین انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بجی تو رابرٹ نے جھپٹ کر رسیور اٹھایا۔

”یہ۔۔۔ رابرٹ بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ رابرٹ نے اہتمائی بے چین سے لمحے میں کہا۔

”نار تھن بول رہا ہوں چیف۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گئی ہے۔ وہ پانچوں ایشیائی ہلاک ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے نار تھن نے کہا۔

”پوری تفصیل سے روپورٹ دو۔۔۔۔۔ رابرٹ نے تیز لمحے میں کہا۔

”چیف۔ آپ کے حکم کے بعد میں نے فوری کارروائی شروع کی اور پھر اس کوئی کو چاروں طرف سے میزائل فائر کر کے مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا۔ فائز نگ کرنے والے تو اپنا کام کر کے چلے گئے جبکہ میں

گئے۔۔۔۔۔ پہنچ سپیشل کالونی پواتٹ پر لوگوں سے پوچھ گئے شروع کی گئی تو پتہ چل گیا کہ یہ پانچوں سپیشل کالونی کے آغاز میں واقع ایک ریستوران گئے وہاں سے ان میں سے ایک نے فون کیا اور تھوڑی در بعد ایک گاڑی ریستوران پہنچی اور وہ پانچوں اس گاڑی میں بیٹھ کر چلے گئے۔ اس گاڑی کے متعلق مزید معلوم ہوا کہ یہ چیف سیکرٹری صاحب کی سرکاری گاڑی تھی۔ میں نے اس گاڑی کے سرکاری ڈرائیور کو گھیر لیا۔ اس نے بتایا کہ سر نارمن نے اسے حکم دیا تھا کہ وہ کالونی پواتٹ پر ریستوران سے اس کے پانچ ایشیائی مہمانوں کو لے آئے پھانچہ وہ انہیں لے آیا اور سر نارمن ان سے بڑے چپاک سے ملے اور اب تک وہ پانچوں وہیں موجود ہیں۔۔۔۔۔ نار تھن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔۔۔۔۔ بڑی غلط جگہ پہنچ گئے ہیں یہ لوگ۔۔۔۔۔ لیکن ان کا فوری خاتمه ہر حالت میں ضروری ہے۔۔۔۔۔ تم ایسا کرو کہ کوئی کی سخت نگرانی کرو۔۔۔ جس وقت چیف سیکرٹری صاحب کوئی کوئی میں موجود نہ ہوں کوئی کوئی کوئی میں موجود نہ ہو۔۔۔ یا اگر یہ لوگ باہر آئیں اور چیف سیکرٹری ان کے ساتھ نہ ہو تو اس کار کو میزائلوں سے ازادو۔۔۔۔۔ رابرٹ نے کہا۔

”اس وقت چیف سیکرٹری کوئی کوئی میں موجود نہیں ہیں۔۔۔۔۔ وہ تھوڑی در پہلے اپنی کار میں کلب گئے ہیں۔۔۔۔۔ البتہ ان کے پچھے کوئی کوئی میں موجود نہیں۔۔۔۔۔ نار تھن نے جواب دیا۔

"رابرت بول رہا ہوں۔ ماسٹر سے بات کرائیں۔"..... رابرت نے کہا۔

"سپیشل کوڈ دوہرائیں۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابرت نے سپیشل کوڈ دوہرا دیا۔

"ہو لڑ آن کریں۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابرت نے ایک طویل سانس لیا۔ یہ سب کچھ بھی کوڈ تھا۔ اگر وہ یہ کوڈ پوچھنے سے بہلے دوہرا دیتا تب بھی کال کو مشکوک کجھا جاتا۔

"یہ۔"..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد فنک کی آواز سنائی دی۔

"رابرت بول رہا ہوں ماسٹر۔"..... رابرت نے مسرت بھرے لجھ میں کہا۔

"بولو۔"..... فنک نے اپنی عادت کے مطابق کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو گئی ہے ماسٹر۔"..... رابرت نے قدرے فخریہ لجھ میں کہا۔

"تفصیل سے بات بتایا کرو۔"..... فنک نے اسی طرح سرد لجھ میں کہا اور رابرت نے نار تھن کی پہلی کال سے لے کر دوسری کال تک تمام تفصیل بتا دی۔

"جب لاشیں مل گئی ہیں تو کیسے چیک ہوں گی کہ یہ واقعی وہی لوگ ہیں۔"..... فنک نے کہا۔

"ان کے مخصوص قدوقامت سے چیکنگ ہو سکتی ہے۔ اب اور تو کوئی ذریعہ نہیں ہے۔"..... رابرت نے جواب دیا۔

تصدیق کے لئے وہیں رہ گیا۔ فوری طور پر پولیس، اعلیٰ حکام اور ایمبولینس وغیرہ وہاں پہنچ گئیں اور ملبہ ہٹانا شروع کر دیا گیا۔ تھوڑی دیر بعد چھف سیکرٹری صاحب خود بھی وہاں پہنچ گئے۔ ملبہ ہٹانے والوں کے نگران نے انہیں بتایا کہ اندر سے جو لاشیں ملی ہیں وہ سب کی سب بری طرح جل گئی ہیں لیکن ان پانچوں افراد کے مخصوص قدوقامت سے انہیں ہچان لیا گیا ہے۔ یہ پانچوں لاشیں ملبہ اٹھانے والوں کو ایک ہی کمرے سے ملی ہیں۔ یہ لاشیں ایمبولینس میں ڈال کر پولیس ہیڈ کوارٹر لے جائی جا رہی تھیں کہ میں نے کارروائی کرتے ہوئے ایمبولینس کے ڈرائیور اور اس کے ساتھی کو راستے میں ہلاک کر دیا اور لاشیں ایمبولینس سے نکال کر ڈبل سیون ہنچا دی ہیں۔ اب وہ پانچوں لاشیں وہاں موجود ہیں۔ آپ اگر اپنی تسلی کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔"..... نار تھن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گذشو۔" میں مزید تسلی کر دیں گا اور ہو سکتا ہے کہ ماسٹر بھی تسلی کریں۔ ڈبل سیون کی پوری طرح نگرانی کرو۔"..... رابرت نے بڑے مسرت بھرے لجھ میں کہا۔

"یہ باس۔"..... دوسری طرف سے نار تھن نے کہا اور رابرت نے جلدی سے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

"فنک پیلس۔"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مرداش آواز سنائی دی۔

"رابرٹ بول رہا ہوں ڈاکٹر مائیکل"..... رابرٹ کا لمحہ تھکمانہ تھا
کیونکہ ڈاکٹر مائیکل کا تعلق بھی سنڈیکیٹ سے تھا۔
"اوہ یہ چیف - حکم فریلیئے"..... دوسری طرف سے ڈاکٹر مائیکل
کی آواز سنائی دی۔

ماسٹر فنک نے پانچ ایشیائی دشمنوں کا خاتمه کرنا تھا۔ وہ ایک
کوٹھی میں مل گئے۔ ہم نے میراںتوں سے وہ کوٹھی ہی اڑا دی۔ اس
طرح ان پانچوں کی لاشیں اس بڑی طرح جل گئی ہیں کہ اب ہمارے
لئے ان کی شاخت مسند بن گئی ہے۔ ہم نے اب ان کے قد و قامت
اور جسمات کے لحاظ سے اور اس بنا پر کہ یہ پانچ لاشیں اکٹھی ملی ہیں یہ
اندازہ لگایا ہے کہ یہ انہی پانچ افراد کی لاشیں ہیں جو ہمارا ثار گٹ تھے
لیکن ماسٹر فنک مکمل تصدیق چاہتے ہیں۔ اس لئے ہم نے ان پانچوں
لاشوں کو وہاں سے اٹھا کر ڈبل سیون پہنچا دیا ہے۔ ماسٹر فنک نے حکم
دیا ہے کہ آپ کو وہاں فوراً بھجوایا جائے تاکہ آپ بالوں کی جزوں یا جو
بھی دیگر طریقے ہوں ان سے چیک کر کے یہ حتی رائے دیں کہ یہ
لاشیں واقعی ایشیائی افراد کی ہیں یا مقامی افراد کی اور ماسٹر فنک یہ کام
فوری چاہتے ہیں اور ہاں یہ بھی سن لیں کہ آپ کو اہتمامی محتاط انداز
میں انہیں چیک کر کے رائے دینی ہو گی کیونکہ یہ اہتمامی سنجیدہ معاملہ
ہے۔ رابرٹ نے ڈاکٹر مائیکل کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف۔ میں محالے کی سنجیدگی کو اچھی طرح سمجھ گیا
ہوں اور میں یقینی اور حتی رائے دوں گا۔ میں ان باتوں کا سپیشلست
ہوں اور میں آواز سنائی دی۔

"ایک اور ذریعہ بھی ہے۔ ایشیائی لوگوں کے بالوں کی جزوں اور
فاک لینڈ کے مقامی افراد کے بالوں کی جزوں میں خاص طور پر بہت
فرق ہوتا ہے۔ بال جل سکتے ہیں لیکن ان کی جزوں بہر حال محفوظ ہوں
گی۔ تم ایسا کرو کہ ڈاکٹر مائیکل کو وہاں بھج دو۔ وہ ایسے معاملات کے
ماہر ہیں۔ وہ چیک کر لیں گے۔ پھر مجھے روپورٹ دینا اور ہاں۔ یہ بالوں
کی جزوں والی بات تو میرے ذہن میں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر مائیکل
کے ذہن میں اور بھی چینگ کا کوئی طریقہ ہو۔ اس لئے تم نے اسے
بھی کہنا ہے کہ وہ اپنے طور پر مکمل چینگ کر کے بتائے کہ یہ لاشیں
ایشیائی افراد کی ہیں یا مقامی افراد کی۔ پھر مجھے روپورٹ دینا۔"..... فنک
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ماسٹر واقعی بے حد فہیں آدمی ہے۔"..... رابرٹ نے بڑی اتنے
ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور ٹون کی آواز
آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"یہ۔ ایڈورڈ ہسپیال۔"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی
دی۔

"ڈاکٹر مائیکل سے بات کرو۔ میں رابرٹ بول رہا ہوں۔" رابرٹ
نے کہا۔

"یہ سر۔ ہولڈ آن کریں۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہیلو۔ ڈاکٹر مائیکل بول رہا ہوں۔"..... چند لمحوں بعد ایک باوقار
سی مردانہ آواز سنائی دی۔

تفصیل سننے لگا اور پھر اس کے چہرے پر خود بخود گھرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ یہ خبر ایک لحاظ سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت کی سرکاری تصدیق کا درجہ رکھتی تھی۔ وہ بیٹھاٹی دی دیکھتا رہا اور جب نیوز بلشن ختم ہو گیا تو اس نے ریموت کنٹرول کی مدد سے ثی دی آف کیا اور ریموت کنٹرول کو واپس میز کی دراز میں رکھ دیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دراز بند کرتا۔ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو رابرٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انٹھایا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں"..... رابرٹ نے تیز لمحے میں کہا۔

"ڈبل سیون سے یتھو بول رہا ہوں چیف۔ ڈاکٹر مائیکل آپ سے فوری طور پر بات کرنا چاہتے ہیں"..... دوسری طرف سے یتھو کی آواز سنائی دی۔

"بات کرو"..... رابرٹ نے کہا۔

"ہمیلو چیف میں ڈاکٹر مائیکل بول رہا ہوں ڈبل سیون سے" پھر لمحوں بعد ڈاکٹر مائیکل کی آواز سنائی دی۔

"میں کیا پورٹ ہے"..... رابرٹ نے اطمینان بھرے لمحے میں پوچھا۔

"سر میں نے تھی طور پر تصدیق کر لی ہے۔ یہ پانچوں لاشیں ایشیائیوں کی ہیں"..... دوسری طرف سے ڈاکٹر مائیکل نے کہا تو رابرٹ کے ہوشوں پر اطمینان بھری مسکراہٹ رکھ رہا۔

"اوے" - میں تمہاری رپورٹ ماسٹر فنک کو چہنچا دیتا ہوں"۔

ہوں"..... ڈاکٹر مائیکل نے جواب دیا۔

"اوے" - آپ فوراً ڈبل سیون پہنچ جائیں اور پھر محتاط رائے قائم کر کے وہیں سے مجھے فون کر دیں۔ وہاں کے انچارج یتھو سے آپ کہہ دینا وہ مجھ سے کال ملوا دے گا۔"..... رابرٹ نے کہا۔

"میں سر۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں یتھو کو اچھی طرح جانتا ہوں اور وہ بھی مجھے جانتا ہے"..... ڈاکٹر مائیکل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور رابرٹ نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اچھا ہے مکمل تصدیق ہو جائے تاکہ ماسٹر کی پوری طرح تسلی ہو جائے"..... رابرٹ نے رسیور رکھ کر بڑیاتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھوی اور اس میں سے ایک ریموت کنٹرول نکال کر اس نے اس کا بٹن دبایا تو سامنے دیوار میں نصب ثی دی سکرین روشن ہو گئی۔ ثی دی پر خبروں کا تازہ ترین بلشن دکھایا جا رہا تھا اور رابرٹ سکرین پر نظر آنے والا منظر دیکھ کر چونک پڑا۔ یہ ایک تباہ شدہ کوٹھی کا منظر تھا۔ ساتھ ساتھ واقعہ کی تفصیل بتائی جا رہی تھی اور رابرٹ کے بیوں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی کیونکہ یہ خبر چیف سیکرٹری کی رہائش گاہ پر ہونے والی میزائلوں کی بارش کے بارے میں نشر کی جا رہی تھی۔ رابرٹ اطمینان سے بیٹھا خبر کی تفصیلات سنتا رہا لیکن جب نیوز ریڈر نے کہا کہ چیف سیکرٹری صاحب کے پانچ ایشیائی مہمان بھی اس حملے کا شکار ہو گئے ہیں اور ان کی جلی ہوئی لاشیں بھی غائب کر دی گئیں ہیں تو وہ پھر چونک کر خبر کی

رابرت نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر تیزی سے غیر
ڈائل کرنے شروع کر دیئے تاکہ ماسٹر فنک کو ڈاکٹر مائیکل کی حتی
رانے سے آگاہ کر سکے۔

سان ایرپورٹ پر جہاز کے لینڈ کرنے میں کچھ دیر باقی تھی کہ
عمران نے جو مسلسل سیٹ سے سر کانے آنکھیں بند کئے یعنیہا ہوا تھا۔
آنکھیں کھولیں اور پھر سیٹ سے اٹھ کر وہ جہاز کے اس حصے کی طرف
بڑھ گیا جہاں جہاز کا کریو یعنیہا تھا۔ فرست کلاس اور کریو والے حصے
کے درمیان پارٹیشن تھی جس میں دروازہ لگا ہوا تھا۔ ابھی عمران اس
دروازے کے قریب پہنچا تھا کہ دروازہ کھلا اور ایک ایرہوسش تیزی
سے باہر آئی لیکن لپنے سامنے عمران کو دیکھ کر وہ ٹھٹھک کر رک گئی۔
”جی آپ اوھر“..... ایرہوسش نے قدرے حریت بھرے لجے
میں کہا کیونکہ مسافروں کا کریو والے حصے میں جانا منوع تھا اور اس
کے لئے پارٹیشن پر باقاعدہ بورڈ بھی لگا ہوا تھا۔

”سینرپانٹ میرے چھا کے ماموں کی بڑی جنمhani کے بیٹے کے
ہونے والے داماد کا حقیقی والد ہے“..... عمران نے سکراتے ہوئے

کھرے ہیں۔ ہم فنک سندیکیٹ کے چیف فنک کے خاص آدمی ہیں لیکن ہماری مجبوری ہے کہ ہم جب تک فنک کے کسی اڈے تک نہ پہنچ جائیں اس بات کا اظہار نہیں کر سکتے نہ کسی کو اطلاع دی جا سکتی ہے جبکہ فنک سندیکیٹ کے مخالف ہمیں فنک کے اڈے تک پہنچنے سے روکنے کے لئے ہمارا پہنچ ہوئے ہیں۔ وہ لوگ کاؤنٹر کے پاس موجود ہیں اس لئے مجھے ہمارا آپ کے پاس آنا پڑا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ کو خصوصی حصے کی طرف لے جانے کے لئے خصوصی کار آتی ہے اس لئے اگر آپ ہم پانچ افراد کو اپنی کار میں بٹھا کر اپنے خصوصی حصے تک لے جائیں اور پھر ایرپورٹ سے باہر نکال دیں تو ایک لاکھ ڈالر آپ کو مل جائیں گے۔..... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے مسٹر۔..... سینٹر پائلٹ نے یقین تلاج میں کہنا شروع کیا۔

آپ کو خاموش رہنے کی قیمت ادا کر دی جائے گی دس ہزار ڈالر۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر آپ نے ہمارے ساتھ تعاون نہ کیا تو ہم تو بہر حال کسی نہ کسی طرح نکل پی جائیں گے لیکن آپ کو رقم بھی نہ ملے گی اور فنک سندیکیٹ سے دشمن بھی ہو جائے گی۔..... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تھیک ہے۔ ہم تیار ہیں۔ کیوں جیکب۔..... سینٹر پائلٹ نے دوسرے پائلٹ سے کہا۔

"جی ہاں۔ ہمیں کیا اعتراض ہے لیکن میری رقم۔ وہ کب ملے

کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ ایز ہو شش شاید کچھ نہ سمجھنے کی وجہ سے آگے چلی گئی تھی کیونکہ وہ اس کے پہنچنے نہ آئی تھی۔ عمران تیزی سے کاک پٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور کاک پٹ میں داخل ہو گیا۔ جہاں سینٹر اور سینٹر پائلٹ بیٹھے ہوئے تھے۔ جہاں آٹو یونک مشیری سے چل رہا تھا۔ اور وہ دونوں اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھے آپس میں باتیں کرنے میں صرف تھے "آپ کون ہیں۔..... عمران کے اندر داخل ہوتے ہی دونوں نے بڑی طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ میں شریف آدمی ہوں۔ آپ سینٹر پائلٹ ہیں ناں۔..... عمران نے سینٹر پائلٹ کے قریب پہنچ کر بڑے نرم لمحے میں کہا۔

"جی ہاں۔ مگر ہمارا آنا منع ہے۔ بلکہ جرم ہے۔..... سینٹر پائلٹ نے خاصے گھراۓ ہوئے لمحے میں کہا۔

"کیا آپ ایک لاکھ ڈالر نقد کمانا چاہتے ہیں۔..... عمران نے جھک کر سینٹر پائلٹ کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا تو سینٹر پائلٹ یقینت چونک پڑا۔

"ہاں۔ مگر۔..... سینٹر پائلٹ نے اپنے ساتھی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جواب حیرت سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

"ہم پانچ افراد ہیں۔ ہمیں ہمارا جہاں میں ہی فون پر اطلاع ملی ہے کہ ہمارے دشمن ایرپورٹ پر ہمیں گولیوں سے اڑانے کے لئے تیار

موڑی اور پھر سرگوشی کے انداز میں اس نے پچھلی رو میں بیٹھے ہوئے دوسرے ساتھیوں کو بتا دیا۔ اس کے بعد جس طرح عمران نے پائلٹ سے بات کی تھی ایسے ہی، ہوا اور وہ ایرپورٹ سے پائلٹس کے لئے آنے والی مخصوص ویگن میں بیٹھ کر ان کے لئے مخصوص حصے میں پہنچ گئے پھر وہاں سے ایک مخصوصی راستے سے نکل کر وہ پائلٹ کی بڑی کار میں سمت سمتا کر اس کی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔

”اب میری رقم آپ مجھے دے دیں۔۔۔۔۔ پائلٹ نے کہا۔

” بالکل جتاب۔۔۔۔۔ ابھی لیں۔۔۔۔۔ ہم تو سودا نقد کرنے کے قائل ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ تنور کی طرف مژگیا۔

” تنور۔۔۔۔۔ پائلٹ صاحب کو ان کے باہتھ روم میں لے جا کر انہیں مکمل ادائیگی کر دو۔۔۔۔۔ ہماں اون ایریتے میں لین دین اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔۔ لیکن خیال رکھنا۔۔۔۔۔ نوٹوں کے گنے کی آوازیں ساتھ والے ہمسایوں کے کانوں تک نہ پہنچ سکیں۔۔۔۔۔ عمران نے تنور سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ آؤ مسٹر۔۔۔۔۔ تنور نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

” کیا مطلب۔۔۔۔۔ ہاتھ روم میں کیوں سہماں دو۔۔۔۔۔ ہاتھ روم کا کیا مطلب۔۔۔۔۔ پائلٹ نے اہتمامی حریت بھرے لجے میں کہا۔

” تم جس فلیٹ میں رہتے ہو۔۔۔۔۔ اس کی دیواریں بے حد پتلتی سی ہیں اور نوٹوں کے گنے کی آوازیں اگر ہمسایوں کے کانوں میں پڑ گئیں تو

گی۔۔۔۔۔ سینئر پائلٹ نے کہا۔
” کیا تمہیں اپنے سینئر پر اعتماد ہے۔۔۔۔۔ تو ہم انہیں دے آپ کے حصے کی رقم۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
” او کے۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ سینئر پائلٹ نے سرت بھرے لجے میں کہا۔

” ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ ہمیں آپ کی آفر منظور ہے جتاب۔۔۔۔۔ آپ ایسا کریں کہ سب سے آخر میں جہاز سے اتریں۔۔۔۔۔ جب تک ہماری ویگن آجائے گی اور ہم آپ کو اس میں سوار کر کے اپنے حصے تک لے جائیں گے اور پھر وہاں سے باہر نکال بھی دیں گے۔۔۔۔۔ لیکن رقم آپ کب اور کہاں دیں گے۔۔۔۔۔ سینئر پائلٹ نے کہا۔

” آپ ایسا کریں کہ ہمیں اپنے ساتھ اپنی رہائش گاہ پر لے جائیں اور وہاں پہنچتے ہی فون کر کے ہم رقم منگوالیں گے اور آپ کے حوالے کر کے وہاں سے چلے جائیں گے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

” او کے۔۔۔۔۔ سینئر پائلٹ نے کہا اور عمران سر نلاتا ہوا اپس مڑا اور تھوڑی در بعده اپنی سیٹ پر پہنچ گیا۔

” آپ کیوں روم گئے تھے۔۔۔۔۔ صدر نے عمران سے کہا۔
” ساتھیوں کو بتا دو کہ ہم نے اس وقت جہاز سے اترنا ہے جب تمام مسافر اتر جائیں گے اور اس کے بعد ہم نے پائلٹس کے لئے آنے والی مخصوص ویگن پر سوار ہو جانا ہے۔۔۔۔۔ سب لوگ تیار ہیں۔۔۔ عمران نے صدر سے آہستہ سے کہا اور صدر نے سر ہلاتے ہوئے گردن

طور پر ہمیں اسی بلڈنگ میں دوسرا ٹھکانہ بھی حاصل کرنا ہو گا۔ میں نے اس فلیٹ تک آتے ہوئے دو فلیٹ پہلے ایک فلیٹ کے دروازے پر تالا گا ہوا دیکھا تھا چنانچہ ہم پہلے اس فلیٹ میں مستقل ہوں گے۔ اور لئے تم ہبھاں نہ ہو۔ میں جا کر اس کا دروازہ کھولتا ہوں پھر تمہیں بلااؤں گا۔..... عمران نے کہا۔

”آپ ہبھاں نہ ہریں۔ یہ کام میں زیادہ آسانی سے کر لوں گا۔“ خاور نے کہا۔

”اوہ اچھا۔ ہاں میں تو بھول ہی گیا تھا۔ لیکن خیال رکھنا یہ پاکیشیا کے تالے نہیں ہیں۔ جن میں تمہیں مہارت حاصل ہے اور آئے روز اخبارات میں خبریں چھپتی رہتی ہیں لیکن آج تک کوئی تمہیں پکڑ نہیں سکا ہے۔ یہ فاک لینڈ کے تالے ہیں۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو خاور اور دوسرے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

”آپ نے تو خاور کو سکہ بند چور بنایا ہے تالے کھولنے والا۔“ صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ارے ارے خواہ نخواہ۔ میں نے تو ایسا نہیں کہا اور تمہیں سچ بولنا ہی تھا تو اس کے لئے میرے کاندھے کی کیا ضرورت تھی۔“..... عمران نے مصنوعی طور پر یو کھلانے ہوئے لجھے میں کہا۔

”اس کام میں میرے اسٹاڈ عمران صاحب ہی ہیں۔“..... خاور نے ہنستے ہوئے کہا اور فلیٹ قہقہوں سے گونج اٹھا اور خاور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران بھی خاور کے اس خوبصورت جواب

پھر نہ تم زندہ رہو گے اور نہ ہم۔ تنویر باقہ روم میں جا کر شاور کھول دے گا اور پھر جیسوں سے بڑے نوٹوں کی گذیاں نکال کر تمہیں دے گا اور خود باہر آجائے گا تم وہاں انہیں آرام سے گنتے رہتا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو پائلٹ سر ہلاتے ہوئے باقہ روم کی طرف مڑ گیا۔ تنویر کے بیوں پر مسکراہٹ تیر گئی اور وہ تیزی سے اس کے پیچھے باقہ روم میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی ویر بعد باقہ روم کا دروازہ کھلا اور تنویر باہر آگیا۔ اس نے اپنے عقب میں دروازہ بند کر دیا۔

”پائلٹ کو نوٹ گنتے چھوڑ کر آئے ہو نا۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہ اب قیامت تک نوٹ ہی گنتا رہے گا۔ آخر لمبی رقم ہے۔“ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران سمیت باقی ساتھی بھی مسکرا دیئے۔

”اب کیا پروگرام ہے۔“..... صدر نے کہا۔ ”وہاں سٹڈیکیٹ کے افراد جب ہمیں نہ پائیں گے تو لا محالہ وہ انکو اتری کریں گے اور انہیں معلوم ہو جانا ہے کہ ہم کس طریقے سے ہبھاں پہنچ ہیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ پائلٹ ہمارے متعلق مزید تفصیلات بتانے کے قابل نہ رہ جائے لیکن اب ہبھاں ہمارا نہ ہبھنا بھی خطرناک ہے اور دوسری بات یہ کہ ہمیں بس بھی تبدیل کرنا ہے اور ٹلیے بھی اور اس کے لئے ہمیں دو کام کرنے ہوں گے۔ ایک تو یہ کہ ہم نے فوری طور پر یہ فلیٹ چھوڑنا ہو گا لیکن اس کے ساتھ ساتھ فوری

کر دیا۔

"خاور۔ تم دروازے پر ہی رکو اور چیک کرتے رہو۔ اس پائلٹ کے فلیٹ پر اگر لوگ آئیں تو مجھے بتا دینا۔"..... عمران نے کہا اور خاور سر ملا تے ہوئے دروازے کے قریب ہی رک گیا گو دروازہ بند تھا لیکن یاہر آنے جانے والوں کے قدموں کی آوازیں اسے بخوبی سنائی دے رہی تھیں اور اسے اندازہ تھا کہ پائلٹ کا فلیٹ کتنا فاصلے پر ہے۔ اس لئے اگر کوئی اس فلیٹ کے دروازے کے سامنے رکا تو وہ قدموں کی آواز سے ہی اندازہ لگائے گا۔"..... عمران نے آگے بڑھ کر دوسرے کرے میں موجود وارڈروب کھولی۔ وہ واقعی مردانہ لباسوں سے بھری ہوئی تھی۔

"فوری طور پر کام بن جائے گا۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک لباس باہر نکال لیا۔

"اپنی اپنی پستہ کے لباس نکال لو۔ فی الحال چھوٹے بڑے کا خیال نہ رکھنا۔ انسیں بیس کافر قبیلے کے ہیں۔"..... عمران نے کہا اور لباس لے کر وہ باقاعدہ روم کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھی بھی الماری کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد عمران باقاعدہ روم سے باہر آیا تو وہ لباس بدل چکا تھا۔ اس کے بعد کیپشن شکلیں باقاعدہ روم میں داخل ہو گیا اور پھر ایک ایک کر کے ان سب نے لباس بدل لئے۔

"اب تم جا کر لباس بدل لو۔ میں یہاں دروازے پر ڈیوٹی دیتا ہوں۔"..... عمران نے خاور کے قریب جا کر کہا اور خاور سر ہلاتا ہوا

پر بے اختیار ہنس پڑا تھا۔

"میک اپ اور لباسوں کے بارے میں آپ نے کوئی تجویز سوچی ہے۔"..... صدر نے کہا۔

"تجویز کیا سوچی ہے۔"..... بس بازار جائیں گے وہاں سے لباس خریدیں گے اور ماسک میک اپ کا سامان بھی اور کسی باقاعدہ روم میں جا کر لباس بھی تبدیل کر لیں گے اور میک اپ بھی۔"..... عمران نے کہا۔

"تو پھر دوسرے فلیٹ کی کیا ضرورت تھی۔"..... ہم یہیں سے براہ راست بازار چل پڑتے۔"..... صدر نے کہا۔

"نہیں۔"..... ہم اس وقت تک اس فلیٹ میں رہیں گے جب تک سندھیکٹ کے لوگ اس پائلٹ کے فلیٹ کو چیک نہیں کر لیتے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم ان سے رکتے میں ہی نکلا جائیں۔"..... ہم تو انہیں نہیں پہچان سکیں گے لیکن وہ ہمیں پہچان لیں گے۔"..... عمران نے جواب دیا اور اسی لمحے دروازہ کھلا اور خاور اندر آگیا۔

"میں نے دروازہ کھول دیا ہے اور فلیٹ کو چیک بھی کر لیا ہے۔"..... فلیٹ کسی مرد کا ہے۔"..... وارڈروب مردانہ لباسوں سے بھری ہوئی ہے۔"..... میرے خیال میں ہمیں لباسوں کے لئے مارکیٹ میں نہ جانا پڑے گا۔"..... خاور نے کہا۔

"اوہ گڈ شو۔ آؤ۔"..... عمران نے کہا اور پھر وہ سب ایک ایک کر کے دروازے سے نکلے اور راہداری میں سے ہوتے ہوئے اس دوسرے فلیٹ میں داخل ہو گئے۔ خاور نے سب سے آخر میں اندر آگر دوڑوازہ بند

پاٹھ پر چلنے والے افراد میں سے گزرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور ابھی وہ سو دو سو گز ہی چلا ہو گا کہ اسے ایک سپرمارکیٹ نظر آگئی اور وہ اس میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی در بعد اس نے وہاں سے ریڈی میڈی میک اپ کا سامان خریدا اور سامان کے ساتھ ساتھ اس نے ڈریس سیکشن سے اپنے ناپ کا لباس بھی خرید لیا کیونکہ یہ لباس اسے قدرے ڈھینیا ڈھالا سا محسوس ہو رہا تھا۔ اپنے ناپ کا لباس خرید کروہ سپرمارکیٹ کے ایک کونے میں بنے ہوئے باٹھ رومز کی ایک قطار کی طرف بڑھ گیا اس نے ایک باٹھ روم کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور سب سے پہلے میک اپ کا سامان کھول کر اس نے تیزی سے اپنے چہرے پر مقامی میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ہاتھ خاصی تیز رفتاری سے چل رہے تھے۔ تھوڑی در بعد وہ فاک لینڈ کا مقامی آدمی بن چکا تھا۔ اس نے اپنا ہبنا ہوا لباس اتارا اور پھر خریدا ہوا لباس ہبنا کر اتارے ہوئے لباس میں موجود سارا سامان اس نے جھینٹے ہوئے سوت کی جیسوں میں متقل کیا اور پھر اتارا ہوا لباس اس نے باقاعدہ تہہ کر کے اسے ڈبے میں ڈالا۔ اس کے ساتھ ہی میک اپ کا سامان بند کر کے اس نے شاپر میں ڈالا اور باٹھ روم کا دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ تھوڑی در بعد اس نے دونوں تھیلے بیرونی دروازے کے پاس ایک سائیڈ میں بنے ہوئے روپی کے ڈرم میں ڈالے اور تیز تیز قدم اٹھاتا سڑک پر آگیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی در بعد اسے ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔

الماری کی طرف بڑھ گیا لیکن خاور کے لباس تبدیل کر لینے کے باوجود جب پائلٹ کے فلیٹ کے دروازے پر کوئی نہ رکا تو عمران نے منہ بنا لیا۔

”اب ہبنا تک انتظار کریں۔ میرا خیال ہے کہ ایک ایک کر کے نکل چلیں۔ ہم نے کوشش کرنی ہے کہ ہمارے چہرے کم سے کم لوگوں کی نگاہ میں آئیں۔ ٹرانس روڈ پر ایک ہوٹل ہے ٹرانس ہوٹل۔ ہم سب نے وہاں اکٹھے ہونا ہے۔ لیکن وہاں داخل ہونے سے پہلے ہمارے چہرے تبدیل ہو جانے چاہیں۔ تم نے کاؤنٹر پر جا کر پرنس آف ڈھمپ کا نام لینا ہے تو تمہیں مجھ تک پہنچا دیا جائے گا۔“..... عمران نے کہا۔

”کیا یہ ضروری ہے کہ تم ہم سے پہلے وہاں پہنچ جاؤ۔“..... تغیر نے کہا۔

”اگر کاؤنٹر میں پرنس آف ڈھمپ کو جانتے سے انکار کر دے تو تم نے ہال میں ہی بیٹھ جانا ہے لیکن علیحدہ علیحدہ اکٹھے نہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”لیکن ہمیں کیسے پتے چلے گا کہ تم کب آئے ہو۔ ہم کب تک وہاں بیٹھے رہیں گے۔“..... صدر نے کہا۔

”تم فکر نہ کرو۔ میں تمہیں خود ہی تلاش کر لوں گا۔“..... عمران نے کہا اور پھر دروازہ کھول کر وہ کمرے سے باہر آگیا۔ تھوڑی در بعد وہ لفت کے ذریعے نیچے ہبنا ہوا اور باہر سڑک پر آگیا۔ سڑک پر آتے ہی وہ فٹ

کر کہا تو وہ دونوں چونک پڑے۔
 ”کیا یہ ریاست فاک لینڈ میں ہے۔۔۔ ان میں سے ایک نے
 حریت بھرے لجے میں کہا۔
 ”پہلے تھی لیکن اب ہم نے اسے خلا میں شفت کر دیا ہے۔۔۔ عمران
 نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 ”سوری جتاب۔۔۔ باس دفتر میں موجود نہیں ہیں۔۔۔ مسلح دربان
 نے منہ بتاتے ہوئے کہا۔
 ”سونچ لو۔۔۔ جب میں اسے فون پر بتاؤں گا تو اس نے سب سے چھٹے
 تم دونوں کے سینوں میں گولیاں اتارنی ہیں۔۔۔ کیونکہ پرنس آف
 ڈھمپ کا اس سے ملاقات کے لئے خود آنا اس کی زندگی کا سب سے بڑا
 اعزاز ہے جس سے وہ تمہاری وجہ سے محروم ہو جائے گا۔۔۔ عمران
 نے جواب دیا تو ایک دربان نے جیب سے ایک موبائل فون نکالا اور
 اس کے کئی بٹن کیے بعد دیگرے دبادیئے۔
 ”یہ۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک دھماڑتی ہوئی آواز سنائی دی اور
 عمران یہ آواز سنتے ہی پہچان گیا کہ یہ کراون کی مخصوص آواز ہے وہ اسی
 طرح دھماڑنے کے سے انداز میں بولنے کا عادی تھا۔
 ”جیز بول رہا ہوں باس یہاں ایک مقامی صاحب آئے ہیں وہ کہہ
 رہے ہیں کہ وہ پرنس آف ڈھمپ ہیں اور آپ سے ملتا چلاہتے ہیں لیکن
 باس۔۔۔ وہ باتیں بڑی عجیب سی کرتے ہیں۔۔۔ جیز نے رک رک کر
 کہا تو دوسری طرف سے چند لمحے خاموشی طاری رہی۔

ٹرانس ہوٹل۔۔۔ عمران نے میکسی میں بیٹھتے ہوئے ڈرائیور
 سے کہا اور ڈرائیور نے اشبات میں سرپلاتے ہوئے میکسی آگے بڑھا دی
 تقریباً نصف گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد میکسی ٹرانس ہوٹل کی دو منزلہ
 عمارت کے سامنے جا کر رک گئی۔ عمران نے میز دیکھ کر کرایہ ادا کیا
 اور ساتھ ہی ٹپ بھی دی اور پھر بڑے بڑے قدم اٹھاتا ہوا وہ میں گیٹ
 کی طرف جانے کی بجائے عمارت کی دائیں طرف کو بڑھ گیا۔۔۔ یہاں آخر
 میں سیریزیاں اور پرجارہی تھیں اور سیریزیوں کے باہر دو مسلح افراد بڑے
 چوکنے انداز میں کھڑے ہوئے تھے۔

”کراون دفتر میں اکیلا ہے یا پریاں بھی ساتھ ہیں اس کے۔۔۔ عمران
 نے قریب جا کر ایک مسلح آدمی سے بڑے بے تلفاقانہ لجے میں کہا۔
 ”آپ کون ہیں۔۔۔ دونوں مسلح افراد نے چونک کر پوچھا۔
 ”اگر کراون اور موجود ہے تو اسے بتا دو کہ پرنس آف ڈھمپ
 بنفس نفیں اس سے ملاقات کے لئے تشریف لائے ہیں۔۔۔ عمران
 نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”پرنس آف ڈھمپ۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ ان دونوں نے چونک کر
 کہا۔۔۔ اب وہ دونوں بڑی حریت بھری نظروں سے عمران کو سر سے پیر
 تک دیکھ رہے تھے۔

”ڈھمپ بھوتوں یا جنوں کی ریاست نہیں ہے۔۔۔ انسانوں کی ہے۔۔۔
 کچھے۔۔۔ تم اس سے بات تو کرو۔۔۔ تمہارا باس یہاں کافی عرصہ بطور شاہی
 مہمان گزار چکا ہے۔۔۔ عمران نے ان کی حریت دیکھتے ہوئے مسکرا

کے پھرے پر حیرت کے تاثرات ابھرتے چلے گئے۔

"تم۔ تم کون ہو۔"..... اس ادھیز عمر نے دھاڑتے ہوئے لجھے میں کہا۔

"اس طرح دھاڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ آج تک فیلیا تو تمہاری اس دھاڑ سے ڈری نہیں۔ پرنس آف ڈھمپ کیسے ڈر جائے گا۔" - عمران نے منہ بناتے ہوئے اپنے اصل لجھے میں کہا تو ادھیز عمر جو کراون تھا بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ پرنس تم۔"..... کراون نے اس بار اہتمامی سرت بھرے لجھے میں ہٹلے سے زیادہ بلند آواز میں چھنتے ہوئے کہا اور دوسرے لمبے وہ اس طرح عمران کی طرف دوڑ پڑا جسے اسے انھا کر قالین پر بخُد دے گا۔

"ارے ارے۔ رک جاؤ۔ تمہاری پسلیاں کمزور ہیں۔ فیلیا کی جوتیاں کھا کھا کر۔ ایسا نہ ہو کہ ساری انہی ہی ٹوٹ جائیں اور تم کسی غار میں پڑے دھاڑتے رہ جاؤ۔"..... عمران نے تیزی سے یچھے ہستے ہوئے کہا لیکن کراون نے آگے بڑھ کر اسے دونوں بازوؤں میں جکڑ لیا اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے ایک زوردار قہقہہ نکلا۔ پھر اس نے عمران کو ایک جھٹکا دے کر فضایں انھانا چاہا لیکن دوسرے لمبے اس کا قہقہہ دم توڑتا چلا گیا کیونکہ پوری قوت لگانے کے باوجود وہ عمران کے قدم زمین سے نہ انھا سکا تھا۔

"اب۔ اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تم واقعی پرنس ہو۔"..... کراون

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کون آیا ہے۔ پھر بتاؤ۔"..... کراون نے جسے پھٹ پڑنے کے سے انداز میں کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ باس۔"..... جیز نے اس بار قدرے گھبراۓ ہوئے لجھے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پرنس آف ڈھمپ آیا ہے اور تم نے اسے وہیں روک رکھا ہے۔ اوہ۔ یونا نسنس۔ احمد۔ جلدی بھیجو۔"..... اس بار دوسری طرف سے چھنتے ہوئے لجھے میں کہا گیا۔

"یہ بس۔"..... اس بار مسلح آدمی نے تیزی سے کہا اور بہن آف کر دیا۔

"تشریف لے جائیے جا۔" ہمیں امید ہے کہ آپ ہمیں معاف کر دیں گے کیونکہ ہمارا ہٹلے آپ سے تعارف نہ تھا۔"..... مسلح آدمی نے اہتمامی لجاجت بھرے لجھے میں کہا۔

"اور آئندہ بھی شاید نہ ہو۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے سریحیوں کی طرف بڑھ گیا۔ سریحیاں چڑھ کر وہ اور ایک راہداری میں ہٹھا اور پھر تیز تیز قدم انھاتا وہ راہداری کے اختتام پر موجود بند دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دروازے کے قریب یعنی کر اس نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور عمران اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاص بڑا کمرہ تھا اور کمرے کے فرش پر بجھے ہوئے دبیں قالین پر ایک ادھیز عمر آدمی بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ دروازہ کھلنے کی آواز سننے ہی وہ ایک جھٹکے سے مڑا اور دوسرے لمبے اس

انٹھا یا اور نمبر پریس کر کے اس نے کاؤنٹر میں سے بات شروع کر دی۔
جتند لمحوں بعد اس نے رسیور کریڈیٹ پر رکھا اور واپس مزگیا۔

"ابھی تک تو کوئی نہیں آیا۔ البتہ اب جو آئے گا وہ یہاں پہنچ جائے گا۔"..... کراون نے دوبارہ سامنے والے صوف پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"گل۔۔۔ اب تم سناؤ فیلیا کی گنتی کا کیا حال ہے۔۔۔ اب بھی سو کے قریب پہنچ کر بھول جاتی ہے یا نہیں۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔۔۔ سو کے قریب جا کر بھول جانے کا کیا مطلب۔۔۔" کراون نے چونک کر حریت بھرے لجھے میں کہا۔

"اس نے خود مجھے بتایا تھا کہ جب اسے تم پر غصہ آتا ہے تو وہ تمہارے سر پر جوتیاں بر سانا شروع کر دیتی ہے۔۔۔ اور ہمیشہ تنانوے پر پہنچ کر گنتی بھول جاتی ہے اور پھر ایک سے گتنا شروع کر دیتی ہے۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لجھے میں کہا تو کراون نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔۔۔ اس کے چھرے پر یہ لفظ اداسی کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔۔۔"

"ارے ارے۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔ کیا فیلیا نے جوتیاں مارنی بند کر دی ہیں۔۔۔ پھر تو خوشی کی بات ہے۔۔۔ اداس کیوں ہو گئے ہو۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔۔۔"

"فیلیا دو ماہ پہلے ایک ایر کریش میں ہلاک ہو چکی ہے۔۔۔ کراون نے آہستہ سے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔۔۔ اس کے چھرے پر

نے شرمندہ سے انداز میں ہستے ہوئے کہا اور عمران کو چھوڑ کر بیچھے ہٹ گیا۔

"اور مجھے یقین آگیا ہے کہ تم ابھی تک کراون ہو۔۔۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کراون قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"بس ایک تم ہی ہو جس کے مقابل مجھے ہمیشہ ہی شرمندہ ہوتا پڑتا ہے درست تو بڑے بڑے ہہلوان میرے بازوؤں میں پچھنچنے لگ جاتے ہیں۔۔۔"..... کراون نے ہستے ہوئے کہا اور پھر عمران کو ساتھ لئے وہ ایک سائیڈ میں پڑے ہوئے صوفوں کی طرف بڑھ گیا۔

"کاغذی ہہلوان ہوں گے۔۔۔"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کراون ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"سب سے پہلے تو ایک کام کرو کہ ہوٹل کے کاؤنٹر پر اطلاع دے دو کہ جو کوئی بھی کاؤنٹر پر اکر پرنس آف ڈھمپ کا نام لے اسے خاموشی سے یہاں بھجوادیا جائے۔۔۔ میرے چار ساتھیوں نے آنا ہے۔۔۔"..... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔۔۔"..... کراون نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر وسیع و عریض میز کی طرف بیٹھتے ہوئے کہا۔

"پہلے کاؤنٹر میں سے پوچھ لینا کہ اب تک کسی نے یہ نام لیا ہے یا نہیں اور اگر لیا ہے اور کاؤنٹر میں نے اسے واپس بھجوادیا ہے تو وہ ہال میں موجود ہو گا۔۔۔ اسے تلاش کر کے یہاں بھجوادے۔۔۔"..... عمران نے کہا اور کراون نے اشیات میں سر ہلا دیا۔۔۔ پھر اس نے انٹر کام کا رسیور

تحالیکن بہر حال اب کیا کیا جاسکتا ہے اس نے مجبوراً کام تو کرنا ہی پڑتا ہے۔۔۔ کراون نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پڑے، ہوئے انڑکام کی گھنٹنی نج اٹھی اور کراون اٹھ کر میز کی طرف بڑھ گیا۔

"میں"۔۔۔ اس نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب آستدہ اطلاع دینے کی ضرورت نہیں ہے"۔ کراون نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ کرے کے باسیں ہاتھ پر موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"چہار ایک ساتھی آیا ہے۔ میں دروازہ کھول دوں"۔۔۔ کراون نے کہا اور پھر اس کے دروازہ کھولتے ہی تنور اندر داخل ہو۔ گواں نے مقامی میک اپ کر رکھا تھا لیکن اس نے بس تبدیل نہ کیا تھا۔ وہی بس جو اس خالی فلیٹ کی الماری سے اس نے ہبھا تھا وہی اس نے پہن رکھا تھا۔ شاید وہ اسے فٹ تھا۔ اس کے علاوہ عمران کی نظریں بھلا کیسے تنور کو نہ پہچان سکتیں۔ تنور اندر داخل ہو کر ایک لمحے کے لئے ٹھہر کر رک گیا۔

"آؤ تنور"۔۔۔ عمران نے اصل لمحے میں کہا تو تنور نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور پھر اطمینان بھرے انداز میں آگے بڑھنے لگا۔

"یہ تنور ہے۔ میرا ساتھی اور تنوریہ کراون ہے اس ہوٹل کا مالک اور میرا بہترین دوست"۔۔۔ عمران نے وہیں بیٹھے بیٹھے تنور اور کراون دونوں کا ایک دوسرے سے تعارف کرتے ہوئے کہا اور

یلخت شدید افسوس بھرے تاثرات ابھر آئے کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ کراون اور فیلیا کے درمیان اہتمائی گھرے تعلقات تھے اور فیلیا سے شادی کے بعد کراون نے کسی اور عورت کی طرف دیکھنے کی بھی قسم اٹھا رکھی تھی۔ وہ کافی عرصہ سے کراون اور فیلیا سے واقف تھا۔ کراون جہلے ایکریمیا میں رہتا تھا لیکن پھر اس نے ایکریمیا سے نقل مکانی کر کے یہاں ہوٹل بنایا کیونکہ فیلیا فاک لینڈ کی رہنے والی تھی اور اس نے کراون سے خواہش ظاہر کی تھی کہ وہ اپنے وطن میں ہی رہنا چاہتی ہے اور کراون اس سے اس قدر محبت کرتا تھا کہ اس نے فیلیا کے صرف ایک بار کہنے پر ہی ایکریمیا میں اپنا اہتمائی شاندار بزنس فروخت کر دیا اور یہاں آگیا تھا۔ اسے فاک لینڈ آئے ہوئے پانچ چھ سال ہو گئے تھے۔ ان سالوں میں عمران ولیے ہی ایک بار یہاں اس سے اور فیلیا سے ملنے آیا تھا۔ اس کے بعد اب آیا تھا۔ کراون فیلیا سے شادی کرنے سے پہلے ایکریمیا کی جرام پیشہ دنیا میں خاصا مشہور آدمی تھا لیکن فیلیا اہتمائی نیک فطرت خاتون تھی۔ اس نے کراون کو جرام کی دنیا سے باہر نکال لیا اور اپنے یہاں فاک لینڈ میں تو کراون بس ہوٹل بزنس ہی کرتا تھا اس کا کسی قسم کے جرام سے کوئی تعلق یا واسطہ نہ رہا تھا۔

"اوہ۔ ویری سیز کراون۔ مجھے فیلیا کی موت پر دلی افسوس ہوا ہے اور مجھے یہ بھی احساس ہے کہ اس کی موت سے تم پر کیا اثرات ہوئے ہوں گے۔ آئی۔ آئم۔ سوری"۔۔۔ عمران نے دکھ بھرے لمحے میں کہا۔ "شکریہ پرس۔ ایک ماہ تک تو میں اپنے آپ کو ہی نہ سنبھال سکا

میں کہا۔

”نہیں۔ مجھے سنڈیکٹ سے کوئی دلپی نہیں ہے صرف فنک سے ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”میرا تو ان سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ میں ایسی پارٹیوں سے کوئی تعلق رکھتا ہوں لیکن دارالحکومت کا فنک سنڈیکٹ سے گہرا تعلق ہے۔ ایک لحاظ سے یہاں اصل حکومت فنک سنڈیکٹ کی ہے۔ وہ جو چاہے کریں۔ کوئی ان کی طرف انگلی اٹھانے کی جرأت نہیں کر سکتا یہاں کے تقریباً تامہ ہوٹل، کلب اور بار وغیرہ سب اس سنڈیکٹ کی ملکیت ہیں لیکن فنک کبھی سامنے نہیں آیا۔ صرف اس کا نام ہر وقت دارالحکومت سان میں گونجتا رہتا ہے۔ ویسے یہاں دارالحکومت میں اس کا ایک شاندار محل ہے جسے فنک پیلس کہا جاتا ہے۔ وہ مستقل طور پر ہیں رہتا ہے۔“..... کراون نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”کیا وہ کسی فنکشن میں بھی نہیں آتا۔ حالانکہ میں نے سنا ہے کہ وہ بڑا خیرآدمی ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہی ہے۔ بے شمار فلاجی ادارے اس کے دیے ہوئے فنکز سے چل رہے ہیں لیکن اسے کبھی کسی تقریب میں نہیں دیکھا گیا میں نے بھی اسے صرف ایک بار شیلی ویژن پر دیکھا تھا جب اس کے بارے میں ایک دستاویزی فلم دکھائی گئی تھی جس میں بتایا گیا تھا کہ وہ کتنے فلاجی اداروں کو چلاتا ہے۔“..... کراون نے جواب دیا۔ اسی لمحے

کراون نے بڑے گر جو شانہ انداز میں تنور سے مصافحہ کیا۔

”اے ہاں پرنس۔ تم نے اب تک بتایا ہی نہیں کہ تم کیا چیزوں گے۔ یہ تو مجھے معلوم ہے کہ تم شراب نہیں پیتے۔ لیکن یہاں شراب کے علاوہ اور کسی مشروب کے بارے میں مجھے معلوم ہی نہیں۔“

”ابھی نہیں۔ باقی ساتھی آجائیں پھر مشروب بھی پی لیں گے اور باشیں بھی ہو جائیں گی۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کراون نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی در بعد ایک ایک کر کے صفر، کیپشن شکیل اور خاور بھی آگئے۔

”اب تم ہاٹ کافی منگوالو۔“..... عمران نے کہا اور کراون مسکراتا ہوا اٹھا اور ایک بار پھر میز کی طرف بڑھ گیا۔

”کوئی پر ابلم تو پیدا نہیں ہوا۔“..... عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا لیکن سب نے نفی میں سر ہلا دیتے۔

”میں نے آرڈر دے دیا ہے۔ میرے آدمی کسی اور ہوٹل سے ہاٹ کافی لے آئیں گے اس لئے کچھ دریر تو لگے گئے۔“..... کراون نے دوبارہ اکر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ اب تم بتاؤ کہ فنک سنڈیکٹ سے تمہارا کس قدر تعلق ہے۔“..... عمران نے کہا تو کراون بے اختیار چونک پڑا۔

”فنک سنڈیکٹ۔ کیا مطلب کیا تم یہاں فنک سنڈیکٹ کے خلاف کام کرنے آئے ہو۔“..... کراون نے اہمی حریت بھرے لمحے

محل میں کام کرتا ہے۔ نجانے اس نے کیا سُم بنا رکھا ہے۔۔۔ کراون نے کہا۔

”اس کا کوئی دست راست تو ہو گا جو فنک سٹریکٹ کو کنڑوں کرتا ہو گا۔۔۔ عمران نے کہا۔

”بے شمار گروپ ہیں اور ان سب کے عیحدہ عیحدہ باس ہیں۔ ویسے ایک آدمی رابرٹ کے بارے میں سنا ہے کہ وہ اس کا دست راست ہے۔۔۔ ویسے اس رابرٹ کے بارے میں بھی میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔ کراون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کی بیٹی وینا کس یونیورسٹی میں پڑھتی ہے اور ہوشل میں رہتی ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ہاں نیشنل یونیورسٹی میں پڑھتی ہے۔۔۔ اہتمائی معصوم سی لڑکی ہے۔۔۔ ایک باری یونیورسٹی کے فنکشن میں میں نے اسے دیکھا تھا لیکن آخر تم چلہتے کیا ہو۔۔۔ کیا تمہیں فنک سے کوئی خاص کام ہے۔۔۔ کراون نے کہا۔

”ہاں۔۔۔ میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔۔۔ عمران نے کہا۔

”نہیں۔۔۔ ایسا تو محکن ہی نہیں ہے۔۔۔ تم یہ خیال ہی دل سے نکال دو۔۔۔ کراون نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ میں کوئی اور راستہ نکال لوں گا۔۔۔ فی الحال تم ایسا کرو کہ ہمیں کوئی ایسا ٹھکانہ دے دو جس کا علم سوائے تمہارے اور کسی کو نہ ہو۔۔۔ ہاں کاریں بھی ہونی چاہتیں اور اسلخ وغیرہ بھی۔۔۔

اندر وہی دروازہ کھلا اور ایک آدمی ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔۔۔ ٹرالی پر پیٹ کافی کے برتن موجود تھے۔۔۔ بعد میں بھروسہ لمحوں بعد ہبھٹ کافی سب کو سرو کر دی گئی اور کافی لے آنے والا آدمی ٹرالی کو ایک طرف کھڑی کر کے خاموشی سے واپس چلا گیا۔

”اس کا حلیہ کیا ہے۔۔۔ عمران نے پوچھا تو کراون نے اس کا حلیہ بتادیا۔

”کیا فنک پیلس جا کر اس سے ملاقات کی جاسکتی ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”نہیں۔۔۔ وہ کسی سے ملاقات نہیں کرتا۔۔۔ چاہے وہ فاک لینڈ تو کیا ایکریمیا کا صدر ہی کیوں نہ ہو اور پیلس میں سوائے اپنی بیٹی کے اور باہر کا آدمی داخل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی وہاں فون کال ملائی جاسکتی ہے اور نہ ہی اس کا نمبر کسی ایکس چنگ میں ہے اور نہ کسی آدمی کے پاس۔۔۔ ویسے میں نے سنا ہے کہ فنک پیلس میں اس قدر زبردست حفاظتی اقدامات ہیں کہ اس کی بیٹی وینا کو اس میں داخل ہو کر اپنے باپ تک پہنچنے میں تین گھنٹے لگ جاتے ہیں اور اس دوران اس کی چینگنگ ہوتی ہے۔۔۔ کراون نے کافی کا گھوٹک لیتے ہوئے کہا۔

”اس محل میں کام کرنے والے لوگ تو آتے جاتے رہتے ہوں گے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”نہیں۔۔۔ آج تک تو کسی نے کسی بھی شخص کو نہ محل میں جاتے دیکھا ہے اور نہ باہر آتے اور نہ کسی کے متعلق معلوم ہے کہ کون اس

شامت آگئی ہے جو اس نے پرنس آف ڈھمپ پر ہاتھ ڈال دیا ہے اور کے میرے پاس ایک ایسی رہائش گاہ ہے جس کا علم مجھے اور فیلیا کے علاوہ اور کسی کو نہ تھا۔ وہاں میں اور فیلیا کبھی کبھی جا کر رہتے تھے۔ اب فیلیا تو اس دنیا میں نہیں ہے۔ ہوتی بھی تو ظاہر ہے وہ زبان نہ کھو لتی۔ وہاں دو کاریں موجود ہیں البتہ اسلجہ وہاں نہیں ہے۔ کراون نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اسلجہ یہاں مارکیٹ سے مل جائے گا۔“ عمران نے کہا اور کراون انھا اور میز کی طرف بڑھ گیا۔ وہ گھوم کر میز کی دوسری طرف گیا۔ اس نے کرسی پر بیٹھ کر میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اور اس میں سے ایک کی رنگ نکال کر اس نے دراز بند کر دی اور پھر انھنے لگا ہی تھا کہ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھصی نج اٹھی۔ کراون نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے رسیور انھا لیا۔

”یہ۔“ کراون نے سنجیدہ لجھے میں کہا۔

”باس۔ آپ کے دوست چیف سیکرٹری صاحب کی رہائش گاہ کو فنک سنڈیکیٹ والوں نے میراٹلوں سے تباہ کر دیا ہے۔ چیف سیکرٹری صاحب وہاں موجود نہ تھے اس لئے وہ نج گئے ہیں۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”چیف سیکرٹری کی رہائش گاہ پر فنک سنڈیکیٹ والوں کو حمد کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ چیف سیکرٹری نے تو کبھی فنک یا سنڈیکیٹ کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی تھی۔“ کراون نے

عمران نے کہا تو کراون بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ۔ کہیں تم فنک کے خلاف براہ راست کوئی کارروائی تو نہیں کرنا چاہتے۔“ کراون نے چونکتے ہوئے کہا۔

”اگر میرا ایسا ارادہ ہو تو پھر۔“ عمران نے ہونٹ بھینختے ہوئے خشک لجھے میں کہا۔

”تو پھر میں تمہیں اس کارروائی سے منع ضرور کروں گا کیونکہ یہ صحیح خود کشی ہے لیکن اگر تم نہ مانو گے تو پھر مجھ سے جو ہو سکے گا میں تمہاری اس معاملے میں مکمل مدد کروں گا۔“ کراون نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”یہ تمہاری عظمت ہے کہ کراون کہ تم میرے متعلق اس حد تک جانے کا سوچ رہے ہو۔ لیکن تم فکر نہ کرو۔ تمہارا درمیان میں کسی طرح کوئی حوالہ نہ آئے گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ فنک سنڈیکیٹ یہاں حد درجہ طاقتور ہے اور تمہارا اب جرائم کی دنیا سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ دیے ایک بات بتا دوں کہ ہماری یہاں آمد کا فنک سنڈیکیٹ کو علم ہو چکا ہے اور انہوں نے ایرپورٹ پر ہی ہم پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ اس وقت ہم اپنی اصل شکلوں میں تھے لیکن ہمیں پہلے اطلاع مل گئی اور ہم ان کے گھریے سے نکل گئے اور پھر ہم نے لباس بھی تبدیل کر لئے اور پھرے بھی۔ اس کے بعد علیحدہ علیحدہ یہاں آئے ہیں۔“ عمران نے کہا۔

”ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ فنک سنڈیکیٹ کی اس بار واقعی

کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”کیا مطلب“..... عمران نے چونک کر پوچھا کیونکہ ایک تو اس نے فون میں ہونے والی بات چیت نہ سکی تھی اور دوسرے وہ میز سے کافی دور بیٹھے ہوئے تھے اور پھر عمران نے اس لئے اس کال پر توجہ نہ دی تھی کہ اس کا خیال تھا کہ کراون کی کوئی بزنس کال ہوگی۔

”ابھی ایک کال آئی ہے“..... کراون نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پوری تفصیل بتادی۔

”اوہ۔ اوہ۔ واقعی تمہارا خیال درست ہے لیکن کیا چیف سیکرٹری تمہارا درست ہے“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ میرے اس سے خاصے قربی تعلقات ہیں“..... کراون نے اثبات میں سر ملا تے ہوئے کہا۔

”کیا تم اس سے رابطہ کر کے معلوم کر سکتے ہو کہ یہ پانچ ایشیائی کون تھے۔ ان کے قد و قامت وغیرہ کے بارے میں معلومات“۔ عمران نے کہا۔

”کیوں۔ تم کیوں پوچھتا چاہتے ہو“..... کراون نے چونک کر پوچھا۔

”میں صرف یہ کنفرم کرنا چاہتا ہوں کہ ان ایشیائی افراد کے قد و قامت اگر ہم سے ملتے جلتے ہوں گے تو یہ ہمارے لئے انتہائی فائدہ مند رہے گا۔ اس طرح سنڈیکیٹ اور فنک دونوں مطمئن ہو جائیں گے اور اس کے بعد ہم اٹھیناں سے اپنا کام کر سکیں گے“..... عمران سے گئے ہیں۔“..... کراون نے واپس اکر صوفے پر بیٹھتے ہوئے عمران سے

حیرت بھرے لججے میں کہا۔

”میں نے اس سلسلے میں خود جو معلومات اکٹھی کی ہیں ان کے مطابق سنڈیکیٹ والوں کو دراصل پانچ ایشیائی افراد کی تلاش تھی جو انہیں ایرپورٹ پر دھوکہ دے کر نکل گئے تھے۔ یہ پانچوں افراد چیف سیکرٹری کے مہمان بن کر ان کی رہائش گاہ پر موجود تھے جس کا علم سنڈیکیٹ والوں کو ہو گیا اور انہوں نے کوئی کو مزاٹلوں سے ہی اڑا دیا اور وہ پانچوں ایشیائی افراد بھی اس حملے میں ختم ہو گئے۔ جب پولیس نے ان افراد کی جلی ہوئی لاشیں ایجو لینس میں ڈال کر پولیس ہیڈ کوارٹر بھجوائیں تو راستے میں سنڈیکیٹ کے افراد نے ان لاشوں کو حاصل کیا اور اپنے کسی ٹھکانے پر لے گئے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ یہ لاشیں کہاں لے جائی گئی ہیں“۔ کراون نے کہا۔

”معلوم تو کیا جا سکتا ہے بس۔ لیکن اگر اس کی اطلاع سنڈیکیٹ کو ہو گئی کہ ہم ان کے معاملات میں دلچسپی لے رہے ہیں تو پھر ہمارا حشر بھی عبرت ناک ہو سکتا ہے۔“..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”ٹھیک ہے۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ جو کچھ تم نے بتایا ہے استا ہی کافی ہے۔“..... کراون نے کہا اور سیور رکھ دیا۔

”مجھے یقین ہے کہ تمہاری جگہ چیف سیکرٹری کے مہمان قربان ہو گئے ہیں۔“..... کراون نے واپس اکر صوفے پر بیٹھتے ہوئے عمران سے

بلشن نشر کیا جانے لگا اور یہ بلشن واقعی چیف سیکرٹری کی کوئی بھی پر میراںلوں کے حملے کے بارے میں تھا۔ سکرین پر کوئی بھی کے مناظر دکھانے جا رہے تھے اور پس متظر میں نیوز ریڈر مسلسل تفصیلات بتا رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی غور سے یہ سارے مناظر دیکھ رہے تھے۔ حمدہ واقعی اہتمائی خوفناک تھا۔ پوری کوئی بھی مکمل طور پر تباہ ہو گئی تھی۔ کوئی بھی میں موجود تمام افراد ہلاک ہو گئے تھے اور پھر جب لاشوں کو دکھایا جانے لگا تو عمران پوری توجہ سے ان لاشوں کو دیکھنے لگا تھوڑی دیر بعد پانچ لاشوں کے ایک گروپ کو دکھایا گیا جو کوئی بھی ہی ایک کمرے سے ملی تھیں اور مکمل طور پر اس طرح جل چکی تھیں کہ ان کی پہچان ہی مشکل ہو رہی تھی۔ نیوز ریڈنے بتایا کہ چیف سیکرٹری صاحب نے بتایا ہے کہ یہ پانچوں افراد اس کے کافرستانی دوست تھے۔ وہ کافرستان سے ہیاں تفریغ کرنے آئے تھے اور آج ہی ان کے ہمہ ان بنے تھے کہ اس حملے کا شکار ہو گئے۔ چند لمحوں بعد منظر تبدیل ہو گیا۔ ان کے قد و قامت کو مکمل طور پر تو ہمارے جیسے نہیں ہیں لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ ملتے جلتے ہیں۔..... عمران نے کہا۔

”ظاہر ہے کمکل طور پر توبہ ہی ہو سکتے تھے کہ جب ہم ان کی جگہ ہوتے۔..... صدر نے کہا اور عمران سمیت سب ساتھی بے اختیار سکرا دیتے۔

”کراون۔ کیا تم کسی طرح یہ معلوم کر سکتے ہو کہ فنک سنڈیکٹ اور خصوصاً فنک نے ان لاشوں سے کیا حصی نتیجہ نکالا ہے۔ کیا وہ قطعی

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اس طرح براہ راست پوچھنا تو اسے شک میں ڈال دے گا البتہ ہم یہاں بیٹھے بھی معلوم کر سکتے ہیں۔..... کراون نے کہا اور امتحنہ کھدا ہوا۔

”یہاں بیٹھے بیٹھے۔ کیا مطلب۔..... عمران نے حریت بھرے ہے میں کہا۔

”یہاں ہر ایک گھنٹے بعد مقامی نیوز بلینٹن ٹی وی پر نشر کیا جاتا ہے جس میں اس ایک گھنٹے کے دوران ہونے والے اہم واقعات کی تازہ ترین خبریں با تصویر نشر کی جاتی ہیں۔ چیف سیکرٹری کی کوئی بھی ہی میراںلوں کا حمدہ اہتمائی اہم واقعہ ہے اس لئے اسے لازماً نشر کیا جائے گا اور اس کی تفصیلی فلم بھی دکھائی جائے گی۔ اس فلم کے دوران ان لوگوں کے فوٹو بھی شامل ہو گے۔..... کراون نے کہا تو عمران نے اشبات میں سر ملا دیا۔ کراون اٹھا اور ایک بار پھر میز کی طرف بڑھ گیا اور اس نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے ریموٹ کنٹرول نکالا اور پھر جیسے ہی اس کے بین پریس کے ایک کونے میں موجود ٹی وی سکرین روشن ہو گئی۔ اس پر موسیقی کا پروگرام نشر ہو رہا تھا۔

”نیوز بلشن کا وقت ہونے والا ہے۔..... کراون نے کلائی میں بندھی ہوئی گھری کا وقت دیکھتے ہوئے کہا اور عمران نے اشبات میں ہلا دیا۔ کراون بھی عمران کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گیا۔ سب کی نظریں ٹی وی سکرین پر جمی ہوئی تھیں اور پھر تقریباً پانچ منٹ بعد نیوا

"لاشوں کو رابرٹ نے ایک ڈاکٹر مائیکل کے ذریعے چھیک کرایا ہے۔ یہ ڈاکٹر شاخت کرنے کے معاملات کا ماہر ہے۔ فنک نے اس ڈاکٹر کی ٹپ دی تھی اور ساتھ ہی رابرٹ کو بتایا تھا کہ شاخت کے لئے بالوں کی جزوں کو چھیک کیا جاسکتا ہے کیونکہ مقامی افراود اور ایشیانی افراد کے بالوں کی جزوں میں موجود کیمیائی مواد مختلف ہوتا ہے لیکن اس ڈاکٹر کو اور بھی بہت سے طریقے آتے ہیں اور اس نے رابرٹ کو تھی رپورٹ دے دی ہے اور فنک نے بھی ڈاکٹر مائیکل کی رپورٹ کو تسلیم کر لیا ہے۔"..... کراون نے جواب دیا۔

"ویری گذ۔ اب ہمارے سروں سے بہت بڑا بوجھ اتر گیا ہے۔ اب ہم اطمینان سے اپنا کام کر سکیں گے۔"..... عمران نے اطمینان بھرے لجھ میں کہا۔

"لیکن خیال رکھنا۔ اگر سنڈیکٹ اور فنک کو ذرا بھی شک پڑ گیا کہ تم زندہ ہو تو وہ ایک بار پھر پوری طاقت سے تم پر چڑھ دوں گے۔" تم نے دیکھا کہ وہ کارروائی کرنے میں کسی کا بھی لحاظ نہیں کرتے اور شہی وقت صائم کرتے ہیں۔ سچیف سیکرٹری بہت بڑا عہدہ ہے لیکن انہیں جیسے ہی اطلاع ملی کہ پانچ ایشیائی افراد ان کی کوئی میں موجود ہیں تو انہوں نے بغیر کسی ہمچکاہت کے چیف سیکرٹری کی کوئی کو میزانلوں سے ازادیا اور تم نے خود خبریں سنی ہیں۔ سارے شہر کو معلوم ہے کہ یہ حملہ سنڈیکٹ نے کیا ہے لیکن نیوز ریڈر بار بار نامعلوم حملہ آور کہہ رہا تھا۔"..... کراون نے کہا۔

مطمئن ہو گئے ہیں کہ انہوں نے ہمیں شکار کر لیا ہے یا نہیں۔ یہ نتیجہ ہماری آئندہ کارروائی کے لئے اہتمامی اہم ثابت ہو گا۔" عمران نے کہا۔ "میں کوشش کرتا ہوں۔ رابرٹ کے آفس میں کام کرنے والا ایک آدمی میرا گہر ادوسٹ ہے۔ میں اس سے بات کرتا ہوں۔" کراون نے کہا اور اپنے کر میز کی طرف بڑھ گیا۔ البتہ اس نے انھیں سے پہلے ریبوت کنٹرول کی مدد سے ٹی دی آف کر دیا تھا۔ میز کے پیچے کرسی پر بیٹھ کر اس نے کسی کوفون کیا اور پھر رسیور رکھ کر وہ عمران کی طرف آگیا۔

"میں نے بات کر لی ہے۔ جیسے ہی کوئی نتیجہ نکال مجھے اطلاع مل جائے گی۔"..... کراون نے کہا اور عمران نے اشبات میں سر ملا دیا۔ اس کے بعد وہ دوسری گھنٹوں میں مصروف ہو گئے پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی اور کراون اپنے کر ایک بار پھر میز کی طرف بڑھ گیا اس نے میز کے پاس جا کر رسیور انٹھا لیا۔

"یہ۔"..... کراون نے کہا۔ "اوے شکر یہ۔"..... دوسری طرف سے آنے والی بات سنتے کے بعد کراون نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ واپس مڑ گیا۔

"مبارک ہو پرنس۔ تھہارا مقصد پورا ہو گیا ہے۔"..... کراون نے تقریب آکر کہا۔

"کیے۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ یہ بہت اہم بات ہے۔"..... عمران نے کہا۔

۔ تم فکر نہ کرو کر اون۔ ہم کوئی ایسا احتمال نہیں انھائیں گے کہ جس سے ہماری جانیں خطرے میں پڑ جائیں۔ عمران نے مسکرا کر کہا۔

”وہ تو مجھے معلوم ہے میں تو دیے ہی تمہیں محتاط رہنے کا کہہ رہا تھا یہ لو کوٹھی کی چابی۔ کی رنگ کے ساتھ ٹوکن موجود ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی کام میرے لائق ہو تو تم بلا تکف مجھے فون کر سکتے ہو۔ کراون نے کی رنگ عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”شکر یہ کراون۔ عمران نے کہا اور کی رنگ لے کر وہ انھے کھدا ہوا۔

”آج بھی اب چلیں۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر کراون سے بڑے گر بجو شانہ انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے وہ سب عمران کے یچھے اس دروازے کی طرف بڑھ گئے جس سے عمران دفتر میں آیا تھا۔ کراون سیدھیوں تک انہیں الوداع کرنے آیا تھا۔

فتک کے چہرے پر اطمینان کے ساتھ ساتھ قدرے سرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسے ابھی رابرٹ کے ذریعے ڈاکٹر مائیکل کی جنم رپورٹ مل چکی تھی اور اس جنمی رپورٹ کے مطابق چیف سیکرٹری کی کوٹھی میں ہلاک ہونے والے پانچ افراد کا تعلق واقعی ایشیا سے ہی تھا اس کا مطلب تھا کہ سنڈیکیٹ والوں نے فوری کارروائی کرتے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کا فوری خاتمه کر دیا تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انھیا اور اس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پر میں کر دیا۔

”یہ ماسٹر۔ دوسری طرف سے ایک موڈبائی مردانہ آواز سنائی دی۔

”اس رائیل کے جتاب زارش سے میری بات کراو فوراً۔ فتنک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی در بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی اور فتنک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انھیا۔

اس کی تفصیلی رپورٹ دے سکوں۔۔۔۔۔ زارش نے کہا۔

”ہاں۔۔۔ کیوں نہیں۔۔۔۔۔ فنک نے کہا اور پھر اس نے رابٹ کی بتائی ہوئی تمام تفصیل اسے سنادی۔

”کیا چیف سیکرٹری سے اس بات کی تصدیق کر لی گئی ہے کہ اس کے مہمان واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے۔۔۔۔۔ زارش نے کہا۔
”اس کی ضرورت ہی کیا تھی۔۔۔ میرے آدمی ان کا تعاقب کرتے ہوئے اس کی کوئی بھی تک گئے اور پھر کوئی بھی کو اڑا دیا گیا۔۔۔۔۔ فنک نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”ان کی لاشیں تو موجود ہوں گی۔۔۔۔۔ زارش نے کہا۔

”نہیں۔۔۔ ڈاکٹر مائیکل کے تصدیق کرنے کے بعد میں نے انہیں برقراری بھی میں ڈلوادیا ہے۔۔۔ میں نے انہیں رکھ کر کرنا تھا۔۔۔ فنک نے جواب دیا۔

”لاڑ فنک۔۔۔ تم اہتمامی ذمین آدمی ہو اور تمہاری ذہانت کے سب قائل ہیں۔۔۔ میں خود بھی تمہیں اہتمامی ذمین سمجھتا ہوں۔۔۔ اس لئے میرا مشورہ ہے کہ مطمئن ہو کر بیٹھ جانے کی بجائے تم اس بارے میں مزید معلومات حاصل کرو۔۔۔ خاص طور پر اس چیف سیکرٹری سے۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ وہ پانچوں افراد کوئی اور ہوں۔۔۔ آخر دارالحکومت سان میں صرف عمران اور اس کے ساتھی ہی ایشیائی نہ ہوں گے اور ایشیائی افراد بھی تو وہاں موجود ہو سکتے ہیں اور فاک لینڈ کا چیف سیکرٹری اس طرح کھلے عام عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنا مہماں نہیں بنایا سکتا۔۔۔

”لیں۔۔۔۔۔ فنک نے کہا۔

”اسرائیل کے جتاب زارش آپ سے بات کرنا چاہئے ہیں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے اس کے پی اے کی موعد بانہ آواز سنائی دی۔

”بات کراؤ۔۔۔۔۔ فنک نے کہا۔

”ہیلو۔۔۔ زارش بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد زارش کی آواز سنائی دی۔

”تمہارے مخبروں نے تمہیں اطلاع تدوینے دی ہو گی کہ ہم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے علی عمران اور اس کے چار ساتھیوں کا اختتام کر دیا ہے۔۔۔۔۔ فنک نے بڑے اطمینان بھرے بلکہ قدرے فاغران لجھے میں کہا۔

”اوہ۔۔۔ نہیں ابھی تک تو مجھے ایسی کوئی اطلاع نہیں ملی۔۔۔ کیا واقعی ایسا ہو چکا ہے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے اہتمامی حیرت بھرے لجھے میں کہا گیا۔

”ہاں اور اس کی حقیقت تصدیق بھی کر لی گئی ہے۔۔۔۔۔ فنک نے جواب دیا۔

”یہ سب کچھ اس قدر آسانی سے اور اس قدر جلدی کیے ہو گیا۔۔۔ زارش کا ہجہ بتا رہا تھا کہ اسے فنک کی بات پر یقین نہیں آ رہا۔

”فنک اسی طرح کام کرتا ہے مائی ڈائریکٹر زارش۔۔۔۔۔ فنک نے پہلی بار قدرے سکراتے ہوئے لجھے میں کہا۔

”کیا تم اس کی تفصیل بتاؤ گے تاکہ میں اسرائیل کے اعلیٰ حکام کو

آواز سنائی دی۔

"رابرت۔ اس چیف سیکرٹری سے معلومات حاصل کی ہیں۔ وہ ان پانچ لاشوں کے بارے میں کیا کہتا ہے۔"..... فنک نے کہا۔

"جتاب۔ اس کی ضرورت ہی نہیں ہے یہ وہی پانچ افراد تھے۔ ویسے نیوز بلشن پر چیف سیکرٹری کا بیان نشر کیا گیا ہے۔ اس نے انہیں کافرستانی مہماں کہا ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ اب جھوٹ بول رہا ہے تاکہ اس کے خلاف کوئی کارروائی نہ ہو سکے۔"..... رابرت نے جواب دیا۔

"لیکن کیا دارالحکومت میں ایشیائی افراد صرف وہی عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے اور بھی تو ہو سکتے ہیں۔ کیا میزاں فائز کرنے سے پہلے ان کے علیے چیک کر لئے تھے۔"..... فنک نے کہا۔

"نہیں جتاب۔ صرف اتنی رپورٹ ملی تھی کہ پانچ افراد کو چیک کیا گیا ہے۔"..... رابرت نے کہا۔

"تم ایسا کرو۔ اس بارے میں تفصیل سے چھان بین کراؤ۔ ایسا نہ ہو کہ ہم مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں اور وہ لوگ ہمیں کوئی نقصان ہونچا جائیں۔"..... فنک نے کہا۔

"یہ ماسٹر۔"..... دوسری طرف سے رابرت نے کہا۔

"مجھے تفصیلی رپورٹ دینا۔"..... فنک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

زارش نے کہا۔

"تم خواہ مخواہ ان لوگوں سے خوفزدہ ہو۔ وہ ختم ہو چکے ہیں۔" ہم نے ہر قسم کی تصدیق کر لی ہے اور یہ کافی ہے۔"..... فنک نے اس بار قدرے ناگوار سے لجھے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم مطمئن ہو تو ٹھیک ہے۔ گذبائی۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ فنک نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"یہ لوگ نجاتے ان سے اس قدر خوفزدہ کیوں ہیں۔"..... فنک نے بڑبراتے ہوئے کہا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے فون پیس کے نیچے لگا ہوا بیٹھن دبادیا۔

"یہ ماسٹر۔"..... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"رابرت سے بات کراؤ۔"..... فنک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی در بعد فون کی گھنٹی نجٹھی اور فنک نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"یہ۔"..... فنک نے کہا۔

"رابرت آپ سے بات کرنا چاہتا ہے ماسٹر۔"..... دوسری طرف سے پی اے نے کہا۔

"بات کراؤ۔"..... فنک نے کہا۔

"رابرت بول رہا ہوں ماسٹر۔"..... چند لمحوں بعد رابرت کی مودبانہ

”کیا مطلب۔ گالیاں اور کوئے۔ یہ کیا بات ہوئی۔ صدر نے
حریت بھرے لجے میں کہا۔

”کسی شریف خاتون سے جب ہم جیسی شکلوں والے افراد جا کر ملتے
ہیں تو شریف خاتون سے کیا حاصل کر سکتے ہیں۔ یہی گالیاں اور کوئے
ہی ملیں گے۔ عمران نے بڑے معصوم سے لجے میں وضاحت
کرتے ہوئے کہا تو صدر اور خاور بے اختیار، نہ پڑے۔

”آپ کی بات تو درست ہے۔ میں نے تو اس پواست پر غور نہیں
کیا تھا۔ ہمارے میک اپ تو واقعی شریف لوگوں جیسے نہیں ہیں۔
لیکن کیا ہم میک اپ تبدیل نہ کر سکتے تھے۔ صدر نے اثبات میں
سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”پھر وینا کو خوفزدہ کیے کیا جاتا۔ پھر تو گالیوں اور کوئنوں کے
ساتھ ساتھ جو ہمیاں بھی کھانی پڑتیں۔ عمران نے جواب دیا اور کار
ایک بار پھر قہقہوں سے گونخ انٹھی۔

”اچھا میں سمجھ گیا کہ آپ یونیورسٹی کیوں جا رہے ہیں لیکن عمران
صاحب۔ وینا فنک کی اکلوتی بیٹھی ہے اس لئے لا محالہ فنک نے اس کی
حفاظت کے اہتمائی سخت انتظامات کر رکھے ہوں گے۔ ایسا بھی تو ہو
سکتا ہے کہ اسے فوری طور پر ہمارے وینا سے ملنے کی اطلاع مل جائے
اور اس کے آدمی اٹا ہماری گرد نیں پکڑ لیں۔ صدر نے کہا۔

”تمہارا کیا خیال ہے صدر۔ کیا عمران صاحب وینا کے ہوشیں
میں اس کے کمرے میں جا کر اس سے مذاکرات کریں گے تاکہ پورے

سفیدرنگ کی کارخانی تیز رفتاری سے دارالحکومت سان کی فراخ
سرک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ یہ سڑک دارالحکومت
سے باہر مسافت کی طرف جانے والی سڑک تھی اس لئے اس پر
ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھی۔ کار کے سٹریٹنگ پر عمران خود تھا جبکہ
سائیڈ سیٹ پر صدر اور عقبی سیٹوں پر کیپشن شکلیں اور خاور بیٹھے
ہوئے تھے۔ تنور کو وہ کوئی پر چھوڑ آئے تھے۔

”عمران صاحب۔ آپ اس انداز میں وینا سے مل کر اس سے کیا
حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ صدر نے کہا۔

”گالیاں اور کوئے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو
صدر کے ساتھ ساتھ عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا خاور بھی عمران کی بات
سن کر بے اختیار چونک پڑا جبکہ کیپشن شکلیں کے بیوں پر ہلکی سی
مسکراہٹ تیرنے لگی تھی۔

ہو شل کو اس ملاقات کا عالم ہو جائے۔۔۔ عمران نے لڑکیوں سے ملاقات میں سوچ کا عمل دخل نہیں ہوتا۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کو ایک بائی روڈ پر موڑ دیا جس کے ساتھ ایک جہازی سائز کا بورڈ نصب تھا جس پر نیشنل یونیورسٹی کمپس اور اس کی تفصیلات درج تھیں۔ تقریباً دس کلو میٹر آگے جا کر وہ یونیورسٹی کے انتہائی خوبصورت اور دیسیں کمپس کے فرست گیٹ پر پہنچ گئے۔۔۔ ہبھاں ایک چیک پوسٹ بنی ہوئی تھی وہاں چار مسلح افراد بھی موجود تھے جنہوں نے باقاعدہ یونیفارمز پہن رکھی تھیں۔

”جی فریلیئے۔۔۔ ان میں سے ایک نے عمران کے قریب آتے ہوئے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”مس وینا فنک سے ملتا ہے۔۔۔ ہمارا تعلق سنڈیکٹ سے ہے۔۔۔ عمران نے قدر نے بگڑے ہوئے لجھے میں کہا تو مسلح آدمی بے اختیار اچھل کر دو قدم اس طرح پہنچے ہٹ گیا جیسے اچانک اس کے پیروں میں بھی پھٹ پڑا ہو۔

”س۔۔۔ س۔۔۔ سنڈیکٹ۔۔۔ اوہ۔۔۔ آپ چیف سیکورٹی آفسیر سے کارڈ لے لیں اس کے بغیر ملاقات نہ ہو سکے گی۔۔۔ مسلح آدمی کا لجھ اس بار بھیک مانگنے والوں جیسا تھا اور عمران سر ملاتا ہوا کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترा اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا سائیڈ پر بننے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ گیا وہ مسلح آدمی بھی تیزی سے اس کے پہنچے چلتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔ کمرے میں ایک میز کے پہنچے ایک باور دی

ہو شل کو اس ملاقات کا عالم ہو جائے۔۔۔ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپشن شکیل نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

”تو پھر کیا مطلب۔۔۔ صدر نے حیران ہو کر کیپشن شکیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جبکہ عمران کے بیوں پر مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔

”میرا آئیڈیا ہے کہ عمران صاحب وینا سے فنک پیلس کی انڈورنی ساخت اور اس کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں اور وینا ظاہر ہے فنک کی بیٹھی ہے وہ ایسی معلومات آسانی سے نہیں بتائے گی۔۔۔ اس لئے اسے انزوا کیا جائے گا اور پھر اس سے پوچھ گئے کی جائے گی۔۔۔ کیپشن شکیل نے کہا۔

”تمہارا آئیڈیا ان حالات میں تو واقعی درست لگ رہا ہے لیکن یونیورسٹی کے ہو شل سے اس طرح کسی لڑکی کو انزوا کر کے لے جانا بھی آسان کام نہیں ہے۔۔۔ پورے دارالحکومت کی پولیس حرکت میں آجائے گی۔۔۔ صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پولیس کے ساتھ ساتھ فنک سنڈیکٹ بھی حرکت میں آجائے گا اور وہ بہر حال پولیس سے زیادہ فعال ہو گا۔۔۔ عمران نے لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے۔۔۔ صدر نے حیران ہو کر عمران سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

”وینا سے ملاقات کے لئے سوچنے کا کیا کام۔۔۔ خوبصورت اور نوجوان

لئے اچھا نہیں رہے گا۔ وہ اہتمائی نیک نام خاتون ہیں۔..... چیف سکورٹی آفیسر نے قدرے بچکاتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”اوہ۔ بات تو واقعی آپ کی درست ہے۔ تو پھر ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ انہیں یہاں بلوالیں۔ ہم چند منٹ ان سے بات کریں گے اور پھر واپس چلے جائیں گے۔..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا تو ہو سکتا ہے۔ لیکن انہیں کیا کہا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہماری کال پر یہاں نہ آئیں۔..... چیف سکورٹی آفیسر نے الجھے ہوئے لجھے میں کہا۔

”تو پھر میری ان سے فون پر بات کراؤ۔ میں خود انہیں یہاں بلوالوں گا۔ لیکن کال کسی علیحدہ کمرے میں ہونی چاہتے۔..... عمران نے کہا۔

”میں کال ملوا کر خود باہر چلا جاؤں گا۔ آپ یہاں اطمینان سے بات کر لیں۔..... چیف سکورٹی آفیسر نے کہا تو عمران نے اشیات میں سر ملا دیا۔ چیف سکورٹی آفیسر نے سائیڈ پر پڑا ہوا ایک رجسٹر کھولا اور اس میں درج نمبرز دیکھ کر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”میں فرست گلیٹ سے چیف سکورٹی آفیسر بول رہا ہوں۔ مس وینا سے بات کرائیں یہاں ایک صاحب موجود ہیں جو ان سے بات کرنا چاہتے ہیں۔..... چیف سکورٹی آفیسر نے کہا۔

آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے کاندھے پر المتبہ سوار لگے ہوئے تھے۔

”جی صاحب۔..... اس باور دی آدمی نے عمران کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر چونک کر پوچھا۔

”چیف۔ ان کا تعلق سندھیکیٹ سے ہے اور یہ مس وینا فنک سے ملنے آئے ہیں۔..... عمران کے جواب دینے سے ہبھٹے اس کے عقب میں اندر آنے والا مسلح آدمی بول پڑا۔ چیف آفیسر بھی سندھیکیٹ کا نام سن کر اس طرح اچھل پڑا جسیے وہ مسلح دربان اچھلا تھا۔ اس کے چہرے پر یکفت خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن خوف کے ساتھ ساتھ حریت کے تاثرات بھی شامل تھے۔

”مم۔ مم۔ مگر آج سے پہلے تو ایسا کبھی نہیں ہوا۔..... چیف سکورٹی آفیسر نے حریت بھرے لجھے میں کہا۔

”آج سے پہلے انہیں خصوصی پیغام پہنچانے کی ضرورت ہی پیش ہے۔ نہیں آئی اور سنو۔ ہم نے فوری واپس بھی جانا ہے۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم اس قسم کے تلفقات میں اسے ضائع کر سکیں۔..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”آپ ان سے فون پر رابطہ کر لیں۔ میں نمبر ملوا دیتا ہوں۔“ چیف سکورٹی آفیسر نے کہا۔

”نہیں۔ یہ اہتمائی اہم اور ذاتی پیغام ہے۔..... عمران نے جواب دیا۔

”لیکن جتاب وہاں ہو سٹل میں جا کر آپ کا مس وینا سے ملناؤں کے

قیمت پر خرید لوں گی۔ کیا آپ کے پاس ہے اس وقت"..... وینا نے اہتمائی جذباتی لمحے میں کہا۔

"یہ مس۔ ہم اسے ساتھ لے آئے ہیں لیکن ہمارا وہاں آپ کے پاس آکر ملنا اچھا نہیں لگے گا۔ آپ پلیسہاں فرست گیٹ پر تشریف لے آئیں"..... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم دیں ٹھہر دے۔ میں ابھی پہنچ رہی ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے مسکراتے ہوئے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر وہ مسکراتا ہوا کمرے سے باہر آگیا جہاں چیف سکورٹی آفیسر اور دونوں مسلح دربان موجود تھے۔

"مس وینا آرہی ہیں جہاں"..... عمران نے کہا اور چیف سکورٹی آفیسر سیر ہلاتا ہوا واپس کرے کے اندر چلا گیا۔ اس دوران عمران کے ساتھی کار سے اتر کر اس کے قریب آگئے۔

"کیا ہوا۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"..... صدر نے کہا۔

"مس وینا ہم سے ملاقات کے لئے جہاں آرہی ہیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر"..... صدر نے سر ملا کر اٹھے، ہوئے لمحے میں کہا۔

"کچھ نہیں۔ مس وینا شریف اور مخصوص لڑکی ہے اس لئے ہم اس سے بات کر کے واپس چلے جائیں گے"..... عمران نے کہا پھر تھوڑی دری بعد ایک سیاہ رنگ کی جدید ماڈل کی کار تیزی سے اندر ونی طرف سے آگر کی۔ اس کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان خوبصورت لڑکی تیزی

"وہ اپنا نام نہیں بتا رہے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ خود مس وینا سے بات کر لیں گے"..... دوسری طرف سے بات سنتے کے بعد چیف سکورٹی آفیسر نے کہا اور پھر وہ خاموش ہو گیا۔

"یہ لمحے رسیور۔ ایکس چیخ آپریٹر ابھی مس وینا سے آپ کی بات کر ا دے گا"..... چیف سکورٹی آفیسر نے اٹھ کر رسیور عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور خود وہ تیزی سے میز کے پیچے سے نکل کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"ہیلو۔ کون بول رہا ہے"..... چند لمحوں بعد ایک مترجم نسوانی آواز سنائی دی لمحے میں معصومیت تھی۔

"آپ مس وینا بول رہی ہیں"..... عمران نے نرم لمحے میں کہا۔
"ہاں۔ مگر آپ کون ہیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مس وینا۔ میرا نام ایلڈن ہے۔ میرے پاس آپ کی می کی ایک اہتمائی خوبصورت اور نایاب تصویر ہے۔ ایسی تصویر جو آپ کے والد مسٹر فنک کے پاس بھی نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کے والد اسے اچھی قیمت پر خرید لیں گے لیکن ان سے ہمارا کسی طرح رابطہ نہیں ہو رہا۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ بہت بڑے آدمی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہماری مرضی کی قیمت ہی نہ دیں۔ اس لئے ہم جہاں آئے ہیں تاکہ آپ اسے دیکھ لیں اور پھر اپنے والد سے خود بات کر لیں اور ہمیں اچھی قیمت دلوادیں"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میری والدہ کی تصویر۔ اوہ کہاں ہے میں اسے منہ مانگی

کھول کر اس میں سے ایک چھوٹا سا پیکٹ نکالا اور پیکٹ وینا کی طرف بڑھا دیا۔

”یجھے۔ اطمینان سے دیکھیجھے۔“..... عمران نے کہا تو وینا نے وہ پیکٹ جھپٹا اور پھر اسے جلدی سے کھول کر اس میں سے کارڈ پر بنی ہوئی ایک تصویر باہر نکال لی۔ یہ پیش شدہ تصویر تھی جس میں ایک خاتون ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک خوبصورت پھول تھا اور وہ اس پھول کو اس طرح دیکھ رہی تھی جسے اسے پھول بے حد پسند ہو۔ اس خاتون کے چہرے پر اہتمائی بشاشت تھی اور آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ تصویر واقعی اہتمائی خوبصورت اور جاندار تھی اور گویہ یہ پینٹنگ تھی لیکن جس نے بھی یہ پینٹنگ بنائی تھی اس نے واقعی جادوگروں جیسا کام کیا تھا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ تو واقعی می کی تصویر ہے اور اس قدر خوبصورت۔“
اوہ۔ اوہ۔ یہ کس نے بنائی ہے تصویر۔“..... وینا نے تصویر دیکھتے ہوئے اہتمائی صرت بھرے لجھے میں کہا۔

”یہ ایک غیر معرف مصور کی بنائی ہوئی تصویر ہے۔ اس کی موت کے بعد اس کی بنائی ہوئی تصویروں میں سے یہ تصویر نکلی اور میں نے پہچان لیا کہ یہ آپ کی والدہ کی تصویر ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”واقعی یہ می کی تصویر ہے۔ گوڈیڈی کے پاس ان کی کمی تصویریں ہیں لیکن اس جیسی خوبصورت تصویر نہیں ہے۔ سنو کتنی رقم مانگتے ہو

سے باہر نکل کر چمک پوسٹ کی طرف بڑھنے لگی۔

”مسٹر ایلڈن کہاں ہیں۔“..... آنے والی نے کمرے میں داخل ہو کر چیف سکورٹی آفیسر سے کہا
”باہر موجود ہیں مس۔“..... چیف سکورٹی آفیسر نے کہا اور لڑکی سرہلاتی ہوئی تیزی سے کمرے سے باہر آگئی جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر وہ بے اختیار نہیں تھا کہ رک گئی۔

”میرا نام ایلڈن ہے۔“..... عمران نے وینا کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”اوہ۔ میرا نام وینا ہے۔ آپ نے فون کیا تھا مگر۔“..... وینا نے کہا
لیکن اس کے لجھے میں بچکا ہٹ سی تھی۔

”آپ شاید ہماری شکلیں دیکھ کر خوفزدہ ہو رہی ہیں۔ آپ فکر نہ کریں ہم شریف لوگ ہیں۔ بس قدرت نے ہماری شکلیں ایسی بنادی ہیں۔“..... عمران نے کہا تو وینا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔
”وہ تصویر کہاں ہے پلیز۔ مجھے جلدی سے دکھاؤ۔“..... وینا نے بے پسین سے لجھے میں کہا تو وینا کی بات سن کر عمران کے ساتھی حریت سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

آپ اور ایک سائیڈ پر آجائیں۔ یہ اہتمائی محترم خاتون کی تصویر ہے۔..... عمران نے کہا اور کار کی طرف چل پڑا۔ وینا سرہلاتی ہوئی اس کے پیچے چل پڑی۔ عمران نے کار کا دروازہ کھولا اور پھر ڈیش بورڈ

کھول کر کار میں بیٹھ گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میں نے آپ کی کوئی خدمت بھی نہیں کی۔ کچھ پیسے کو

بھی نہیں پوچھا۔ وینا نے قدرے پر بیشان ہوتے ہوئے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے مس وینا۔ شکریہ۔ عمران نے کہا اور پھر دوسرے ساتھیوں کے بیٹھنے کے بعد اس نے کار شارٹ کر کے اسے بیک کیا اور پھر موڑ کر وہ اسے تیزی سے واپس لے جانے لگا۔

"یہ تصویر کا کیا جکر ہے۔ کس کی تصویر تھی اور آپ کے پاس ہماں سے آگئی۔ سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے صدر نے حریت بھرے لجے میں کہا۔

"یہ وینا کی می کی تصویر تھی۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"وینا کی می کی۔ مطلب ہے کہ فنک کی بیوی کی۔ مگر آپ کے پاس ہماں سے آگئی۔ صدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"کراون کے ہوٹل سے کوئی بیٹھنے کے بعد میں دو گھنٹے کے لئے باہر گیا تھا۔ بس اس دوران یہ تصویر میرے ہاتھ لگ گئی۔ میں نے سوچا کہ وینا کو خوش ہو گی اس لئے اسے پہنچا دی۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے وینا کی می کو دیکھا، ہوا تھا۔ صدر نے حیران ہو کر پوچھا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"وینا کی ماں فاک لینڈ کی اہمی معروف فلمی، ہیر ون تھی۔ عمران

تم۔ میں ابھی ڈیڈی کو فون کر کے تمہیں دلوادیتی ہوں۔ وینا نے کہا۔

"ایے نہیں مس وینا۔ آپ یہ تصویر بے شک اپنے پاس رکھ لیں آپ نے کل فنک پیلس جاتا ہے کیونکہ ویک اینڈ ہے آپ یہ تصویر جا کر اپنے ڈیڈی کو دکھائیں تاکہ وہ بھی اسے دیکھ لیں مجھے یقین ہے کہ انہیں بھی یہ تصویر بے حد پسند آئے گی۔ پھر پرسوں ہم ہماں آئیں گے اور آپ اور آپ کے ڈیڈی جو رقم بھی وینا چاہیں گے ہم لے لیں گے۔ کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ آپ کے ڈیڈی اس کی قیمت ہمارے تصور سے بھی زیادہ لگائیں گے۔ عمران نے کہا۔

"پھر بھی آپ بتائیں تو ہی۔ وینا نے ضد کرتے ہوئے کہا۔ "مس وینا۔ ایسی تصویروں کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔ ایک ڈالر سے لے کر ایک ہزار اور کروڑ ڈالر۔ کچھ بھی قیمت ہو سکتی ہے لیکن آپ بے فکر ہیں۔ جو قیمت آپ لگائیں گی ہم لے لیں گے۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ بے حد شکریہ۔ آپ نے مجھے میری زندگی کی سب سے بڑی مسrt بخشی ہے۔ آپ بنے فکر ہیں۔ میں اس کی ڈیڈی سے اس قدر قیمت آپ کو دلوادوں گی کہ آپ خود حیران رہ جائیں گے۔ وینا نے مسrt بھرے لجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمارا بھی یہی خیال تھا۔ اب ہمیں اجازت دیں۔ پرسوں ملاقات ہو گی۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازہ

”اس کا مطلب ہے کہ میرا آئیڈیا درست ہے۔ اس تصویر میں کوئی خاص بات ہے۔“..... کیپشن شکل نے سکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں یہ خصوصی تصویر ہے۔ اس تصویر میں جو رنگ لگانے گئے ہیں ان رنگوں میں ایک خاص ساختی کیمیکل استعمال کیا گیا ہے۔ جسیے ہی یہ تصویر فنک پیلس پہنچے گی ایک دھماکہ ہو گا اور پورا فنک پیلس سکون کی طرح اڑ جائے گا۔ اس طرح فنک ہلاک ہو جائے گا اور ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا۔“..... عمران نے جواب دیا تو سب کے چہرے اس طرح ہو گئے جسیے انہیں سمجھنا آرہی ہو کہ وہ عمران کی بات کو سمجھیدگی سے لیں یا اسے مذاق سمجھیں۔ کار اس دوران سائیڈ روڈ سے نکل کر میں روٹ پر پہنچ گئی تھی اور اب اس کارخ دار الحکومت کی طرف تھا۔

”عمران صاحب۔“..... صدر نے قدرے احتجاج بھرے لجھے میں کہا لیکن اس سے ہمہلے کہ عمران جواب دیتا۔ اچانک پولیس کار کا سامنے انہیں اپنے عقب میں سنائی دینے لگا اور عمران نے چونک کر بیک مرد میں دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کی رفتار آہستہ کر دی۔ سحمد لمほں بعد پولیس کار تیزی سے ان کے برابر آئی۔ اس میں دو پولیس میں سوار تھے ایک نے جو سائیڈ سیٹ پر بیٹھا تھا عمران کی کار کو رکنے کا اشارہ کیا اور عمران نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔

”انہیں کیا ہو گیا ہے۔“..... صدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے پولیس کار ان کے آگے اکر رک گئی اور سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا

نے جواب دیا تو صدر نے اثبات میں سر ملا دیا۔

”لیکن عمران صاحب۔ آپ کے اسے تصویر دینے اور پھر اس کی قیمت اور پھر پرسوں آنے کا کیا مطلب ہوا۔ میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آئی۔“..... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے خاور نے کہا۔

”ابھی تم بالغ نہیں ہوئے۔ اس لئے حورتوں کی تصویروں والی بات تمہاری سمجھ میں کیے آسکتی ہے۔“..... عمران نے جواب دیا تو صدر بے اختیار کھلا کھلا کر ہنس پڑا جبکہ خاور بھی شرمندہ سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

”چلیئے آپ تو بالغ ہو چکے ہیں۔ آپ بتا دیں۔“..... خاور نے ہستے ہوئے کہا۔

”میرا تو ابھی شاختمی کارڈ ہی نہیں بننا۔ جب بھی شاختمی کارڈ بنوانے کی کوشش کی۔ دفتر والوں نے میری تصویر دیکھ کر انکار کر دیا کہ ابھی تم پچھے ہو۔“..... عمران نے بڑے سنجیدہ لمحے میں کہا اور سب ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑے۔

”عمران صاحب۔ کیا اس تصویر میں کوئی خاص بات تھی اس لئے آپ اسے فنک پیلس بھجوانا چاہتے تھے۔“..... اچانک کیپشن شکل نے کہا تو صدر اور خاور دونوں ہنس پڑے۔

”دیکھا اس کار میں ایک ہی صاحب ہیں جن کا شاختمی کارڈ بن چکا ہے۔“..... عمران نے کہا تو خاور اور صدر ایک بار پھر ہنس پڑے کیپشن شکل بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

پولیس آفیسر تیزی سے اترا اور کار کی طرف بڑھ آیا۔ اس نے کھڑکی میں سے جھک کر ہٹلے عمران اور اس کے ساتھیوں کا جائزہ لیا۔

"کاغذات دکھائیں"..... پھر اس نے قدرے پیچے ہٹتے ہوئے اہتمامی سخت لمحے میں عمران سے مخاطب ہوا کہا۔

"کیا آپ نے آج تک کاغذات نہیں دیکھے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"شٹ اپ"..... پولیس آفیسر نے بھردکتے ہوئے لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھلی کی سے تیزی سے سائیڈ ہولسٹر سے ریو الور کھینچا اور جیسے ہی ریو الور کا رخ عمران کی طرف ہوا عمران بری طرح چونٹا لیکن دوسرے لمحے چٹاک چٹاک کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی کار میں غبارے سے پھٹے اور نیلے رنگ کا دھواں پھیل گیا۔ عمران نے فوری طور پر اپنا سانس روکنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن کسی لٹوکی طرح گھومنے لگا اور پھر جس طرح کیرے کا شڑبند ہوتا ہے اس طرح عمران کا ذہن بھی یکفت بند ہو گیا۔

میلی فون کی گھنٹی بجتے ہی رابرٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"یہ۔ رابرٹ بول رہا ہوں"..... رابرٹ نے کہا۔

"جو اُس بول رہا ہوں چیف۔ ایک اہم خبر ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کمی خبر"..... رابرٹ نے چونک کر پوچھا۔

"چیف۔ آپ پرنس آف ڈھمپ سے واقف ہیں"..... جو اُس نے پوچھا۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ وہ کون ہے۔ یہ ڈھمپ کیا ہے"۔ رابرٹ نے حیران ہوا کر پوچھا۔

"اس کا مطلب ہے چیف کہ آپ اس بارے میں نہیں جانتے۔ جبکہ میں جانتا ہوں۔ پرنس آف ڈھمپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے خطرناک ترین ایجنت علی عمران کا کوڈ نام ہے"۔

کل اپنے ساتھی کے ساتھ کراون کے آفس کے قریب سری ہیوں کے ساتھ ڈیوٹی دے رہا تھا کہ ایک مقامی آدمی وہاں آیا۔ اس نے اپنا نام پرنس آف ڈھپ بتایا اور کراون سے ملنے کے لئے کہا۔ جبکہ تو، ہیری اور اس کے ساتھی نے اسے ملنے کی کوشش کی کیونکہ وہ مسخرؤں کی سی باتیں کر رہا تھا لیکن پھر اس کے اصرار پر جب ہیری نے کراون سے رابطہ کیا تو وہ پرنس آف ڈھپ کا نام سن کر چونک پڑا اور اس نے اسے فوراً بھیجنے کا کہا اور وہ آدمی کراون کے دفتر چلا گیا۔ پھر وہ وہاں بہت دیر تک رہا پھر جب وہ آدمی واپس آیا تو اس کے ساتھ چار اور آدمی بھی تھے اور کراون خود انہیں سری ہیوں تک چھوڑنے آیا تھا۔ میں نے جب اس سے وقت کے بارے میں پوچھ گئے کی تو وقت تقریباً وہی تھا جب چیف سیکرٹری کی کوئی پرفائرنگ کی گئی تھی یا اس سے پچھے دیر پہلے یا بعد کا وقت تھا۔ بہر حال تھا تقریباً وہی وقت۔ میرا تعلق چونکہ فاک لینڈ کی خفیہ وہ جنسی سے رہ چکا ہے اس لئے میں جانتا ہوں کہ پرنس آف ڈھپ کا نام صرف علی عمران ہی استعمال کرتا ہے اور علی عمران ہی مزاحیہ باتیں بھی کرتا ہے۔ پھر واپسی پر اس کے ساتھ چار عمران ہی افراد بھی تھے اور جب میں نے ہیری سے عمران کے قد و قامت دوسرے افراد بھی تھے اور جب میں نے ہیری سے عمران کے قد و قامت کے بارے میں پوچھا تو قد و قامت بھی تقریباً وہی تھا۔..... جو اس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم وہو کہ کھا گئے ہیں چیف سیکرٹری کا کہنا درست تھا کہ اس کے مہماں پاکیشیانی نہیں بلکہ

جو اس نے کہا تو رابرٹ بے اختیار اچھل پڑا۔
"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ علی عمران تو ہلاک ہو چکا ہے۔..... رابرٹ نے تیز لمحے میں کہا۔
"نہیں چیف۔ وہ ہلاک نہیں، ہوا۔ وہ زندہ ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی آدمی یہ نام استعمال نہیں کر سکتا۔ مجھے ابھی روپورٹ ملی ہے کہ کل اس وقت جب چیف سیکرٹری کی کوئی پرمیاںکل فائر کئے جا رہے تھے پرنس آف ڈھپ کراون سے آکر ملا تھا۔..... جو اس نے کہا تو رابرٹ بے اختیار کری سے انہی کھدا ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ یہ اہتمائی اہم بات ہے۔..... رابرٹ نے حلق کے بل پچھنے ہوئے کہا۔

"یہ چیف۔ میں اس کی اہمیت بحثتا ہوں۔ اسی لئے تو میں نے آپ کو کال کیا ہے۔ کراون ہوٹل کراون کا مالک ہے وہ جرام کی دنیا سے الگ تھلک رہنے والا آدمی ہے اور....." جو اس نے کہا۔

"میں اسے جانتا ہوں۔ تم آگے بات کرو۔"..... رابرٹ نے تیز لمحے میں کہا۔

"جاحاب۔ کراون کے ہوٹل میں ایک آدمی، ہیری کام کرتا ہے۔ وہ کراون کا ذاتی محافظ ہے۔ اتفاق سے وہ میرے ہوٹل آگیا۔ میرا بھی وہ خاصا واقف ہے۔ میں اس سے باتیں کر رہا تھا کہ اچانک اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا میں جانتا ہوں کہ ڈھپ نام کی ریاست کہاں واقع ہے۔ یہ لفظ سن کر میں چونک پڑا۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ وہ

لحوں بعد ہی فون کی گھنٹی نج اٹھی تو رابرٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یہ۔۔۔ رابرٹ بول رہا ہوں"..... رابرٹ نے تیز لمحے میں کہا۔

"سکاٹ بول رہا ہوں چیف۔ حکم کیجئے"..... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔ لمحے میں قدرتی سختی نمایاں تھی۔

"سکاٹ۔ کراون ہوٹل کے مالک کراون کو میں فوری طور پر ہیڈ کوارٹر میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ اسے فوری طور پر انداز کرو اور ہیڈ کوارٹر پہنچا دو۔ لیکن خیال رکھنا کہ اسے صحیح سلامت ہیڈ کوارٹر پہنچنا چاہئے۔ میں نے اس سے اہم معلومات حاصل کرنی ہیں"۔ رابرٹ نے تیز لمحے میں کہا۔

"یہ چیف"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابرٹ نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور ایک بار پھر فون پیس کے نیچے لگا، ہوابین پر میں کر دیا۔

"یہ چیف"..... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"سیکورٹی انچارج بش سے بات کراؤ"..... رابرٹ نے کہا اور رسیور رکھنے کی بجائے اس نے کریڈل پر ہاتھ رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد گھنٹی بھی تو اس نے کریڈل سے ہاتھ انٹھایا۔

" بش بول رہا ہوں چیف"..... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں نے سکاٹ کو حکم دیا ہے کہ وہ کراون ہوٹل کے مالک

کافرستائی تھے۔ ویری بیڈ۔ تم نے کراون سے بات کی"..... رابرٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں جتاب اس لئے نہیں کی کہ کراون کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ مر تو سکتا ہے لیکن وہ بتائے گا کچھ نہیں۔ جوانس نے کہا۔

"اسے بتانا پڑے گا۔ یہ پورے سندھیکیت کی بقا کا مسئلہ ہے"۔ رابرٹ نے اہتمائی غصیلے لمحے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے مروہ آپ کے سامنے زبان کھول دے۔ ورنہ تو مشغل ہے"..... جوانس نے کہا۔

"وہ اس وقت کہاں ہو سکتا ہے"..... رابرٹ نے پوچھا۔

"وہ تو ہوٹل میں ہی رہتا ہے جتاب۔ جب سے اس کی بیوی فوت ہوئی ہے وہ مستقل طور پر ہوٹل میں ہی رہتا ہے۔ اب بھی وہیں ہو گا"..... جوانس نے کہا۔

"اوکے۔۔۔ ٹھیک ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں اس سے"۔ رابرٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے فون پیس کے نیچے ایک بثن پر میں کر دیا۔

"یہ چیف"..... دوسری طرف سے ایک نوانی آواز سنائی دی۔

"سکاٹ سے بات کراؤ۔۔۔ ابھی فوراً"..... رابرٹ نے تیز لمحے میں کہا۔

"یہ چیف"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابرٹ نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے پھرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

بے ہوش کیا گیا ہے۔ کسی خاص گیس سے یاد یہی ہی۔..... رابرٹ نے کہا۔

میں نے پوچھا تھا بس۔ اس نے بتایا کہ اسے سرپرچوت لگا کر بے ہوش کیا گیا ہے۔..... اس سمارٹ سے نوجوان نے جواب دیا۔

اوکے۔ اب تم جاؤ۔..... رابرٹ نے کہا اور نوجوان سر ملاتا ہوا تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"جاگر۔"..... رابرٹ نے اس پہلوان نما آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ چیف۔"..... اس پہلوان نما آدمی نے چونک کر سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

اس کراون کو ہلے کری پر سیوں سے باندھ دو۔ پھر الماری سے کوڑا اٹھاؤ۔ میں نے اس کی زبان ہر صورت میں کھلوانی ہے اور یہ کراون حد درجہ نصی آدمی ہے۔ یہ آسانی سے زبان نہیں کھولے گا۔" رابرٹ نے ایک طرف رکھی ہوئی کرسی اٹھا کر اسے کراون کی کرسی کے سامنے کچھ فاصلے پر رکھتے ہوئے کہا اور پھر اس کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ چیف۔"..... جاگرنے کہا اور پھر وہ تیزی سے حرکت میں آگیا تھوڑی دیر بعد کراون کری پر سیوں سے بندھا ہوا بیٹھا تھا جبکہ جاگر ہاتھ میں ایک خوفناک ہنڑ تھاے کھدا تھا۔

"اے ہوش میں لے آؤ۔ لیکن خیال رکھنا اس سے میں نے پوچھ گھ کرنی ہے اس لئے اے جواب دینے کے قابل رہنا چاہئے۔"..... رابرٹ

کراون کو اغوا کر کے ہہاں ہیڈ کوارٹر پہنچا دے جیسے ہی وہ کراون کو ہہاں لے آئے۔ تم اسے ڈارک روم میں پہنچا دینا اور پھر مجھے اطلاع دینا میں نے اس سے پوچھ گھ کرنی ہے۔"..... رابرٹ نے تیز لمحے میں کہا۔ "یہ چیف۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابرٹ نے رسیور رکھ دیا۔

"مسٹر فنک تو مجھے کچا جب جائے گا جب اسے معلوم ہو گا کہ میں نے اسے غلط رپورٹ دی ہے۔"..... رابرٹ نے رسیور رکھ کر اہتاںی پریشانی کے عالم میں بڑھاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد انٹر کام کی گھنٹی نج اٹھی تو رابرٹ نے چونک کر انٹر کام کا رسیور اٹھایا۔

"یہ۔"..... رابرٹ نے تیز لمحے میں کہا۔

"بشن بول رہا ہوں جتاب۔ کراون ڈارک روم میں پہنچ چکا ہے۔"..... دوسری طرف سے بشن نے کہا۔

"اوکے۔ میں آرہا ہوں۔"..... رابرٹ نے کہا اور رسیور کریڈل پر تیز گروہ اٹھا اور تیز قدم اٹھاتا کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ عمارت کے نیچے ایک بڑے تہہ خانے کے دروازے میں داخل ہوا تو ہہاں ایک کرسی پر کراون بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔ کمرے میں ایک پہلوان نما آدمی اور ایک اور نوجوان کھدا تھا۔ رابرٹ کو دیکھتے ہی ان دونوں نے اہتاںی مودبانہ انداز میں اسے سلام کیا۔

"یہ بے ہوش ہے بشن۔ تم نے سکاث سے پوچھا تھا کہ اسے کیسے

رہے ہو اور مجھے ہیاں اس طرح باندھ بھی رکھا ہے تم نے۔ کراون کے لجھے میں حریت تھی۔

تم نے سندیکیٹ کے دشمنوں کو پناہ دی ہے۔ پرنس آف ڈھمپ عرف علی عمران تمہارے پاس آیا۔ پھر اس کے ساتھی آئے۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ تم نے انہیں کہاں چھپایا ہے۔ بس۔ رابرٹ نے کہا تو کراون بے اختیار چونک پڑا۔

”پرنس آف ڈھمپ“..... کراون نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”جوہت بولنے یا انکار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے پاس تمام تفصیلات موجود ہیں کہ وہ کل مقامی میک اپ میں تمہارے دفتر آیا اور پھر کافی درہاں رہا۔ جب وہ واپس گیا تو اس کے چار ساتھی بھی اس کے ساتھ تھے اور تم انہیں اپنے دفتر کے سامنے موجود سریز ہوں تک چھوڑنے آئے۔“..... رابرٹ نے کہا تو کراون نے ایک طویل سانس لیا۔

”تم نے یہ کیسے سوچ لیا کہ میں انکار کر دوں گا یا جوہت بولوں گا۔ وہ واقعی کل آیا تھا۔“..... کراون نے کہا۔

”اب وہ کہاں ہے۔“..... رابرٹ نے کہا۔

”میں تمہیں تفصیل بتا دیتا ہوں۔ اس کے بعد سوال کرنا۔“ کراون نے کہا اور پھر اس نے پرنس آف ڈھمپ کی آمد سے لے کر اس کے واپس جانے تک کی تمام تفصیل بتا دی۔ صرف یہ بات اس نے چھپائی کہ اس نے اسے کوئی کی چابیاں دی ہیں۔ باقی ہر بات بتا دی۔

نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو جاگرنے آگے بڑھ کر کراون کے چہرے پر تمہرے شروع کر دیتے۔ سچو تھے تمہرے کراون کراہتا ہوا، ہوش میں آگیا تو جاگا۔ ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

”لک۔ لک۔ کون۔ یہ۔ یہ میں کہاں ہوں۔“..... پوری طرح ہوش میں آتے ہی کراون نے حریت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

”مجھے پہچانتے ہو کراون۔“..... رابرٹ نے تیز لجھے میں کہا اور کراون نے چونک کر اس کی طرف دیکھا پہلے شاید اس نے اسے لاشعوری کیفیت میں دیکھا تھا لیکن اب وہ اسے غور سے دیکھتے ہی چونک پڑا۔

”اوہ۔ اوہ تم رابرٹ۔ مگر یہ سب کیا ہے۔“..... مجھے کس نے باندھا ہے اور کیوں۔“..... کراون کے لجھے میں اس بارے پناہ حریت تھی۔

”سنو کراون۔“..... مجھے معلوم ہے کہ تم اب جرام کی دنیا کے آدمی نہیں، ہو صاف ستر اکام کرتے ہو۔ اس لئے میں بھی تمہاری ذاتی طور پر عمت کرتا ہوں۔ میرے متعلق بھی تم اچھی طرح جانتے ہو اور سندیکیٹ کے بارے میں بھی۔ میں اگر چاہوں تو میرے ایک اشارے پر تمہارا پورا ہوٹل تباہ و بر باد ہو سکتا ہے اور تمہارا اپنا حشر بھی عبرت ناک ہو سکتا ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ ایسا نہ ہو۔“..... رابرٹ نے انتہائی خشک لجھے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”مجھ سے آخر کیا غلطی ہو گئی ہے جو تم مجھے ایسے دھمکیاں بھی دے

کے جسم پر پڑا اور اس کی چیخ سے کرہ گونج اٹھا۔ پھر تو جیسے کمرے میں چیخوں کا طوفان سا آگیا۔ جاگر کا ہاتھ کسی مشین کی طرح چل رہا تھا اور کراون کی حالت لمحہ بے لمحہ خستہ سے خستہ تر ہوتی جا رہی تھی۔ اس کا پورا جسم ہبھیان ہو چکا تھا۔ پھرے تک گوشت پھٹ گیا تھا۔ وہ درمیان میں کئی بار بے ہوش ہوا لیکن جاگر کے اگلے کوڑے نے اسے دوبارہ ہوش میں آنے پر مجبور کر دیا۔

”بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں۔ پپ۔ پانی۔“..... اچانک کراون نے کہا تو رابرٹ نے ہاتھ اٹھا کر جاگر کو روک دیا۔

”پہلے پتے بتاؤ۔ پھر پانی ملے گا۔“..... رابرٹ نے تیز لمحے میں کہا تو کراون نے نیم بے ہوشی کے عالم میں ایک پتے بتا دیا۔

”اس عمران کا حلیہ بتاؤ۔“..... رابرٹ نے کہا اور کراون نے ڈوبتے ہوئے لمحے میں عمران کا حلیہ بتانا شروع کر دیا اور پھر وہ بے ہوش ہو گیا۔

”اسے پانی پلاو۔ اب یہ بولے گا۔“..... رابرٹ نے جاگر سے کہا اور جاگر سر ملاتا ہوا مژا اور پھر ایک الماری سے اس نے پانی کی بوتل اٹھائی اور واپس آگر اس نے اس بوتل کا ڈھنکن ہٹایا اور بوتل سے تھوڑا سا پانی اس نے کراون کے چہرے پر انڈیل دیا۔ دوسرے لمحے کراون کے جسم نے جھٹکا کھایا اور وہ قدرے ہوش میں آگیا تو جاگر نے ایک ہاتھ سے اس کے جزوے بھینچے اور دوسرے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل اس کے منہ سے لگا کر اونچی کر دی۔ کراون غضا غض پانی پیتا چلا گیا۔ جب

”وہ تمہارے پاس کیا لینے آیا تھا۔“..... رابرٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”وہ تمہارا پتہ معلوم کرنا چاہتا تھا۔“..... کراون نے کہا تو رابرٹ بے اختیار پھونک پڑا۔

”کیا کہہ رہے ہو۔“..... رابرٹ نے کہا۔

”میں درست کہہ رہا ہوں لیکن میں نے اسے بتایا کہ میں تمہیں جانتا تک نہیں کیونکہ میں نے مہماں رہتا تھا اور میں دریا میں رہ کر مگر مجھ سے کیسے بیر کھ سکتا تھا۔“..... کراون نے کہا۔

”مجھے اس کو تھی کی تفصیل بتاؤ جس میں انہیں تم نے بھیجا ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم نے اسے کو تھی کی چابیاں دی ہیں۔“..... رابرٹ نے اندازے کے تحت کہا تو کراون ایک بار پھر پھونک پڑا۔

”نہیں۔ میں نے اسے کوئی چابی وغیرہ نہیں دی اور نہ اس نے مانگی۔“..... کراون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جاگر۔ حرکت میں آ جاؤ اور جب تک کراون اس کو تھی کا پتہ نہ بتا دے جمہار ہاتھ نہیں رکنا چاہیے۔“..... رابرٹ نے جاگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یہ چیف۔“..... جاگر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ میں پکڑے ہوئے ہنڑ کو ہوا میں جھٹکتا ہوا وہ کراون کی طرف بڑھنے لگا۔

”میں بچ کہہ رہا ہوں۔ تم خواہ مخواہ۔“..... کراون نے کہنا چاہا لیکن دوسرے لمحے شاک کی تیز آواز کے ساتھ ہی ہنڑ پوری قوت سے اس

کے ساتھی اس کی گردن ایک طرف کو ڈھلک گئی۔

"اے گولی مار کر اس کی لاش سڑک پر پھینکو ادو۔ ساتھ سندھیکیت کا سلکر لگو اور نہا۔"..... رابرٹ نے تیز لمحے میں جاگر سے کہا اور خود وہ تیز تیز قدم انٹھاتا کرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ لپٹنے والے دفتر میں پہنچ چکا تھا۔ اس نے رسیور کا فون انٹھایا اور اس کے نیچے لگے ہوئے ایک سرخ رنگ کے بٹن کو پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یہ۔ پی اے نو چیف پولیس کشنز۔"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ۔" میں رابرٹ بول رہا ہوں۔ سندھیکیت چیف۔" رابرٹ نے تیز لمحے میں کہا۔

"یہ سر۔"..... دوسری طرف سے اہتمامی موعد باند لمحے میں کہا گیا اور پھر لمحوں بعد ایک مردانہ آوازا بھری۔

"ہیلو۔ جان بول رہا ہوں چیف پولیس کشنز۔"..... بولنے والے کا لمحہ سپاٹ تھا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں جان۔"..... رابرٹ نے غرّاتے ہوئے لمحے میں کہا۔

"اوہ۔ یہ چیف۔ حکم چیف۔"..... دوسری طرف سے بولنے والا اس طرح سہم کر بولا جیسے وہ چیف پولیس کشنز ہونے کی بجائے رابرٹ کا کوئی ادنیٰ ملازم ہو۔

آدھے سے زیادہ بوتل اس کے حلق سے نیچے اتر گئی تو جاگرنے بوتل ہشا لی اور باقی پانی اس کے زخموں پر انڈیل کروہ یا بچھے ہٹ گیا۔ کراون نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بڑی طرح سُخن ہو چکا تھا اور آنکھیں خون کبوتر کی طرح سرخ ہو زہی تھیں۔

"اب بولو کراون۔ جو کوئی تم نے اسے دی ہے اس میں کتنی کاریں موجود تھیں اور ان کے کیا نمبر تھے ورنہ جاگر کا ہاتھ دوبارہ حرکت میں آجائے گا۔"..... رابرٹ نے کہا۔

"کون سی کوئی اور کون سی کاریں۔"..... کراون نے کراہتے ہوئے کہا۔

"جاگر شروع ہو جاؤ۔"..... رابرٹ نے جاگر سے کہا تو جاگر کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آگیا اور کمرہ ایک بار پھر کراون کی چیجنوں سے گونحنے لگا۔

"بب۔ بب۔ بب۔"..... کراون نے نیم بے ہوشی کے عالم میں کہا تو رابرٹ نے ایک بار پھر کراون نے نیم بے ہوشی کے عالم میں کہا تو رابرٹ نے جاگر کو اشارہ کیا اور جاگرنے ہاتھ روک دیا۔

"پپ۔ پانی۔"..... کراون نے ڈوبتے ہوئے لمحے میں کہا۔

"پہلے بتاو کوئی پر کتنی کاروں تھیں اور ان کے نمبر اور ماذل بتاو۔ پھر پانی ملے گا۔"..... رابرٹ نے تیز لمحے میں کہا تو کراون نے نیم بے ہوشی کے عالم میں دو کاروں کے ماذلز۔ رنگ اور نمبر بتا دیئے۔ اس

ہاتھ رکھ دیا۔ تھوڑی در بعد جب گھنٹی بجی تو اس نے کریڈل سے ہاتھ اٹھایا۔

”یہ۔۔۔ رابرٹ بول رہا ہوں۔۔۔“ رابرٹ نے تیز لمحے میں کہا۔

”سکاٹ بول رہا ہوں چیف۔۔۔“ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

”ایک پتہ نوٹ کرو سکاٹ۔۔۔“ رابرٹ نے کہا اور پھر اس نے وہ پتہ بتایا جو کہ اون نے اسے بتایا تھا۔

”یہ بس۔۔۔ میں اس کو بھی کے بارے میں جانتا ہوں۔۔۔ یہ کہ اون کی ملکیت ہے۔۔۔“ دوسری طرف سے سکاٹ نے کہا۔

”ہا۔۔۔ تم نے وہاں آدمی بھیجنے ہیں۔۔۔ وہ پہلے اس کو بھی کے اندر بے ہوش کرنے والے کیسپول فائر کریں گے اور پھر اندر جا کر کوئی بھی افراد ہوں ان سب کو اٹھا کر سکاٹ ہوٹل لے آنا ہے۔۔۔ اچھی طرح سن لو۔۔۔ میں نے بے ہوش کرنے کا کہا ہے ان کو ہلاک نہیں ہونا چاہئے اور اگر ان افراد کی تعداد پانچ سے کم ہو تو پھر تمہارے آدمی وہاں نگرانی کریں گے اور اگر کچھ اور لوگ وہاں پہنچیں تو ان کے ساتھ بھی یہی کارروائی ہونی چاہئے اور تمہارے ہوٹل جو بے ہوش افراد پہنچیں گے انہیں تم نے ڈبل سیون میں پہنچا دینا ہے۔۔۔ بھی گئے ہو۔۔۔“ رابرٹ نے کہا۔

”یہ چیف۔۔۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اور سنو۔۔۔ میں نے چیف پولیس کمشنز کو بھی خصوصی ہدایات دی

”دو کاروں کے نمبر نوٹ کرو۔۔۔“ رابرٹ نے اہتمائی تھکمانہ لمحے میں کہا۔

”یہ سر۔۔۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور رابرٹ نے اسے دو نمبر نوٹ کرایے جو اسے کراون نے بتائے تھے ساتھ ہی اس نے ماڈل اور رنگ بھی بتایا۔

”یہ سر۔۔۔ نوٹ کر لئے ہیں۔۔۔“ چیف پولیس کمشنز نے اہتمائی موڈبانہ لمحے میں کہا۔

”تمام پیشیل پولیس اسکوارڈ کو خصوصی ہدایات دے دو۔۔۔ پورے شہر میں جہاں بھی یہ کاریں نظر آئیں ان میں موجود افراد کو انہوں نے کہیں سے بے ہوش کرنا ہے اور پھر ان افراد کو انہوں نے سکاٹ ہوٹل پہنچانا ہے۔۔۔ اچھی طرح سن لو۔۔۔ میں نے بے ہوش کا لفظ استعمال کیا ہے۔۔۔ انہیں ہلاک نہیں ہونا چاہئے اور یہ بھی سن لو کہ ان کاروں میں سوار افراد اہتمائی خطرناک سیکرٹ ایجنت ہیں۔۔۔ اس لئے معمولی سی غفلت سے تمہارے اپنے آدمی مارے جاسکتے ہیں۔۔۔“ رابرٹ نے تیز لمحے میں کہا۔

”یہ سر۔۔۔ میں سمجھ گیا ہوں۔۔۔“ دوسری طرف سے کہا گیا تو رابرٹ نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور پھر کریڈل سے ہاتھ اٹھا کر اس نے فون پیس کے نیچے لگا، ہو اسفید بٹن پر میں کر دیا۔

”یہ چیف۔۔۔“ دوسری طرف سے نسوائی آواز سنائی دی۔

”سکاٹ سے بات کراؤ فوراً۔۔۔“ رابرٹ نے کہا اور کریڈل پر

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منگام خیز کہانی

فُنک سندھیکٹ

حصہ دوم

مصنف — مظہر کلیم ایم۔ اے

• کیا عمران اور اس کے ساتھی فُنک سندھیکٹ کے ہاتھوں بلاک کر دیئے گئے یا؟
 • وہ لمحہ — جب فُنک کی اکتوتی بیٹھی وینا نے عمران کے کہنے پر
 پسے باپ فُنک کو بلاک کر دیا اور فُنک کی لاش عمران کے سامنے رکھ
 دی اور عمران نے مکمل تصدیق کے بعد فُنک کی بلاکت کا اعلان کر دیا.
 کیا واقعی ایسا ہوا — ؟

• وہ لمحہ — جب عمران اور اس کے ساتھی فُنک اور وینا دونوں کے
 سامنے بے لیس ہو گئے اور یقینی موت ان کا مقدر بن گئی۔

• عمران کا فُنک اور فُنک سندھیکٹ کے خلاف اصل مشن کیا تھا۔ کیا
 عمران اپنا مشن مکمل کر سکا — یا — ؟

انتہائی دلچسپ واقعات۔ بے پناہ اور سلسہ پنس سے بھروسہ منفرد کہانی۔

شائع ہو گیا ہے

یوسف برادرن پاک گیر ط ملتان

ہیں۔ اگر وہ کوئی بے ہوش آدمی تمہارے ہوٹل بھیجے تو تم نے انہیں
 بھی ڈبل سیون بھجوادنا ہے اور پھر بھیجے اطلاع دینی ہے۔ رابت
 نے تیز لمحے میں کہا۔

"یہ چیف" دوسری طرف سے کہا گیا اور رابت نے ایک
 بھنگتے سے رسیور رکھ دیا۔

ختم شد